الاخلاف علی اقدام الاسلاف

قرآن وسنت پر عملی اعتبار سے بزرگانِ دین کی زندگیوں کے انمول گوہر

بزرگوں کے طریقے

از قلم

حضرت علامہ الحاج المفتی

فیض ملت محمد فیض احمد اویسی رضوی

محدث بہاولپور

نظر ثانی الحاج مفتی صاحبزادہ

محمد ریاض احمد اویسی

اراکین بزم اویسیہ رضویہ

جامعہ ریاض المدینہ گوجرانوالہ 0332-7376393

الاخلاف علی اقدام الاسلاف

قرآن و سنت پر عملی اعتبار سے بزرگانِ دین کی زندگیوں کے انمول نمونے

بزرگوں کے طریقے

حضرت علامہ الحاج المفتی

از قلم فیض ملت محمد فیض احمد اویسی رضوی رحمۃ اللہ علیہ

نظر ثانی الحاج مفتی صاحبزادہ

محمد فیاض احمد اویسی

اراکین بزم اویسیہ رضویہ

جامعہ ریاض المدینہ گوجرانوالہ 0332-7376393

نام کتاب ——— بزرگوں کے طریقے

مصنف ——— حضرت علامہ ابوالصالح مفتی فیض ملت محمد فیض احمد اویسی رضوی

پروف ریڈنگ ——— صاحبزادہ محمد فیاض احمد اویسی بہاولپور

صفحات ——— 104

قیمت ——— 80 روپے

ملنے کے پتے

کتب خانہ امام احمد رضا دربار مارکیٹ لاہور، مکتبہ قادریہ، مسلم کتابوی

والضحیٰ پبلیکیشنز، کرمانوالہ بک شاپ، چشتی کتب خانہ، دارالعلم پبلیکیشنز

ہجویری بک شاپ، ضیاء القرآن پبلیکیشنز، نوریہ رضویہ پبلیکیشنز، نشان منزل دارلنور

صراط مستقیم پبلی کیشنز (دربار مارکیٹ لاہور)، مکتبہ اہلسنت مکہ سنٹر لاہور

نظامیہ کتاب گھر زبیدہ سنٹر لاہور، مکتبہ قادریہ، مکتبہ الفرقان

مکتبہ تنظیم الاسلام گوجرانوالہ، مکتبہ نظامیہ، جامعہ نظامیہ نبی پورہ شیخوپورہ،

مکتبہ جلالیہ صراط مستقیم، رضا بک شاپ گجرات، مکتبہ رضائے مصطفےٰ

فیضان مدینہ کھاریاں، مکتبہ الفجر سرائے عالمگیر، اہلسنہ پبلی کیشنز دینہ

مکتبہ ضیاء السنہ، فیضان سنت، مہریہ کاظمیہ ملتان، احمد بک کارپوریشن

اسلامک بک کارپوریشن، مکتبہ غوثیہ عطاریہ، مکتبہ امام احمد رضا راولپنڈی

مکتبہ اویسیہ رضویہ، مکتبہ متینویہ بہاولپور

تعارف بزمِ اویسیہ رضویہ

نحمدہٗ ونصلی ونسلم علی رسولہ الکریم اما بعد!

بزمِ اویسیہ رضویہ ایک خالص دینی تنظیم ہے یہ اشاعت دین کی حاضر

وجود میں آئی ہے جو

مفسر اعظم پاکستان فیض ملت ابو صالح **مفتی محمد فیض احمد اویسی** رحمۃ اللہ علیہ

کیطرف منسوب ہے۔

اس بزم کے قائد و راہنما ''استاذ العلماء علامہ حافظ محمد رمضان اویسی صاحب ہیں جو فیضِ ملت رحمۃ اللہ علیہ کے مرید صادق، شاگرد رشید اور خلیفہ مجاز ہیں۔ اس بزم کا سب سے پہلا اور اہم مقصد حضرت مفسر اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے تحریر شدہ رسائل و کتب کی اشاعت ہے اللہ رب العزت کی بارگاہ میں دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے ہمیں اس عظیم مقصد کی تکمیل کی توفیق عطا فرمائے اور اس کی انجام دہی کیلئے استقامت عطا فرمائے (آمین)

از قلم: محمد عثمان اویسی

فہرست

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

نَحْمَدُہٗ وَ نُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْم

پیش لفظ

امابعد! فقیر نے ۱۴۲۳ھ کے عمرہ وزیارتِ گنبد خضراء کی سعادت اندوزی کے دوران تَنْبِیْہُ الْمُغْتَرِیْنَ مصنف قطبِ دوراں حضرت امام شعرانی قدس سرہ کا ترجمہ لکھا۔ اس ترجمہ کے چند مضامین فقیر کو پسند آئے کتاب مذکور سے کچھ دوسری کتب سے جمع کر کے علیحدہ رسالہ تیار کیا۔ ضخیم کتاب کوئی نہیں پڑھ سکتا تو اس مختصر کو ہی سامنے رکھ کر اپنی زندگی سنوارے تو خوب رہیگا۔ اسی مناسبت سے اس کا نام رکھا "اَلْاَخلَاف عَلٰی اَقْدَامِ الْاَسْلَافِ" اللہ تعالیٰ اس رسالہ کو فقیر اور ناشرین کے لئے توشۂ راہ آخرت اور مستفیدین کے لئے مشعل راہ بنائے۔ (آمین)

وَمَاتَوْفِیْقِیْ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْم

وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی حَبِیْبِہِ الْکَرِیْمِ الْاَمِیْن

وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْن

مدینے کا بھکاری

الفقیر القادری ابوالصالح محمد فیض احمد اُویسی رضوی غفرلہٗ

بہاول پور۔ پاکستان

۹ محرم الحرام ۱۴۲۴ھ

ابتدائیہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

الحمدللّٰہ وحدہ والصلوٰۃ والسلام علٰی من لانبی بعدہٗ

امابعد! ''تَنْبِيْهُ الْمُغْتَرِيْنَ'' الامام الشعرانی رحمہ اللہ کا موضوع اسلاف صالحین رحمہم اللہ کے عادات واخلاق پر مشتمل ہے۔ اسی لئے اس کتاب کا مطالعہ امراضِ روحانی کے لئے سراسر اکسیر ہے لیکن اس کے لئے مقدمہ ضروری ہے اسی لئے فقیر اس کا مقدمہ پیش کررہا ہے تاکہ قارئین کے لئے اِکسیر [1] کی تاثیر میں اضافہ ہو۔ سب کو معلوم ہے کہ اس زمانہ میں جبکہ الحاد و بے دینی دن بدن ترقی پر ہے، کفرو بے دینی کا زور ہے، سچے مسلمان سلف صالحین کے مُتّبع [2] خال خال [3] نظر آتے ہیں۔ کورِ باطنوں نے اسلام کو بازیچۂ اطفال بنارکھا ہے۔ اپنے اپنے خیال سے اسلام کو کسی نے کچھ سمجھ رکھا ہے، کسی نے کچھ، کوئی تو محض ہمدردی کو اسلام سمجھتا ہے، کوئی بے دینوں سے مل جل کر رہنے میں اتفاق اور اسی کو خلاصۂ اسلام سمجھ کر علمائے دین ومشائخ اُمت پر تفرقہ بازی کا الزام لگاتا ہے، کوئی داڑھی منڈانے اور انگریزی ٹوپی پہننے میں اسلام کی ترقی سمجھتا ہے، کوئی مستورات کی بے پردگی میں اپنا عروج جانتا ہے۔ غرض کہ مذہب کو دنیا سے نیست ونابود کرنے کے لئے ہمہ تن کوشاں ہیں۔ میں نے بحکم ''الـدیـن النصیحہ'' اپنے دینی بھائیوں کی ہدایت کے لئے ارادہ کیا کہ صالحین کا عملدرآمد، ان کا طریقہ، ان کے اخلاق لکھوں تاکہ سچے مسلمانوں کا طریقہ پیش نظر رہے اور ہم

---

[1] تیز بہدف نسخہ یا علاج
[2] پیروی کرنے والا
[3] بہت کم، کوئی کوئی

کوشش کریں کہ حق سبحانہٗ وتعالیٰ ان بزرگانِ دین کے قدم بقدم چلنے کی توفیق دے اور ہماری عادات، ہمارے اخلاق، ہمارا تمدن بعینہٖ وہ ہو جو ان حضرات کا تھا اور جس شخص کو اس کے برخلاف دیکھیں وہ کیسا ہی لیکچرار، کیسا ہی لیڈر ہو اس کی صحبت کو ہم قاتل سمجھیں لیکن افسوس ہے کہ دورِ حاضرہ کا مسلمان بھائی صحبت صلحاء اور علماءِ باعمل سے تو کوسوں دور بھاگتا ہے اور اسلام کے دشمنوں یا کم از کم اس سے ناقرین کے قرب کو اپنی خیر وفلاح سمجھتا ہے فقیر اسلاف صالحین کے بطورِ نمونہ چند اخلاق و عادات عرض کرتا ہے۔

اتباع قرآن

سلف صالحین کی یہ عادت مبارکہ تھی کہ وہ ہر امر میں قرآن وسنت کا اتباع کیا کرتے تھے اور اس کے خلاف کو الحاد و بے دینی سمجھتے تھے ۔ حضرت امام شعرانی علیہ الرحمہ "تَنْبِيهُ الْمُغْتَرِيْنَ" میں سیدالطائفہ جنید رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہیں

"كِتَابُنَا هٰذَا يَعْنِىْ الْقُرْاٰنُ سَيِّدُ الْكُتُبِ وَأَجْمَعُهَا وَشَرِيْعَتُنَا أَوْضَحُ الشَّرَائِعِ وَأَدَقُّهَا وَطَرِيْقَتُنَا يَعْنِىْ طَرِيْقُ أَهْلِ التَّصَوُّفِ مَشِيْدَةٌ بِالْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ فَمَنْ لَمْ يَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ وَيَحْفِظُ السُّنَّةَ وَيَفْهَمُ مَعَانِيْهِمَا لَا يَصِحُّ الْاِقْتِدَاءُ بِهٖ۔"[1]

ترجمہ: ہماری کتاب قرآن شریف سب کتابوں کی سردار و جامع ہے اور ہماری شریعت سب شریعتوں سے واضح اور اَدَق[5] ہے اور اہلِ تصوف کا

---

[1] تنبیہ المغترین، الباب الاول، من أخلاق السلف الصالح ملازمة الكتاب والسنة، الصفحة ٦، المكتبة التوفيقية القاهرة

[5] باریک

طریق قرآن وسنت کے ساتھ مضبوط کیا گیا ہے۔ جو شخص قرآن وسنت نہ جانتا ہو، نہ ان کے معانی سمجھتا ہو اس کی اقتداء صحیح نہیں یعنی اسے اپنا پیشوا بنانا جائز نہیں۔

آج اس کے برعکس ہورہا ہے کہ عموماً جن پیروں کی بیعت کی جارہی ہے وہ اکثر جاہل اور شریعت سے بے خبر بلکہ بدقسمت تو اُلٹا شریعت کا مذاق اُڑاتے ہیں

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ [۶]

"چوں کفر از کعبہ بر خیزد کجا ماند مسلمانی"

جب کفر خود کعبہ سے نمودار ہو تو پھر مسلمانی کہاں ملے گی۔

اس کی تفصیل کے لئے فقیر کا رسالہ "جاہل پیر گمراہ مرید" پڑھیں۔

سچا پیر

آپ ﷺ اپنے احباب سے فرمایا کرتے تھے اگر تم کسی آدمی کو ہوا میں چار زانو بیٹھا دیکھو تو اس کا اتباع نہ کرو تاوقتیکہ امر ونہی میں اس کی جانچ نہ کرلو۔ اگر اسے دیکھو کہ وہ امر الٰہی پر کاربند اور نواہی [۷] سے پرہیز کرتا ہے تو اس کو سچا جانو اور اس کا اتباع کرو۔ اگر ایسا نہ ہو تو اس سے پرہیز رکھو۔ [۸]

حکایت

امام شعرانی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ ایک ایسا شخص میرے پاس آیا جس کے

---

۶ ہم اللہ کے مال ہیں اور ہم کو اسی کی طرف پھرنا۔ ۷ غیر شرعی باتیں

۸ تنبیہ المغترین، الباب الاول، من أخلاق السلف الصالح ملازمۃ الکتاب والسنۃ، الصفحۃ، المکتبۃ التوفیقیۃ القاھرۃ

ساتھ اس کے معتقدین کی ایک جماعت تھی وہ شخص بے علم تھا اس کو فناء و بقا میں کوئی ذوق حاصل تھا۔ میرے پاس چند روز ٹھہرا میں نے ایک دن پوچھا کہ وضو اور نماز کی شرطیں بتاؤ کیا ہیں؟ کہنے لگا میں نے علم حاصل نہیں کیا۔ میں نے کہا بھائی! قرآن و سنت کے ظاہر پر عبادات کا صحیح کرنا لازم ہے جو شخص واجب اور مستحب، حرام و مکروہ میں فرق نہیں جانتا وہ تو جاہل ہے اور جاہل کی اقتداء نہ ظاہر میں درست ہے نہ باطن میں۔ اس نے اس کا کوئی جواب نہ دیا اور چلا گیا اللہ تعالیٰ نے مجھے اس کے شر سے بچالیا۔[9]

فائدہ معلوم ہوا کہ جو لوگ تصوّف کو قرآن و سنت کے خلاف سمجھتے ہیں وہ سخت غلطی پر ہیں بلکہ تصوّف میں اتباعِ قرآن و سنت نہایت ضروری امر ہے کیونکہ قوم کی اصلاح میں صوفی وہی شخص ہے جو عالم ہو کر اخلاص کے ساتھ اپنے علم پر عمل کرے۔ ہاں حضرات مشائخ علیہم الرحمہ اپنے ارادت مندوں کو مجاہدات و ریاضات کی ہدایت کرتے ہیں جو عین اتباعِ شریعت ہے۔

اتباعِ سنت

اسلاف رحمہم اللہ میں ایسے لوگ بھی تھے کہ جب کسی امر میں ان کو کتبِ شرعی میں کوئی دلیل نہ ملتی تھی تو وہ جناب رسولِ اکرم ﷺ کی مقدس جناب میں اپنے دلوں کے ساتھ متوجہ ہوتے اور بارگاہِ عالیہ میں پہنچ کر اس مسئلہ کو دریافت کرلیا کرتے تھے اور حضور ﷺ کے ارشاد پر عمل کرلیا کرتے تھے۔

---

[9] تنبيه المغترين، الباب الاول، من أخلاق السلف الصالح ملازمة الكتاب و السنة، الصفحة، المكتبة التوفيقية القاهرة

اقوالِ مشائخ

☆ حضرت امام شعرانی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ

أَنَّ مِثْلَ ذٰلِكَ خَاصٌ بِأَكَابِرِ الرِّجَالِ [۱۰]

یہ بات اکابر کے لئے خاص ہے۔

☆ حضرت شیخ فضل بن عیاض علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ

اِتْبَعْ طَرِيْقِ الْهُدٰى وَلَا يَضُرُّكَ قِلَّةِ السَّالِكِيْنَ وَاِيَّاكَ وَطُرُقَ الضَّلَالِ وَلَا تَغْتَرُ بِكَثْرَةِ الْهَالِكِيْنَ [۱۱]

یعنی ہدایت کا طریقہ اختیار کرو اس پر چلنے والے تھوڑے بھی ہوں تو بھی مضر نہیں اور گمراہی کے راستوں سے بچو گمراہی پر چلنے والے بہت ہوں تو مفید نہیں۔

☆ ابو یزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں

لَوْ نَظَرْتُمْ اِلٰى رَجُلٍ اَعْطٰى مِنَ الْكَرَامَاتِ حَتّٰى يَرْتَقِيَ فِي الْهَوَاءِ فَلَا تَغْتَرُّوْا بِهٖ حَتّٰى تَنْظُرُوْا كَيْفَ تَجِدُوْنَهٗ عِنْدَ الْاَمْرِ وَالنَّهْيِ وَحَفْظُ الْحُدُوْدِ وَآدَابِ الشَّرِيْعَةِ [۱۲]

---

[۱۰] تنبيه المغترين، الباب الاول،من أخلاق السلف الصالح ملازمة الكتاب و السنة، الصفحة، المكتبة التوفيقية القاهرة

[۱۱] الاعتصام،الباب الثانی فی ذم البدع وسوء منقلب أصحابها، فصل ماجاء عن السلف الصالح،الصفحة، المكتبة التوحيد

[۱۲] الاعتصام، الباب الثانی فی ذم البدع وسوء منقلب أصحابها، فصل ماجاء عن الصوفية فی البدع، الصفحة، المكتبة التوحيد

یعنی اگر تم دیکھو کہ ایک شخص یہاں تک اسے کرامات دی گئی ہیں کہ وہ ہوا پر چارزانو بیٹھے تو اس کے دھوکے میں نہ آؤ یہاں تک کہ دیکھو کہ وہ اللہ تعالیٰ کے امرونہی وحفظ حدود وآدابِ شریعت میں کیسا ہے؟

☆ سید الطائفہ حضرت جنید بغدادی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں

الطُرُقُ كُلُّهَا مَسْدُوْدَةٌ عَلَى الْخَلْقِ اِلَّا مِنِ اقْتَفٰى آثَارِ الرَّسُوْلِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

وَقَالَ مَنْ لَّمْ يَحْفِظِ الْقُرْآنَ وَ يَكْتُبِ الْحَدِيْثَ لَايَقْتَدِیْ بِهٖ فِیْ هٰذَا الْاَمْرِ لِاَنَّ عِلْمَنَا هٰذَا مُقَيَّدٌ بِالْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ [۱۳]

سب راستے بند ہیں مگر جو شخص رسول کریم ﷺ کی اتباع کرے اور فرمایا کہ جس شخص نے قرآن یاد نہ کیا ہو اور نہ حدیث لکھی ہو، اس کی اقتداء اس امر میں نہ کی جائے گی کیونکہ ہمارا علم قرآن وحدیث کے ساتھ مقید ہے۔

☆ ابوسعید خراز علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ جو باطن ظاہر شرع کے خلاف ہو وہ باطل ہے۔[۱۴]

☆ حضرت سری سقطی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں

(اَلصُّوْفِیْ) هُوَالَّذِیْ لَا يَطْفِیٴُ نُوْرَ مَعْرِفَتِهٖ نُوْرُوَرَعِهٖ وَلَايَتَكَلَّمُ بِبَاطِنٍ فِیْ عِلْمٍ يَنْقُضُهٗ عَلَيْهِ ظَاهِرُ الْكِتَابِ أو السنة وَلَا

---

[۱۳] الاعتصام، الباب الثانی فی ذم البدع وسوء منقلب أصحابها، فصل ماجاء عن الصوفية فی البدع، الصفحة[۷۴]، المكتبة التوحيد

[۱۴] الاعتصام، الباب الثانی فی ذم البدع وسوء منقلب أصحابها، فصل ماجاء عن الصوفية فی البدع، الصفحة[۷۵]، المكتبة التوحيد

تَحْمِلَهُ الْكَرَامَاتِ عَلٰى هَتْكَ أستار مَحَارِمُ اللّٰهِ تعَالٰى ۱۵

صوفی وہ شخص ہے جس کی معرفت کا نور اس کی پرہیز گاری کے نور کو نہ بجھائے یعنی اوامر پر اس کا عمل ہو اور نواہی سے بچتا ہو اور کوئی باطن کی ایسی بات نہ کرے جس کو ظاہراً قرآن وسنت توڑتی ہو اور کرامات اسے اللہ کی محرمات کی ہتک پر برانگیختہ نہ کریں۔ حاصل یہ کہ وہ شریعت کا سچا و پکا تابعدار ہو۔

☆ایک شخص جس کی زیارت کے لئے دور دور سے لوگ آتے تھے وہ بڑا مشہور زاہد تھا۔ اس کی شہرت کی خبر سن کر حضرت ابو یزید بسطامی علیہ الرحمہ نے اپنے بعض احباب کو فرمایا

قُمْ بِنَا حَتّٰى نَنْظُرُ إِلٰى هَذَا الرَّجُلِ الَّذِىْ قَدْ شَهَرَ نَفْسَهُ بِالْوِلَايَةِ

آؤ ہم اس شخص کو دیکھیں جس نے اپنے آپ ولی مشہور کر رکھا ہے۔

جب آپ اس کے پاس گئے اور وہ گھر سے باہر نکلا اور مسجد میں داخل ہوا تو اس نے قبلہ شریف کی طرف منہ کر کے تھوکا تو حضرت ابو یزید بسطامی علیہ الرحمہ اس کا یہ فعل دیکھ کر بغیر ملاقات واپس چلے آئے اور اس کو سلام بھی نہ کیا اور فرمایا

هَذَا غَيْرُ مَأْمُوْنَ عَلٰى أَدَبٍ مِنْ آدَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَيْفَ يَكُوْنُ مَأْمُوْنًا عَلَيْهِ مَايَدَّعيه؟ ۱۶

---

۱۵ الرسالة القشيرية، الباب الثالث فى ذكر مشايخ الطريقة وسيرهم وأقوالهم فى تعظيم الشريعة، الصفحة۲۲ مطابع مؤسسة دار الشعب القاهرة

۱۶ الرسالة القشيرية، الباب الثالث فى ذكر مشايخ الطريقة وسيرهم وأقوالهم فى تعظيم الشريعة، الصفحة۲۱ مطابع مؤسسة دار الشعب القاهرة

یہ شخص رسول اللہ ﷺ کے آداب میں سے ایک ادب کا بھی امین نہیں تو ولایت جس کا یہ دعویٰ کرتا ہے اس کا امین کیسے ہو سکتا ہے؟

فائدہ ﷺ اس واقعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرات مشائخ کرام رحمہم اللہ کس قدر شریعت کے پابند تھے۔

مشکوٰۃ شریف میں ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ایک شخص کو دیکھا کہ اس نے قبلہ کی طرف منہ کر کے تھوکا ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا

"لَا یُصَلِّیْ لَکُمْ"

یہ تمہاری جماعت نہ کرائے۔

اس نے پھر جماعت کرانے کا ارادہ کیا تو لوگوں نے اس کو منع کیا اور اس کو خبر دی کہ رسول کریم ﷺ نے تمہارے پیچھے نماز پڑھنے سے منع فرمایا ہے۔ پھر حضور ﷺ کی خدمت میں یہ واقعہ پیش ہوا تو آپ ﷺ نے فرمایا ہاں (میں نے منع کیا ہے)

اِنَّکَ آذَیْتَ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ [1]

تو نے (قبلہ کی طرف تھوک کر) اللہ اور اس کے رسول کو ایذا دی۔

اسی لئے ہم وہابیوں، دیوبندیوں کے پیچھے نماز پڑھنے کو ناجائز کہتے ہیں اس لئے کہ وہ صحابی ہو کر خطأ کعبہ معظمہ کی بے ادبی کر بیٹھا اور یہ لوگ عمداً کعبہ کے کعبہ یعنی رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے بے ادب ہیں۔ تفصیل کے لئے فقیر کا رسالہ

---

[1] مشکاۃ المصابیح، کتاب الصلاۃ، الفصل الثالث، باب المساجد و مواضع الصلاۃ، الفصل الثالث، باب المساجد و مواضع الصلاۃ، الجزء الاول، الصفحۃ ۱۴۸، المکتب الاسلامی بیروت

''دیوبندی امام کے پیچھے نماز کا حکم'' اور'' امامِ حرم اور ہم''

انتباہ یہاں سے معلوم ہو جانا چاہیے کہ دین میں ادب کی کس قدر ضرورت ہے اور سرورِ عالم ﷺ نے قبلہ شریف کی بے ادبی کرنے کے سبب منع فرمایا کہ یہ شخص نماز نہ پڑھائے اور جو شخص سر سے پاؤں تک بے ادب ہو، سرورِ عالم ﷺ کے حق میں گستاخیاں کرتا ہو، ائمہ دین کی بے ادبی کرتا ہو، حضراتِ مشائخ پر طرح طرح کے تمسخر کرے کیا ایسا شخص امام بننے کا شرعاً حق رکھتا ہے؟؟؟ نہیں ہرگز نہیں۔

☆ حضرت ابوسلیمانی دارانی فرماتے ہیں

رُبَّمَا یَقَعُ فِیْ قَلْبِی النُّکْتَۃُ مِنْ نُکَتِ الْقَوْمِ اَیَّامًا فَلَا اَقْبَلُ مِنْہُ اِلَّا بِشَاھِدِیْنَ عَادِلَیْنَ الْکِتَابُ وَالسُّنَّۃُ ۱۸

بسا اوقات میرے دل میں نکتہ نکتوں میں سے واقع ہوتا ہے تو میں قبول نہیں کرتا جب تک قرآن وحدیث دو شاہد اس کے مثبت نہ ہوں۔

☆ حضرت ذوالنون مصری علیہ الرحمہ فرماتے ہیں

اللہ تعالیٰ کی محبت کی علامات میں سے ہے کہ جناب رسول کریم ﷺ کے اخلاق وافعال اور امر وسنن میں ان کی متابعت کی جائے۔ ۱۹

☆ حضرت بشر حافی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں

---

۱۸ الرسالة القشيرية، الباب الثالث فی ذکر مشایخ الطریقة وسیرهم وأقوالهم فی تعظیم الشریعة، الصفحة، مطابع مؤسسة دار الشعب القاهرة

۱۹ الرسالة القشيرية، الباب الثالث فی ذکر مشایخ الطریقة وسیرهم وأقوالهم فی تعظیم الشریعة، الصفحة، مطابع مؤسسة دار الشعب القاهرة

میں نے رسول اللہ ﷺ کی عالم رؤیا میں زیارت کی۔ آپ نے فرمایا اے بشر!

اَتَدْرِیْ لِمَ رَفَعَكَ اللّٰهُ تَعَالٰی مِنْ بَیْنِ اَقْرَانِكَ؟

تو جانتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تیرے ہمعصروں پر تجھے کیوں رفعت دی؟

میں نے عرض کی کہ یارسول اللہ ﷺ! میں نے نہیں جانا۔

آپ ﷺ نے فرمایا

بِاتِّبَاعِكَ لِسُنَّتِیْ وَخِدْمَتِكَ لِلصَّالِحِیْنَ وَنَصِیْحَتِكَ لِاَخْوَانِكَ وَمُحَبَّتِكَ لِاَصْحَابِیْ وَاَهْلِ بَیْتِیْ وَهُوَ الَّذِیْ بَلَغَكَ مَنَازِلَ الْاَبْرَارِ [20]

میری سنت کے اتباع کے سبب اور صالحین کی خدمت اور برادرانِ اسلام کو نصیحت کرنے کے سبب اور میرے اصحاب واہل بیت کی محبت کے سبب اللہ تعالیٰ نے تجھے پاک لوگوں کے مرتبہ میں پہونچایا۔

سنی برادری کو انتباہ

اہلسنت کو چاہیے کہ یہ لوگ علماءِ طریقت و مشائخ ملت وحقیقت ہیں اور یہ سب کے سب شریعت محمدی کی تعظیم کرتے ہیں اور اپنے باطنی علوم کو ملت حنفیہ وسیرتِ احمدیہ کے تابع رکھنا لازم سمجھتے ہیں تو اب وہ جاہل پیر جو شریعت کی بالکل پابندی نہیں کرتے، نماز، روزہ پر تمسخر اڑاتے ہیں، داڑھیاں چٹ کراکر رات دن بھنگ اور چرس پیتے ہیں اور اپنے آپ کو خدارسیدہ اور ولی اللہ سمجھتے اور کہتے ہیں کہ شرع کی اور

---

[20] الرسالة القشيرية، الباب الثالث فی ذکر مشایخ الطریقة وسیرهم وأقوالهم فی تعظیم الشریعة، الصفحة، مطابع مؤسسة دار الشعب القاهرة

فقیر کی قدیم سے مخالفت چلی آئی ہے اور کہتے ہیں کہ ظاہری علم کے ترک سے وصول الی اللہ حاصل ہوتا ہے وغیرہ ذلک من الخرافات۔ خبردار یہ ہرگز ہرگز ولایت کو نہیں پہنچ سکتے ایسے لوگوں کی صحبت سے پرہیز لازم ہے۔ حضرت مولانا روم علیہ الرحمہ نے ایسے لوگوں کے حق میں فرمایا ہے

اے بسا ابلیس آدم روئے ہست
پس بہر دستے نہ باید داد دست

بہت سے شیطان انسانی شکلوں میں ہیں لہٰذا ہر کسی کے ہاتھ میں ہاتھ نہیں دینا چاہیے۔

سچے اولیاء کی نشانی

یہ بھی معلوم ہوگیا کہ طریق اہل اللہ مطابق شریعت ہے اور جو لوگ شریعت کے پورے پورے تابعدار ہیں وہی اللہ کے اولیاء اور مقبول ہیں اور طریقت اسی شریعت کا نام ہے لیکن یاد رہے کہ اولیائے کرام ومشائخ عظام جو کتاب وسنت کا اتباع کرتے تھے تو بتوسط مجتہد کرتے تھے۔ کوئی ان میں سے جو کہ مجتہد نہ تھا غیر مقلد نہ ہوا۔ چنانچہ ردالمحتار میں لکھا ہے کہ ابراہیم بن ادہم، شفیق بلخی، معروف کرخی، ابویزید بسطامی، فضیل بن عیاض، داؤد طائی، ابوحامد لفاف، خلف بن ایوب، عبداللہ بن مبارک، وکیع بن الجراح اور ابوبکر وراق وغیرہم رحمہ اللہ علیہم بہت سے اُولیاء کرام حضرت امام اعظم علیہ الرحمہ کے سلسلے مذہب پر ہوئے ہیں۔ [21]

---

[21] ردالمحتار علی الدر المختار شرح تنویر الابصار، المقدمة، الجزء الاول، الصفحة ۰ دار عالم الکتب الریاض

ہمہ شیران جہاں بستۂ ایں سلسلہ اند
روبہ از حیلہ چساں بگسار ایں سلسلہ را

تمام شیر دنیوی اسی سلسلہ سے وابستہ ہیں لومڑی حیلہ سازی سے اس مضبوط سلسلہ کو کس طرح توڑ سکتی ہے۔

اخلاص ﴾ اخلاص ہر نیک عمل کے لئے بمنزلہ بیج کے ہے۔ جس عمل میں اخلاص زیادہ ہوگا اس کا اجر وثواب بھی بہت زیادہ ہوگا اگر اس میں کمی ہوگی تو اجر وثواب بھی کم ملے گا جو عمل اخلاص سے خالی ہوگا وہ ریاء ہوگا جس میں بجائے ثواب کے عذاب ہوگا۔

طریقۂ سلف ﴾ سلف صالحین علیہ الرحمہ کی عادت مبارکہ میں اخلاص تھا۔ وہ ہر ایک عمل میں اخلاص کو مدنظر رکھتے تھے اور ریا کا شائبہ بھی ان کے دلوں میں پیدا نہیں ہوتا تھا۔ وہ جانتے تھے کہ کوئی عمل بجز اخلاص مقبول نہیں۔ وہ لوگوں میں زاہد، عابد بننے کے لئے کوئی کام نہیں کرتے تھے انہیں اس بات کی کچھ پرواہ نہ ہوتی تھی کہ لوگ انہیں اچھا سمجھیں گے یا بُرا، ان کا مقصود محض رضائے حق تعالیٰ ہوتا تھا ساری دنیا ان کی نظروں میں ہیچ تھی۔ وہ جانتے تھے کہ اخلاص کے ساتھ عمل قلیل بھی کافی ہوتا ہے مگر اخلاص کے سوا رات دن بھی عبادت کرتا رہے تو کسی کام کی نہیں۔

اقوال و احوال اسلاف

☆حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو جب رسول کریم ﷺ نے یمن بھیجا تو فرمایا

اَخْلِصْ دِیْنَکَ یَکْفِکَ الْقَلِیْلُ مِنَ الْعَمَلِ [۲۲]

اپنے دین میں اخلاص پیدا کر تجھے تھوڑا عمل بھی کافی ہوگا۔

☆حضرت علی رضی اللہ عنہ کا واقعہ کسی سے مخفی نہیں کہ ایک لڑائی میں ایک کافر پر آپ رضی اللہ عنہ نے قابو پالیا۔ اس نے آپ رضی اللہ عنہ کے منہ مبارک پر تھوک دیا تو آپ رضی اللہ عنہ نے اسے چھوڑ دیا۔ وہ حیران رہ گیا کہ یہ بات کیا ہے بجائے اس کے کہ انہیں غصہ آتا اور مجھے قتل کردیتے اُنہوں نے چھوڑ دیا ہے۔ حیران ہوکر پوچھتا ہے تو آپ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں

گفت من تیغ از پئے حق مے زنم
بندۂ حق نہ مامور تنم
شیر حقم نیستم شیر ہوا
فعل من بر دین من باشد گواہ

میں نے محض رضائے حق کے لئے تلوار پکڑی ہے۔ میں خدا کے حکم کا بندہ ہوں اپنے نفس کے بدلہ کے لئے مامور نہیں ہوں۔ میں خدا کا شیر ہوں اپنی خواہش کا شیر نہیں ہوں چونکہ میرے منہ پر تو نے تھوکا ہے اس لئے اب اس لڑائی میں نفس کا دخل ہوگیا اخلاص جاتا رہا۔ اس لئے میں نے تجھے چھوڑ دیا کہ میرا کام اخلاص سے خالی نہ ہو۔

چون درآمد علتی اندر غزا

---

۲۲ المستدرک علی الصحیحین، الجزء الرابع، کتاب الرقاق، رقم الحدیث ۔، الصفحۃ ۔ دار الکتب العلمیۃ بیروت

تیغ را دید دیدم نہان کردن سزا

جب اس جنگ میں ایک علت پیدا ہوگئی جو اخلاص کے منافی تھی تو میں نے تلوار کا روکنا ہی مناسب سمجھا۔

وہ کافر حضرت کا یہ جواب سن کر مسلمان ہوگیا۔ اس پر مولانا رومی فرماتے ہیں

بس خجستہ معصیت کان مرد کرد

نے ز خارے بر دمد اوراق ورد

یعنی وہ تھوکنا اس کے حق میں کیا مبارک ہوگیا کہ اسے اسلام نصیب ہوگیا

اس پر مولانا تمثیل بیان فرماتے ہیں کہ جس طرح کانٹوں سے گل سرخ کے پتے نکلتے ہیں اسی طرح اس کے گناہ سے اسے اسلام حاصل ہوگیا۔ ۲۳

☆ وہب بن منبہ رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے

مَنْ طَلَبَ الدُّنْيَا بِعَمَلِ الْاٰخِرَةِ نَكَسَ اللّٰهُ قَلْبَهُ وَكَتَبَ اِسْمَهُ فِيْ دِيْوَانِ اَهْلِ النَّارِ ۲۴

جو شخص آخرت کے عمل کے ساتھ دنیا طلب کرے خدا تعالیٰ اس کے دل کو اُلٹا کر دیتا ہے اور اس کا نام دوزخیوں کے دفتر میں لکھ دیتا ہے۔

وَمَنْ كَانَ يُرِيْدُ حَرْثَ الدُّنْيَا نُؤْتِهٖ مِنْهَا ۙ وَمَا لَهٗ فِي الْاٰخِرَةِ مِنْ

---

۲۳ مثنوی مولوی معنوی، جواب گفتن حضرت علی کہ سبب شمشیر افگندن از دست الخ، دفتر اول صفحہ ۱۰۰، در مطبع تیج کمار وارث نولکشور پریس لکھنؤ

۲۴ تنبیہ المغترین، الباب الاول، ومنها كثرة اخلاصهم فی علمهم وعملهم وخوفهم من دخول الرياء فی ذلك، الصفحة، المكتبة التوفيقية القاهرة

نَّصِيبٍ ۝ ح ۲۵

اور جو دنیا کی کھیتی چاہے ہم اسے اس میں سے کچھ دیں گے اور آخرت میں اس کا کچھ حصہ نہیں۔

☆ کسی بزرگ کے بارے میں منقول ہے انہوں نے فرمایا

میں نے تیس سال کی نمازیں جو میں پہلی صف میں پڑھتا تھا، قضا کیں کیونکہ ایک دن کسی عذر کی وجہ سے مجھے تاخیر ہوگئی اور میں نے دوسری صف میں نماز پڑھی، اس سے مجھے لوگوں کے سامنے شرمندگی ہوئی کہ اُنہوں نے مجھے دوسری صف میں دیکھا۔ اس سے مجھے معلوم ہوا کہ جب لوگ مجھے پہلی صف میں دیکھتے تھے تو اس سے مجھے خوشی ہوئی تھی اور میرے لئے راحتِ قلبی کا سبب تھی لیکن مجھے اس کی خبر نہ تھی۔ ۲۶

☆ حضرت معروف کرخی علیہ الرحمہ فرمایا کرتے تھے

أَخْلِصِيْ تَتَخَلَّصِيْ ۲۷

اے نفس! اخلاص کر! تاکہ تو خلاصی پائے۔

اَلْمُخْلِصِ مِنْ يَكْتُمُ حَسَنَاتِهِ كَمَا يَكْتُمُ سَيِّئَاتِهِ ۲۸

---

۲۵ الشورٰی: ۲۰/۴۲

۲۶ احیاء علوم الدین، فضیلة الاخلاص، الباب الثانی فی الاخلاص و فضیلته و حقیقته و درجاته، بیان حقیقة الاخلاص، الجزء الرابع، الصفحة، دار المعرفة بیروت

۲۷ احیاء علوم الدین، فضیلة الاخلاص، الباب الثانی فی الاخلاص و فضیلته و حقیقته و درجاته الجزء الرابع، الصفحة، دار المعرفة بیروت

۲۸ احیاء علوم الدین، جلد، الباب الثانی فی الاخلاص و فضیلته و حقیقة و درجاته، صفحة، دار المعرفة بیروت

مخلص وہ ہے جو اپنی نیکیوں کو ایسے ہی چھپائے جیسے کہ اپنی بُرائیوں کو چھپاتا ہے۔

☆ سفیان ثوری علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ مجھے میری والدہ نے فرمایا

یَابُنَیَّ لَا تَتَعَلَّمُ الْعِلْمَ اِلَّا اِذَا نَوَیْتَ الْعَمَلَ بِهِ وَاِلَّا فَهُوَ وَبَالٌ عَلَیْكَ یَوْمَ الْقِیَامَةِ ۲۹

اے میرے بیٹے! علم پر اگر عمل کی نیت ہو تو پڑھو ورنہ وہ علم قیامت کے دن تجھ پر وبال ہوگا۔

☆ حضرت حسن بصری علیہ الرحمہ ہمیشہ اپنے نفس کو مخاطب کر کے فرمایا کرتے تھے

تَتَکَلَّمِیْنَ بِکَلَامِ الصَّالِحِیْنَ الْقَانِتِیْنَ الْعَابِدِیْنَ وَتَفْعَلِیْنَ فَعْلَ الْفَاسِقِیْنَ الْمُنَافِقِیْنَ الْمُرَائِیْنَ وَاللّٰهِ مَا هٰذِهٖ صِفَاتِ الْمُخْلِصِیْنَ ۳۰

اے نفس تو باتیں تو ایسی کرتا ہے جیسے بڑا ہی کوئی صالح، عابد، زاہد ہے لیکن تیرے کام ریاکار، فاسقوں، منافقوں کے ہیں۔ خدا کی قسم! مخلص لوگوں کی یہ صفات نہیں کہ ان میں باتیں ہوں اور عمل نہ ہو۔

غور فرمائیے امام حسن بصری علیہ الرحمہ وہ شخص ہیں جنہوں نے اُم المومنین اُم سلمہ رضی

---

۲۹ تنبیه المغترین، الباب الاول، ومنها کثرة اخلاصهم فی علمهم وعملهم وخوفهم من دخول الریاء فی ذلک، الصفحة ۲۵، المکتبة التوفیقیة القاهرة

۳۰ تنبیه المغترین، الباب الاول، ومنها کثرة اخلاصهم فی علمهم وعملهم وخوفهم من دخول الریاء فی ذلک، الصفحة ۲۵، المکتبة التوفیقیة القاهرة

اللہ تعالیٰ عنہا کا دودھ پیا، حضرت علی رضی اللہ عنہ سے خرقۂ خلافت پہنا، سلسلہ چشتیہ، قادریہ اور سہروردیہ کے شیخ ہوئے مگر نفس کو ہمیشہ ایسا ہی جھڑکا کرتے تھے تا کہ اس میں ریا پیدا نہ ہو۔ ایک ہم بھی ہیں بدنام کنندہ نکونامے چند کہ ہم اپنی ریاکاریوں کو عین اخلاص سمجھے ہیں۔

☆ ذوالنون مصری علیہ الرحمہ سے پوچھا گیا کہ آدمی مخلص کس وقت ہوتا ہے؟ فرمایا

جب عبادت الٰہی میں خوب کوشش کرے اور اس کی خواہش یہ ہو کہ لوگ میری عزت نہ کریں جو عزت لوگوں کے دلوں میں ہے وہ بھی جاتی رہے۔[31]

☆ یحییٰ بن معاذ علیہ الرحمہ سے سوال ہوا کہ انسان کب مخلص ہوتا ہے؟ فرمایا

جب شیر خوار بچہ کی طرح اس کی عادت ہو۔ شیر خوار بچہ کی کوئی تعریف کرے تو اسے خوشی نہیں ہوتی اور مذمت کرے تو اُسے بُری نہیں معلوم ہوتی جس طرح وہ اپنی مدح اور ذم سے بے پروا ہوتا ہے اسی طرح انسان جب مدح وذم کی پرواہ نہ کرے تو مخلص کہا جا سکتا ہے۔[32]

☆ ابو السائب علیہ الرحمہ یہاں تک اخلاص کا خیال رکھتے تھے کہ اگر قرآن وحدیث کے سننے سے ان کو رقت طاری ہو جاتی اور آنکھوں میں پانی بھر آتا تو آپ فوراً اس

---

[31] تنبیہ المغترین، الباب الاول، ومنها کثرۃ اخلاصہم فی علمہم وعملہم وخوفہم من دخول الریاء فی ذلک، الصفحۃ، المکتبۃ التوفیقیۃ القاہرۃ

[32] تنبیہ المغترین، الباب الاول، ومنها کثرۃ اخلاصہم فی علمہم وعملہم وخوفہم من دخول الریاء فی ذلک، الصفحۃ، المکتبۃ التوفیقیۃ القاہرۃ

رونے کو تبسم کی طرف پھیر دیتے یعنی ہنس پڑتے اور ڈرتے کہ رونے میں ریا نہ ہو جائے۔ ۳۳

آج ہم خواہ مخواہ وعظ میں، تقریر میں رونی صورت بناتے ہیں کہ لوگ سمجھیں کہ یہ حضرت بڑے نرم دل اور خوفِ خدا والے ہیں۔

ببین تفاوت رہ کز کجاست تابہ کجا

دیکھ کہ اس میں فرق کہاں سے کہاں تک ہے

☆ حضرت ابوعبداللہ انطا کی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ قیامت کے دن ریا کار کو حکم ہوگا کہ جس شخص کے دکھانے کے لئے تو نے عمل کیا اس کا اجر اسی سے مانگ۔ ۳۴

☆ حضرت حسن بصری علیہ الرحمہ فرماتے ہیں

مَنْ ذَمَّ نَفْسَهٗ فِی الْمَلَا فَقَدْ مَدَحَهَا وَذٰلِكَ مِنْ عَلَامَاتِ الرِّيَاءِ ۳۵

جو شخص مجالس میں اپنے نفس کی مذمت کرے تو اس نے گویا مدح کی اور یہ ریا کی علامت سے ہے۔

یہاں سے ان واعظوں اور لیکچراروں کو عبرت حاصل کرنا چاہیے جو اسٹیج پر کھڑے ہوتے ہیں تو اپنی مذمت کرتے ہیں کہ ان حضرات کے سامنے کیا جرأت رکھتا ہوں کہ

---

۳۳ تنبیہ المغترین، الباب الاول، ومنها کثرۃ اخلاصھم فی علمھم وعملھم وخوفھم من دخول الریاء فی ذلک، الصفحۃ، المکتبۃ التوفیقیۃ القاھرۃ

۳۴ تنبیہ المغترین، الباب الاول، ومنها کثرۃ اخلاصھم فی علمھم وعملھم وخوفھم من دخول الریاء فی ذلک، الصفحۃ، المکتبۃ التوفیقیۃ القاھرۃ

۳۵ تنبیہ المغترین، الباب الاول، ومنها کثرۃ اخلاصھم فی علمھم وعملھم وخوفھم من دخول الریاء فی ذلک، الصفحۃ، المکتبۃ التوفیقیۃ القاھرۃ

بولوں، میں ان کے سامنے ہیچ ہوں، یہ ہوں، یہ مذمت نہیں بلکہ حقیقت میں اپنی تعریف کرنا ہے۔ بزرگانِ دین اس کو بھی ریا پر محمول فرماتے تھے۔

☆ حضرت ابراہیم بن ادہم علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ کسی بھائی کو اس کے نفلی روزوں کے متعلق نہ پوچھو کہ تیرا روزہ ہے یا نہیں کیونکہ اگر اُس نے کہا کہ میں روزہ دار ہوں تو اس کا دل خوش ہوگا اور وہ خیال کرے گا کہ میری عبادت کا اس کو پتہ لگ گیا ہے۔ اگر وہ بولا کہ میرا روزہ نہیں تو وہ غمناک ہوگا اور اسے شرم آئے گی کہ میرا روزہ نہیں اور اس شخص کو میری نسبت جو حسن ظن ہے جاتا رہے گا۔ یہ خوشی اور غمی دونوں ہی علاماتِ ریا سے ہیں اور اس میں اس مَسئُول ۳۶ کو فضیحت ۳۷ ہے کہ صرف تمہارے پوچھنے کے سبب وہ ریا میں مبتلا ہوا۔ ۳۸

☆ حضرت عبداللہ بن مبارک علیہ الرحمہ فرماتے ہیں

ایک شخص کعبہ کا طواف کرتا ہے اور وہ خراسان کے لوگوں کے لئے ریا کرتا ہے۔ لوگوں نے آپ سے پوچھا کہ یہ کیسے ہوسکتا ہے تو آپ نے فرمایا کہ وہ طواف کرنے والا اس بات کی محبت رکھتا ہے کہ اہل خراسان مجھے دیکھیں اور یہ خیال کریں کہ یہ شخص مکہ شریف کا مجاور ہے اور ہر وقت طواف وسعی میں رہتا ہے بڑا اچھا ہے۔ جب اس نے یہ خیال کیا تو اس طواف میں اخلاص جاتا رہا۔ ۳۹

---

۳۶ جس سے سوال کیا جائے۔ ۳۷ بدنامی

۳۸ تنبیہ المغترین، الباب الاول، ومنها کثرۃ اخلاصھم فی علمھم وعملھم وخوفھم من دخول الریاء فی ذلک، الصفحۃ ۵۷، المکتبۃ التوفیقیۃ القاھرۃ

۳۹ تنبیہ المغترین، الباب الاول، ومنھا کثرۃ اخلاصھم فی علمھم وعملھم وخوفھم من دخول الریاء فی ذلک، الصفحۃ، المکتبۃ التوفیقیۃ القاھرۃ

☆ حضرت فضیل بن عیاض علیہ الرحمہ فرماتے ہیں

أَدْرِكْنَا النَّاسَ وَهُمْ يُرَاؤُوْنَ بِمَا يَعْمَلُوْنَ فَصَارُوْا الْاٰنَ يُرَاؤُوْنَ بِمَا لَا يَعْمَلُوْنَ [40]

ہم نے ایسے لوگوں کو پایا کہ وہ عملوں میں ریا کرتے تھے اور یعنی عمل کرتے تھے اور اس میں ریا ہوتا تھا لیکن آج ایسی حالت ہوگئی ہے کہ لوگ ریا کرتے ہیں لیکن عمل نہیں کرتے یعنی کرتے کچھ نہیں محض ریا ہی ریا ہے۔

☆ حضرت ابراہیم بن ادہم علیہ الرحمہ فرمایا کرتے تھے

جو شخص اس امر کی محبت رکھے گا کہ لوگ میرا ذکر خیر کریں اس نے نہ اخلاص کیا نہ تقویٰ اختیار کیا۔[41]

☆ حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں

نیت صالحہ بکثرت کیا کرو کہ نیت صالحہ میں ریا کی گنجائش نہیں۔[42]

☆ حضرت ابوداؤد طیاسی فرمایا کرتے تھے

عالم کو لازم ہے کہ جب کوئی کتاب لکھے تو اس کی نیت میں دین کی نصرت کا ارادہ ہو۔ یہ ارادہ نہ ہو کہ عمدہ تالیف کے سبب لوگ مجھے اچھا سمجھیں

---

[40] تنبیه المغترین، الباب الاول، ومنها کثرة اخلاصهم فی علمهم وعملهم وخوفهم من دخول الریاء فی ذلك، الصفحة ،المکتبة التوفیقیة القاهرة

[41] تنبیه المغترین، الباب الاول، ومنها کثرة اخلاصهم فی علمهم وعملهم وخوفهم من دخول الریاء فی ذلك، الصفحة ،المکتبة التوفیقیة القاهرة

[42] تنبیه المغترین، الباب الاول، ومنها کثرة اخلاصهم فی علمهم وعملهم وخوفهم من دخول الریاء فی ذلك، الصفحة ،المکتبة التوفیقیة القاهرة

اگر یہ ارادہ کرے گا تو اخلاص جاتا رہے گا۔ ۴۳

☆ امیر المؤمنین حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں

ریاکار کی تین علامتیں ہیں جب اکیلا ہو تو عبادت میں سستی کرے اور نوافل بیٹھ کر پڑھے اور جب لوگوں میں ہو تو نہ سستی کرے بلکہ عمل زیادہ کرے اور جب لوگ اس کی مدح کریں تو عبادت زیادہ کرے اگر لوگ مذمت کریں تو چھوڑ دے۔ ۴۴

☆ حضرت سفیان ثوری علیہ الرحمہ فرماتے ہیں

جو عمل میں نے ظاہر کر دیا ہے میں اس کو شمار میں نہیں لاتا یعنی اس کو کالعدم سمجھتا ہوں کیونکہ لوگوں کے سامنے اخلاص حاصل کرنا مشکل ہے۔ ۴۵

☆ حضرت ابراہیم تیمی علیہ الرحمہ ایسا لباس پہنتے تھے کہ ان کے احباب کے سوا کوئی ان کو پہچان نہیں سکتا تھا کہ یہ عالم ہیں اور فرمایا کرتے تھے کہ مخلص وہ ہے جو اپنی نیکیوں کو ایسا چھپائے جیسے برائیوں کو چھپاتا ہے۔ ۴۶

---

۴۳ تنبیہ المغترین، الباب الاول، ومنها کثرۃ اخلاصھم فی علمھم وعملھم وخوفھم من دخول الریاء فی ذلک، الصفحۃ ، المکتبۃ التوفیقیۃ القاھرۃ

۴۴ تنبیہ المغترین، الباب الاول، ومنها کثرۃ اخلاصھم فی علمھم وعملھم وخوفھم من دخول الریاء فی ذلک، الصفحۃ ، المکتبۃ التوفیقیۃ القاھرۃ

۴۵ تنبیہ المغترین، الباب الاول، ومنها کثرۃ اخلاصھم فی علمھم وعملھم وخوفھم من دخول الریاء فی ذلک، الصفحۃ ، المکتبۃ التوفیقیۃ القاھرۃ

۴۶ تنبیہ المغترین، الباب الاول، ومنها کثرۃ اخلاصھم فی علمھم وعملھم وخوفھم من دخول الریاء فی ذلک، الصفحۃ ، المکتبۃ التوفیقیۃ القاھرۃ

☆ حضرت امام حسن بصری علیہ الرحمہ نے حضرت طاؤس علیہ الرحمہ کو دیکھا کہ وہ حرم شریف میں ایک بہت بڑے حلقہ درس میں حدیث کا املاء فرما رہے تھے۔ حضرت حسن بصری علیہ الرحمہ نے قریب ہو کر ان کے کان میں کہا

اگر نفس تجھے عجب میں ڈالے یعنی اگر نفس کو یہ بات پسندیدہ معلوم ہوتی ہے تو تو اس مجلس سے اُٹھ کھڑا ہو۔

اُسی وقت حضرت طاؤس علیہ الرحمہ اُٹھ کھڑے ہوئے۔[47]

☆ حضرت ابراہیم بن ادہم علیہ الرحمہ حضرت بشر حافی علیہ الرحمہ کے حلقہ میں تشریف لے گئے تو آپ کے حلقہ درس کو دیکھ کر فرمانے لگے

اگر یہ حلقہ کسی صحابی کا ہوتا تو اپنے نفس پر عجب سے بے خوف نہ ہوتا۔[48]

☆ حضرت سفیان ثوری علیہ الرحمہ جب حدیث کی املاء کے لئے اکیلے بیٹھے تو نہایت خائف اور مرعوب[49] بیٹھتے۔ اگر ان کے اُوپر سے بادل گزرتا تو خاموش ہو جاتے اور فرماتے

میں ڈرتا ہوں کہ اس بادل میں پتھر نہ ہوں جو ہم پر برسائے جائیں۔[50]

---

[47] تنبیه المغترین، الباب الاول، ومنها کثرة اخلاصهم فی علمهم وعملهم وخوفهم من دخول الریاء فی ذلک، الصفحة ٣٤، المکتبة التوفیقیة القاهرة

[48] تنبیه المغترین، الباب الاول، ومنها کثرة اخلاصهم فی علمهم وعملهم وخوفهم من دخول الریاء فی ذلک، الصفحة ٣٤، المکتبة التوفیقیة القاهرة

[49] ڈرا ہوا

[50] تنبیه المغترین، الباب الاول، ومنها کثرة اخلاصهم فی علمهم وعملهم وخوفهم من دخول الریاء فی ذلک، الصفحة ٣٤، المکتبة التوفیقیة القاهرة

☆ایک شخص حضرت اعمش علیہ الرحمہ کے حلقہ میں ہنسا تو آپ نے اس کو جھڑکا اور اُٹھا دیا اور فرمایا

تو علم طلب کرتا ہوا ہنستا ہے جس علم کے طلب کے لئے اللہ تعالیٰ نے تجھے مکلّف فرمایا۔

پھر آپ نے دو ماہ تک اس کے ساتھ کلام نہ کیا۔ ۵۱

☆حضرت سفیان بن عینیہ علیہ الرحمہ کو کہا گیا کہ آپ کیوں ہمارے ساتھ بیٹھ کر حدیثیں بیان نہیں کرتے؟ فرمایا

خدا کی قسم! میں تم اس بات کا اہل نہیں سمجھتا کہ تمہیں حدیثیں بیان کروں اور اپنے نفس کو بھی اہل نہیں سمجھتا کہ تم میرے جیسے شخص سے حدیثیں سنو۔ ۵۲

☆حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ جب قرآن کی تفسیر بیان کرنے سے فارغ ہوتے تو فرمایا کرتے

اس مجلس کو استغفار کے ساتھ ختم کرو یعنی مجلس کے ختم پر بہت استغفار کرتے۔ ۵۳

---

۵۱ تنبیہ المغترین، الباب الاول، ومنها کثرۃ اخلاصھم فی علمھم وعملھم وخوفھم من دخول الریاء فی ذلک، الصفحۃ۳۸، المکتبۃ التوفیقیۃ القاھرۃ

۵۲ تنبیہ المغترین، الباب الاول، ومنها کثرۃ اخلاصھم فی علمھم وعملھم وخوفھم من دخول الریاء فی ذلک، الصفحۃ۳۸، المکتبۃ التوفیقیۃ القاھرۃ

۵۳ تنبیہ المغترین، الباب الاول، ومنها کثرۃ اخلاصھم فی علمھم وعملھم وخوفھم من دخول الریاء فی ذلک، الصفحۃ۳۸، المکتبۃ التوفیقیۃ القاھرۃ

☆ فضیل بن عیاض علیہ الرحمہ فرمایا کرتے تھے

اَلْعَمَلُ لِأَجَلِ النَّاسِ رِيَاءٌ وَتَرْكُ الْعَمَلِ لِأَجَلِ النَّاسِ شِرْكٌ وَالْإِخْلَاصُ أَنْ يُّعَافِيَكَ اللّٰهُ مِنْهُمَا ۵۴

لوگوں کے واسطے عمل کرنا ریا ہے اور لوگوں کے عمل چھوڑ دینا شرک ہے اور اخلاص یہ ہے کہ ان دونوں سے اللہ تعالیٰ محفوظ رکھے۔ نہ لوگوں کے دکھانے کے لئے عمل کرے نہ لوگوں کے ہونے کے سبب چھوڑ دے۔

فائدہ ✲ حضرت امام شعرانی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں

ترکِ عمل کا معنی یہ ہے کہ جہاں لوگ تعریف کرنے والے ہوں وہاں تو عمل کرے اور جہاں نہ ہوں تو چھوڑ دے۔ ۵۵

☆ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اپنے حواریوں کو فرمایا کرتے تھے

جب تم روزہ رکھو تو سر اور داڑھی کو تیل لگاؤ اور اپنی حالت ایسی رکھو کہ کوئی معلوم نہ کر سکے کہ یہ روزہ دار ہیں۔ ۵۶

☆ حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے

میں نے کوئی شخص اس شخص سے زیادہ بے عقل نہیں دیکھا جو اپنے نفس کی

---

۵۴ تنبیہ المغترین، الباب الاول، ومنها كثرة اخلاصهم فى علمهم وعملهم وخوفهم من دخول الرياء فى ذلك، الصفحة١٧ المكتبة التوفيقية القاهرة

۵۵ تنبیہ المغترین، الباب الاول، ومنها كثرة اخلاصهم فى علمهم وعملهم وخوفهم من دخول الرياء فى ذلك، الصفحة١٧ المكتبة التوفيقية القاهرة

۵۶ تنبیہ المغترین، الباب الاول، ومنها كثرة اخلاصهم فى علمهم وعملهم وخوفهم من دخول الرياء فى ذلك، الصفحة١٧ المكتبة التوفيقية القاهرة

برائی کو جانتا ہے۔ پھر وہ چاہتا ہے کہ لوگ مجھے عالم وصالح سمجھیں اس کی مثال ایسی ہے کہ کوئی شخص کانٹے بوتا ہے اور چاہتا ہے کہ اس میں کھجوروں کا پھل لگے۔ ۵۷

☆ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو دیکھا کہ وہ سجدہ میں رو رہا ہے فرمایا

نَعَمْ هٰذَا لَوْ كَانَ فِيْ بَيْتِكَ حَيْثُ لَا يَرَاكَ النَّاسُ ۵۸

یعنی یہ اچھا کام ہے اگر گھر میں ہوتا جہاں لوگ نہ دیکھتے۔

حکایت

امام غزالی علیہ الرحمہ احیائے علوم میں نقل کرتے ہیں کہ ایک عابد کو جو کہ عرصہ دراز سے عبادتِ الٰہی میں مشغول تھا۔ لوگوں نے کہا کہ یہاں ایک قوم ہے جو ایک درخت کی پرستش کرتی ہے عابد سن کر غضب میں آیا اور اس درخت کے کاٹنے پر تیار ہو گیا اس کو ابلیس شیخ کی صورت میں ملا اور پوچھا کہ کہاں جاتا ہے۔ عابد نے کہا کہ میں اس درخت کو کاٹنے کو جاتا ہوں جس کی لوگ پرستش کرتے ہیں۔ وہ کہنے لگا کہ تو فقیر آدمی ہے تمہیں ایسی کیا ضرورت پیش آگئی کہ تم نے اپنی عبادت اور ذکر وفکر کو چھوڑ کر اس کام میں لگ پڑا۔ عابد بولا کہ یہ بھی میری عبادت ہے۔ ابلیس نے کہا کہ میں تجھے ہرگز درخت کاٹنے نہیں دوں گا اس پر دونوں میں لڑائی شروع ہوگئی، عابد نے شیطان کو نیچے ڈال دیا اور سینہ پر بیٹھ گیا۔ ابلیس نے کہا کہ مجھے چھوڑ دے میں تیرے ساتھ ایک

---

۵۷ تنبیہ المغترین، الباب الاول، ومنها کثرۃ اخلاصهم فی علمهم وعملهم وخوفهم من دخول الریاء فی ذلک، الصفحۃ ۲۲، المکتبۃ التوفیقیۃ القاهرۃ

۵۸ تنبیہ المغترین، الباب الاول، ومنها کثرۃ اخلاصهم فی علمهم وعملهم وخوفهم من دخول الریاء فی ذلک، الصفحۃ ۲۲، المکتبۃ التوفیقیۃ القاهرۃ

بات کرنا چاہتا ہوں۔ وہ ہٹ گیا تو شیطان نے کہا اللہ تعالیٰ نے تم پر اس درخت کا کاٹنا فرض نہیں کیا اور تو خود اس کی پوجا نہیں کرتا پھر تجھے کیا ضرورت ہے کہ اس میں دخل دیتا ہے کیا تو نبی ہے یا تجھے خدا نے حکم دیا ہے۔ اگر خدا کو اس درخت کا کاٹنا منظور ہے کسی اپنے نبی کو حکم بھیج کر کٹوا دیگا۔ عابد نے کہا میں ضرور کاٹوں گا۔ پھر ان دونوں میں جنگ شروع ہوگئی عابد اس پر غالب آگیا اس کو گرا کر اس کے سینہ پر بیٹھ گیا۔ ابلیس عاجز آگیا اور اس نے ایک اور تدبیر سوچی اور کہا کہ میں ایک ایسی بات بتاتا ہوں جو میرے اور تیرے درمیان فیصلہ کرنے والی ہو اور وہ تیرے لئے بہت بہتر اور نافع ہے۔ عابد نے کہا وہ کیا ہے؟ اس نے کہا کہ مجھے چھوڑ دے تو میں تجھے بتاؤں اس نے چھوڑ دیا تو ابلیس نے بتایا کہ تو ایک فقیر آدمی ہے تیرے پاس کوئی شئے نہیں لوگ تیرے نان ونفقہ کا خیال رکھتے ہیں کیا تو نہیں چاہتا کہ تیرے پاس مال ہو اور تو اس سے اپنے خویش واقارب کی خبر رکھے اور خود بھی لوگوں سے بے پرواہ ہو کر زندگی بسر کرے۔ اس نے کہا ہاں یہ بات تو دل چاہتا ہے تو ابلیس نے کہا کہ اس درخت کے کاٹنے سے باز آجا۔ میں ہر روز ہر رات کو تیرے سر کے پاس دو دینار رکھ دیا کروں گا سویرے اُٹھ کر لے لیا کرنا۔ اپنے نفس پر، اپنے اہل وعیال پر و دیگر اقارب وہمسایہ پر خرچ کیا کرنا تیرے لئے یہ کام بہت مفید اور مسلمانوں کے لئے بہت نافع ہوگا۔ اگر یہ درخت تو کاٹے گا اس کی جگہ اور درخت لگائیں گے تو اس میں کیا فائدہ ہوگا۔ عابد نے تھوڑا فکر کیا اور کہا کہ شیخ (ابلیس) نے سچ کہا میں کوئی نبی نہیں ہوں کہ اس کا قطع مجھ پر لازم ہو اور نہ مجھے حق سبحانہٗ وتعالیٰ نے اس کے کاٹنے کا امر فرمایا ہے کہ میں نہ کاٹنے سے گنہگار ہوں گا اور جس بات کا اس شیخ نے ذکر کیا ہے وہ بیشک مفید ہے۔ یہ سوچ کر

عابد نے منظور کرلیا اور اس سے معاہدہ کر کے واپس آ گیا۔ رات کو سویا، صبح اُٹھا تو دو دینار اپنے سرہانے پا کر بہت خوش ہوا اسی طرح دوسرے دن بھی دو دینار مل گئے۔ پھر تیسرے دن کچھ نہ ملا تو عابد کو غصہ آیا اور پھر درخت کاٹنے کے ارادے سے اُٹھ کھڑا ہوا۔ پھر ابلیس اسی صورت میں سامنے آ گیا اور کہنے لگا کہ اب کہاں کا ارادہ ہے۔ اسی تکرار میں ان دونوں میں کشتی ہوئی ابلیس نے عابد کو گرا لیا اور سینہ پر بیٹھ گیا اور کہنے لگا کہ اگر اس ارادہ سے باز آ جائے تو بہتر ورنہ تجھے ذبح کر ڈالوں گا۔ عابد نے معلوم کیا کہ مجھ میں اتنی ہمت نہیں، کہنے لگا کہ اسکی وجہ بتاؤ کہ کل تو میں نے تم کو پچھاڑ لیا تھا۔ آج تو غالب آ گیا ہے کیا وجہ ہے۔ شیطان بولا کہ کل تو خالص خدا کے لئے درخت کاٹنے نکلا تھا تیری نیت میں اخلاص تھا لیکن آج تجھے دو دیناروں کے نہ ملنے کا غصہ ہے۔ آج تیرا ارادہ محض خدا کے لئے نہیں اس لئے میں آج تجھ پر غالب آ گیا۔ اس حکایت سے معلوم ہوا کہ شیطان محض بندوں پر غلبہ نہیں پا سکتا۔ حق سبحانہ وتعالیٰ نے اس کی تصریح فرمائی ہے "اِلَّا عِبَادَكَ مِنهُمُ الْمُخْلَصِيْنَ" تو ثابت ہوا کہ شیطان سے نجات اخلاص سے ہی نصیب ہوتی ہے۔ [59]

---

59 احیاء علوم الدین، کتاب النیة والاخلاص والصدق، الباب الثانی فی الاخلاص و فضیلة وحقیقة و درجاته، الجزء الرابع ، الصفحة ٤٦٠، دار المعرفة بیروت

الحب فی للّٰہ و البغض فی اللّٰہ

محبت ہوتو اللہ کے لئے

کسی پر غصہ وغضب ہوتو اللہ کے لئے

طریقہ سلف

سلف صالحین رحمہم اللہ کی عاداتِ مبارکہ میں یہ بھی تھا کہ وہ جس شخص سے محبت یا دشمنی رکھتے تھے محض خدا کے لئے رکھتے تھے دنیا کی کوئی غرض نہیں ہوتی تھی۔ یعنی کسی دنیا دار کے ساتھ دنیا کے لئے محبت نہیں رکھتے تھے بلکہ ان کا مقصود رضائے حق سبحانہٗ ہوتا تھا اگر دنیادار باوجود مالدار ہونے کے دین دار بھی ہوتو بوجہ دین داری کے اس سے محبت رکھتے تھے اگر بے دین ہوتو اسے ہدایت کرتے تھے اور یہی کمالِ ایمان ہے چنانچہ حدیث شریف میں آیا ہے

مَنْ أَحَبَّ لِلّٰهِ وَأَبْغَضَ لِلّٰهِ وَأَعْطَى لِلّٰهِ وَمَنَعَ لِلّٰهِ فَقَدْ اسْتَكْمَلَ الْإِيمَانَ [۶۰]

جس نے اللہ تعالیٰ کے لئے (کسی سے) محبت کی اور اللہ تعالیٰ کے لئے کسی سے بغض رکھا اور اللہ ہی کے لئے کچھ دیا اور اللہ ہی کے لئے کچھ روکا تو یقیناً اس نے ایمان مکمل کرلیا۔

وحی موسیٰ علیہ السلام

اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو وحی بھیجی کہ کیا تو نے میرے لئے بھی کوئی

---

[۶۰] سنن ابی داؤد، کتاب السنۃ، باب الدلیل علی زیادۃ الایمان ونقصانہ، رقم الحدیث ۴۶۸۱، الجزء الرابع، الصفحۃ ۲۲۰، المکتبۃ العصریۃ بیروت

کام کیا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کی کہ ہاں میں نے تیرے لئے نمازیں پڑھیں، روزے رکھے، خیرات دی اور بھی کچھ اعمال عرض کئے! ۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ی

ہ اعمال تو تیرے لئے ہیں۔ کیا تو نے میرے دوست کے ساتھ میرے

لئے محبت کی اور میرے دشمن کے ساتھ میرے لئے دشمنی کی۔[61]

فائدہ اس سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کے لئے محبت، اللہ تعالیٰ کے لئے بغض یہ افضل اعمال میں سے ہے۔

اقوال و احوالِ اسلاف

☆ حضرت حسن بصری علیہ الرحمہ فرمایا کرتے تھے

مَصَارِمَةُ الْفَاسِقِ قُرْبَانٌ إِلَى اللّٰهِ[62]

فاسق کے ساتھ قطع کرنا اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنا ہے۔

☆ حضرت سفیان ثوری علیہ الرحمہ سے پوچھا گیا کہ کیا فاسق کے پاس تعزیت یا ماتم پرسی کے لئے جانا درست ہے یا نہیں؟ آپ نے فرمایا درست نہیں ہے۔[63]

☆ حضرت حسن بصری علیہ الرحمہ فرماتے ہیں

---

[61] احیاء علوم الدین، کتاب أداب الألفة و الأخوة و الصحبة و المعاشرة مع أصناف الخلق، الباب الأول فی فضیلة الالفة و الاخوة و فی شروطها و درجاتها و فوائدها، الجزء الثانی، الصفحة ۱۷۰، دار المعرفة بیروت

[62] احیاء علوم الدین، کتاب أداب الألفة و الأخوة و الصحبة و المعاشرة مع أصناف الخلق، الباب الأول فی فضیلة الالفة و الاخوة و فی شروطها و درجاتها و فوائدها، الجزء الثانی، الصفحة ۱۷۰، دار المعرفة بیروت

[63] تنبیه المغترین، الباب الاول، ومنها غیرتهم اللّٰه تعالیٰ اذا انتهکت حرماته نصرة للشریعة المطهرة، الصفحة ۵۲، المکتبة التوفیقیة القاهرة

مَنْ اَدْعَى اَنَّهُ يُحِبُّ عَبْدَاللّٰهِ تَعَالٰى وَلَمْ يَبْغَضْهُ اِذَا عَصَى اللّٰهُ تَعَالٰى فَقَدْ كَذَبَ فِىْ دَعْوَاهِ اَنْ يُّحِبُّهُ اللّٰهَ ٦٤

یعنی جو شخص دعویٰ کرے کہ میں فلاں شخص کو خدا کے لئے دوست رکھتا ہوں اور وہ شخص جب نافرمانی کرے اور وہ اسے بُرا نہ سمجھے تو اس نے محبت کے دعویٰ میں جھوٹ کہا کہ خدا کے لئے ہے اس کی محبت خدا کے لئے نہیں۔ اگر خدا کے لئے ہوتی تو اس نے نافرمانی کی تھی اسے اس نافرمانی کے سبب بُرا سمجھتا۔

اللہ تعالیٰ کے مقبولوں کو بے دینوں سے ایسی نفرت تھی۔

☆ حضرت مالک بن دینار علیہ الرحمہ کتے کو جب آپ کے سامنے آکر بیٹھ جاتا تو نہ ہٹاتے اور فرماتے

هُوَ خَيْرٌ مِنْ قَرِيْنِ السُّوْءِ ٦٥

یعنی بُرے ساتھی سے (کتا) اچھا ہے۔

☆ احمد بن حرب فرماتے ہیں

نیکوں سے محبت اور ان کے پاس بیٹھنا ان کی صحبت میں رہنا ان کے افعال واقوال دیکھ کر عمل کرنا انسانی قلب کے لئے اس سے زیادہ کوئی

---

٦٤ تنبيه المغترين، الباب الاول، ومنها غيرتهم اللّٰه تعالى اذا انتهكت حرماته نصرة للشريعة المطهرة، الصفحة ٧٥، المكتبة التوفيقية القاهرة

٦٥ تنبيه المغترين، الباب الاول، ومنها غيرتهم اللّٰه تعالى اذا انتهكت حرماته نصرة للشريعة المطهرة، الصفحة ٧٥، المكتبة التوفيقية القاهرة

بات نافع نہیں اور بُروں کی صحبت میں رہنا فاسقوں سے خَلَط مَلَط ٦٦
رکھنا، ان کے بُرے کام دیکھ کر بُرا نہ جاننا اس سے زیادہ قلب کے لئے
کوئی شئے ضرررساں نہیں۔ ٦٧

☆ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا
اہلِ معاصی کے ساتھ بُغض رکھ کر اللہ تعالیٰ کے ساتھ محبت رکھو اور ان سے
دور رہ کر اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرو اور ان کو بُرا سمجھنے سے اللہ کی رضا
حاصل کرو۔

لوگوں نے عرض کی کہ اے نبی اللہ علیہ السلام پھر ہم کس کے پاس بیٹھیں فرمایا
جَالِسُوْا مَنْ تُذَكِّرُكُمْ بِاللّٰهِ رُؤْيَتُهُ وَمَنْ يَزِيدُ فِي عِلْمِكُمْ
مَنْطِقُهُ، وَمَنْ يُرَغِّبُكُمْ فِي الآخِرَةِ عَمَلُهُ ٦٨
ان لوگوں کے پاس بیٹھو جن کا دیکھنا تمہیں اللہ کو یاد کرادے اور جن کا کلام
تمہارے اعمال میں زیادتی کا باعث ہو اور ان کے اعمال تمہیں آخرت
کی طرف رغبت دیں۔

☆ حضرت سہل رضی اللہ عنہ سے آیت "لَا تَجِدُ قَوْمًا يُّؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَ الْيَوْمِ الْاٰخِرِ"

---

٦٦ ملاجلا

٦٧ تنبیه المغترین، الباب الاول، ومنها غیرتهم اللّٰه تعالیٰ اذا انتهکت حرماته نصرة للشریعة المطهرة، الصفحة ٧٠، المکتبة التوفیقیة القاهرة

٦٨ احیاء علوم الدین، کتاب أداب الألفة والأخوة والصحبة والمعاشرة مع أصناف الخلق، الباب الأول فی فضیلة الالفة والاخوة وفی شروطها ودرجاتها وفوائدها، الجزء الثانی، الصفحة ١٦٤، دار المعرفة بیروت

کی تفسیر میں آیا ہے

جس نے اپنا ایمان صحیح کیا اور توحید خالص کی، بدعتی کے ساتھ نہ بیٹھے، نہ اس کے ساتھ کھائے بلکہ اپنی طرف سے اس کے حق میں دشمنی اور بغض ظاہر کرے۔ جس نے بدعتی کے ساتھ مداہنت کی اللہ تعالیٰ اس سے یقین کی لذت چھین لیتا ہے اور جس نے بدعتی کو تلاشِ عزت یا تونگری کے لئے مقبول رکھا تو اللہ تعالیٰ اس کی عزت میں خوار کرے گا اور اس تونگری میں مفلس کردے گا۔[۶۹]

☆ حضرت فضیل علیہ الرحمہ فرماتے ہیں

جو بدعتی کو دوست رکھے اللہ تعالیٰ اس کے اعمال کو حَبط (برباد) کردیتا ہے اور اس کے دل سے اسلام کا نور نکال لیتا ہے۔[۷۰]

جو شخص بدعتی کے ساتھ بیٹھتا ہو اس سے بھی بچنا لازم ہے۔

انہی سے روایت ہے

اگر کسی راستے میں بدعتی آتا ہو تو دوسرا راستہ اختیار کرو۔[۷۱]

انتباہ

جاننا چاہیے کہ اس زمانہ میں مقلدین کے سوا جتنے فرقے ہیں سب بدعتی ہیں جن کی

---

۶۹ تفسیر القرآن العظیم التستری، المجادلۃ: الصفحۃ، دار الحرم للتراث القاهرة

۷۰ الغنیة لطالبی طریق الحق، باب فی معرفة الصانع عزوجل، فصل فی علامات اهل البدع وفیه فصلان، الجزء الاول، الصفحة، دار احیاء التراث العربی بیروت

۷۱ الغنیة لطالبی طریق الحق، باب فی معرفة الصانع عزوجل، فصل فی علامات اهل البدع وفیه فصلان، الجزء الاول، الصفحة، دار احیاء التراث العربی بیروت

مُجالَست ۲؎ ممنوع ہے کیونکہ اہلسنّت کے سوا باقی تمام فرقے بدعتی ہیں تفصیل دیکھ
فقیر کی تصنیف ''بدمذہب سے بیزاری'' اُویسی غفرلہٗ

حدیث ۱

حضور سرورِ عالم ﷺ نے ان تینوں صحابیوں سے بول چال بند کردی جو ایک جنگ سے پیچھے رہ گئے تھے۔ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم مخالفینِ شریعت سے قطع تعلق کرلیا کرتے تھے۔

حدیث ۲

سرورِ عالم ﷺ نے ایک ایسے شخص کے حق میں فرمایا

''لَا یُصَلِّی لَکُمْ''

یہ تمہیں نماز نہ پڑھائے جس نے قبلہ شریف کی طرف منہ کر کے تھوکا تھا۔ ۳؎

آج ہم کسی بے ادب فرقہ کی اقتداء میں نماز پڑھنے سے منع کریں تو لوگ ہمیں فرقہ باز کہتے ہیں حالانکہ یہ تفرقہ نہیں عین سنت ہے۔

حدیث ۳

مسلم کی روایت میں حضور ﷺ نے فرمایا

فَإِيَّاكُمْ وَإِيَّاهُمْ لَا يُضِلُّونَكُمْ وَلَا يَفْتِنُونَكُمْ

۲؎ صحبت

۳؎ سنن ابی داؤد، کتاب الصلاۃ، باب فی کراھیۃ البزاق فی المسجد، رقم الحدیث ۴۸۱، الجزء الاول، الصفحۃ ۱۳۳، المکتبۃ العصریۃ، صیدا بیروت

تم ان سے بچو اور ان کو اپنے سے الگ رکھو وہ تمہیں گمراہ نہ کردیں اور فتنہ میں نہ ڈالیں۔[۳۴]

فائدہ

سرورِ عالم ﷺ نے کتنی تاکید کے ساتھ بے دینوں سے بچنے کی ہدایت فرمائی ہے تو کہاں یہ لوگ (لیڈران قوم) معاذ اللہ! رسول کریم ﷺ پر بھی تفرقہ بازی کا اتہام لگائیں گے۔

حدیث ٤

حضور ﷺ تو اس شخص میں رائی کے برابر بھی ایمان نہیں فرماتے ہیں جو ایسے بے دینوں کو دل سے بھی بُرا نہ جانے۔ واللہ اعلم

ایثار علی النفس

ضروریات میں خود پر اسلامی بھائی کو ترجیح دینا

بزرگانِ دین کے اخلاق میں سے ایثار بھی ہے۔ وہ اپنے نفس پر غیروں کو ترجیح دیا کرتے تھے۔ اگرچہ ان کو خود تکلیف ہو مگر وہ دوسروں کو راحت پہنچانے کی سعی کیا کرتے تھے۔

احادیث مبارکہ

☆ رسول کریم ﷺ کے زمانہ میں ایک انصاری ایک مہمان کو اپنے گھر لے گیا۔ اس

---

[۳۴] صحیح مسلم، مقدمة، باب فی الضعفاء والکذابین ومن یرغب حدیثهم، رقم الحدیث ۷، الجزء الاول، الصفحة ۱۰، دار الفکر بیروت

کے گھر میں صرف ایک آدمی کا کھانا تھا۔اس نے وہ کھانا مہمان کے سامنے رکھ دیا اور اپنی بی بی کو اشارہ کیا کہ وہ چراغ کو بجھادے،اس نے بجھا دیا۔مہمان کے ساتھ وہ انصاری آپ بیٹھ گئے اور منہ کے ساتھ چپ چپ کرتے رہے جس سے مہمان نے سمجھا کہ آپ بھی کھا رہے ہیں وہ سب کھانا اسی مہمان کو کھلا دیا خود بمعہ بی بی اور عیال کے بھوکے سورہے۔اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔''وَ یُؤْثِرُوْنَ عَلٰی اَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ'' اور اپنی جانوں پر ان کو ترجیح دیتے ہیں اگر چہ انہیں شدید محتاجی ہو۔[۵]

حکایت

ایک بکری کا سر ایک صحابی کے پاس صدقہ آیا تو آپ نے فرمایا کہ فلاں صحابی مجھ سے زیادہ غریب ہے اس کو دے دو چنانچہ اس کے پاس لے گئے۔اس نے دوسرے کے پاس بھیج دی اس دوسرے نے آگے تیسرے کے پاس یہاں تک کہ پھرتے پھرتے پھر پہلے کے پاس آگئی۔

''وَ یُؤْثِرُوْنَ عَلٰی اَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ''[۶]

اور اپنی جانوں پر ان کو ترجیح دیتے ہیں اگر چہ انہیں شدید محتاجی ہو۔

فائدہ

---

[۵] صحيح البخاری، كتاب تفسير القرآن، باب ''وَ یُؤْثِرُوْنَ عَلٰی اَنْفُسِهِمْ'' الخ، الصفحة، دار ابن كثير دمشق بيروت

[۶] المستدرك على الصحيحين للحاكم، كتاب التفسير، تفسير سورة الحشر، رقم الحديث، الجزء الثانی، الصفحة، دار الكتب العلمية بيروت

صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم میں تو یہاں تک ایثار تھا کہ اُنہوں نے اپنے بھائی مہاجرین کو اپنی سب جائداد نصف نصف تقسیم کردی بلکہ جس کے پاس دو بیویاں تھیں اُنہوں نے ایک کو طلاق دیکر اپنے بھائی مہاجر کے نکاح میں دیدی۔ ایسی اُخوت و ہمدردی جس کی نظیر آج دنیا میں نظر نہیں آتی۔

حکایت

جنگ یرموک میں ایک زخمی نے پانی مانگا ایک شخص پلانے کو آگے ہوا تو ایک دوسرے زخمی کی آواز آئی کہ ہائے پانی، زخمی نے کہا کہ اس بھائی کو پہلے پانی پلادو وہ شخص آگے لے کر چلا گیا تو ایک اور نے آواز دی کہ پانی! اس نے بھی کہا کہ اس کو پہلے پانی پلاؤ پھر آگے گیا تو ایک اور آواز آئی اس نے کہا کہ اس کو پانی پلاؤ جب وہ اس کے پاس پہنچا تو وہ شہید ہوگیا تھا، پھر دوسرے کے پاس آیا تو وہ بھی شہید ہوگیا اس طرح سب کے سب شہید ہوگئے مگر کسی نے پانی نہ پیا اپنی جان کی پرواہ نہ کی سب نے دوسرے بھائی کے لئے ایثار کیا۔ ۷۷

حکایت

چند درویش جاسوسی کی تہمت میں پکڑے گئے۔ سرکاری حکم ہوا کہ ان کو قتل کیا جائے۔ جب قتل کرنے لگے تو ہر ایک نے یہی تقاضا کہ پہلے مجھے قتل کیا جائے تا کہ ایک دودم زندگی کے دوسرا بھائی حاصل کرے اور میں اس سے پہلے مارا جاؤں۔ بادشاہ کے یہ ایثار دیکھ کر سب کو رہا کردیا۔

---

۷۷ تفسیر ابن کثیر، سورۃ الحشر، الجزء الثامن، الصفحة ۵۹، دار طیبة الریاض

ایثار اہلبیت رضی اللہ عنہم

وَ یُطْعِمُوْنَ الطَّعَامَ عَلٰی حُبِّہٖ مِسْکِیْنًا وَّ یَتِیْمًا وَّ اَسِیْرًا ۝ ۸؎

اور کھانا کھلاتے ہیں اس کی محبت پر مسکین اور یتیم اور اسیر کو

کی تفسیر میں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور صاحبزادگان کا تین دن روزہ رکھنا اور بوقت افطار مسکین کا سوال کرنا، دوسرے روز کسی یتیم کا سوال کرنا، تیسرے روز کسی قیدی کا اور آپ کا اپنی بھوک اور اپنے عیال کی بھوک کی پرواہ نہ کرنا اور سائلین کو دے دینا اعلیٰ درجہ کا ایثار ہے۔ ۹؎

شانِ نزول

ترکِ نفاق

طریقہ اسلاف رحمھم اللہ

سلف صالحین کی عادتِ مبارکہ میں ترکِ نفاق بھی تھا۔ ان کا ظاہر و باطن عمل خیر میں مساوی ہوا کرتا تھا۔ ان میں سے کوئی ایسا عمل نہیں کرتا تھا جس کے سبب آخرت میں رسوائی ہو۔

☆ حضرت خضر علیہ السلام، حضرت عمرو بن عبدالعزیز کے ساتھ مدینہ مشرفہ میں جمع ہوئے عمرو بن عبدالعزیز نے عرض کی کہ آپ مجھے کوئی نصیحت فرمادیں تو آپ نے فرمایا

۸؎ الدھر: ۸/۷۶

۹؎ تفسیر الفخر الرازی، سورۃ الانسان، الجزء الثلاثون، الصفحۃ ۲۴۴، دار الفکر بیروت

اِيَّاكَ يَا عُمَرَ اَنْ تَكُوْنَ وَلِيًّا لِلّٰهِ فِى الْعِلَانِيَةِ وَعَدُوًّا لَهُ فِى السِّرِّ

اے عمر اس بات سے بچنا کہ تو ظاہر میں خدا کا دوست ہو اور باطن میں اس کا دشمن۔

کیونکہ جس کا ظاہر اور باطن مساوی نہ ہو تو منافق ہوتا ہے اور منافقوں کا مقام جہنم کے سب سے نچلے درجے میں ہے۔

یہ سن کر عمر بن عبدالعزیز یہاں تک روئے کہ آپ کی داڑھی مبارک تر ہوگئی۔ ۸۰

☆ مہلب بن ابی صفرہ فرمایا کرتے تھے

اِنِّىْ لَاَكْرِهَ الرَّجُلُ يَكُوْنُ للسانه فَضْلٌ عَلٰى فِعْلِهِ

میں ایسے شخص کو بنظر کراہت دیکھتا ہوں جس کی زبان کو اس کے فعل پر فضیلت ہو یعنی اس کے اقوال تو اچھے ہوں لیکن افعال اچھے نہ ہوں۔ ۸۱

☆ حضرت عبدالواحد بن زید علیہ الرحمہ فرمایا کرتے تھے کہ امام حسن بصری علیہ الرحمہ جس مرتبہ کو پہنچے ہیں اس لئے پہنچے ہیں کہ جس شئے کا آپ نے کسی کو حکم دیا ہے سب سے پہلے آپ نے اس پر عمل کیا ہے اور جس شئے سے کسی کو منع کیا ہے سب سے پہلے خود اس سے دور رہے ہیں۔ فرماتے ہیں کہ ہم نے کوئی آدمی حسن بصری علیہ الرحمہ سے زیادہ اس امر میں نہیں دیکھا کہ اس کا ظاہر اس کے باطن کے ساتھ مشابہ ہو۔ ۸۲

---

۸۰ تنبیه المغترین، الباب الاول، ومنها هجرهم لأخيهم اذا خالط الأمراء وتردد الى أبوابهم لغير ضرورة شرعية ولا لمصلحة، الصفحة ۴۷، المكتبة التوفيقية القاهرة

۸۱ تنبیه المغترین، الباب الاول، ومنها هجرهم لأخيهم اذا خالط الأمراء وتردد الى أبوابهم لغير ضرورة شرعية ولا لمصلحة، الصفحة ۴۷، المكتبة التوفيقية القاهرة

معاویہ بن قرہ علیہ الرحمہ فرمایا کرتے تھے

بُكَاءُ الْقَلْبِ خَيْرٌ مِّنْ بُكَاءِ الْعَيْنِ۔ ۸۲

آنکھوں کے رونے سے دل کا رونا بہتر ہے۔

☆ مروان بن محمد کہتے ہیں کہ جس آدمی کی لوگوں نے تعریف کی میں نے اس کو ان کی تعریف سے کم پایا مگر وکیع علیہ الرحمہ کو کہ اس کو میں نے لوگوں کی تعریف سے زیادہ پایا۔ ۸۳

☆ عتبہ بن عامر کہتے ہیں کہ جب کسی بندہ کا ظاہر اور باطن یکساں ہو تو اللہ تعالیٰ اپنے فرشتوں کو فرماتا ہے

هَذَا عَبْدِیْ حَقًّا

یہ میرا بندہ حقیقی ہے۔ ۸۴

☆ ابو عبداللہ علیہ الرحمہ فرماتے ہیں باطنی گناہوں کو ترک کرنا افضل اعمال ہے۔ اُن سے اس کی وجہ پوچھی گئی تو فرمایا کہ جس نے باطنی گناہوں کو ترک وہ ظاہر گناہوں سے کنارہ کرنے والا ہوگا اور فرمایا کہ جس کا باطن اُس کے ظاہر سے افضل ہو وہ خدا کا محبوب ہے اور جس کا ظاہر و باطن مساوی ہو وہ عدل ہے اور جس کا ظاہر اس کے باطن

---

۸۲ تنبیہ المغترین، الباب الاول، ومنها هجرهم لأخيهم اذا خالط الأمراء وتردد الى أبوابهم لغير ضرورة شرعية ولا لمصلحة، الصفحة ۵۷، المكتبة التوفيقية القاهرة

۸۳ تنبیہ المغترین، الباب الاول، ومنها هجرهم لأخيهم اذا خالط الأمراء وتردد الى أبوابهم لغير ضرورة شرعية ولا لمصلحة، الصفحة ۵۷، المكتبة التوفيقية القاهرة

۸۴ تنبیہ المغترین، الباب الاول، ومنها هجرهم لأخيهم اذا خالط الأمراء وتردد الى أبوابهم لغير ضرورة شرعية ولا لمصلحة، الصفحة ۵۷، المكتبة التوفيقية القاهرة

سے اچھا ہو تو یہ (اپنے آپ پر) ظلم ہے۔ ۸۵

☆ یوسف بن اسباط علیہ الرحمہ فرمایا کرتے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے انبیاء میں سے کسی نبی پر وحی بھیجی کہ اپنی قوم کو کہہ دیجئے کہ وہ اعمال کو میرے لئے پوشیدہ کریں میں ان کے اعمال ظاہر کردوں گا یعنی جو شخص خدا کے لئے پوشیدہ عبادت کریگا اللہ تعالیٰ اُس کی عبادت کا چرچا دنیا میں کریگا اور اہل دنیا میں وہ عابد مشہور ہو جائے گا۔ ۸۶

☆ مالک بن دینار فرماتے ہیں کہ اس بات سے بچو کہ تم دن میں تو بندہ صالح بن کر رہو اور رات کو شیطان طالع (نکلنے والا) ہو جاؤ۔ ۸۷

☆ معاویہ بن قرہ فرماتے ہیں مجھے کوئی ایسا شخص بتایئے جو رات کو روتا ہے اور دن کو ہنستا ہے یعنی ایسے لوگ بہت کم ہیں۔ ۸۸

☆ ابوعبداللہ سمرقندی علیہ الرحمہ لوگوں کو فرماتے تھے جب کہ وہ ان کی تعریف کرتے تھے

وَاللّٰهِ مَا مِثْلِیْ وَمِثْلُکُمْ اِلَّا کَمِثْلِ جَارِیَةٍ ذَهَبَتْ بَکَارَتَهَا بِالْفُجُوْرِ وَأَهْلِهَا

---

۸۵ تنبیه المغترین، الباب الاول، ومنهاجرهم لأخیهم اذاخالط الأمراء وترددالی أبوابهم لغیر ضرورة شرعیة ولا لمصلحة، الصفحة ۷۱، المکتبة التوفیقیة القاهرة

۸۶ تنبیه المغترین، الباب الاول، ومنهاجرهم لأخیهم اذاخالط الأمراء وترددالی أبوابهم لغیر ضرورة شرعیة ولا لمصلحة، الصفحة ۷۱، المکتبة التوفیقیة القاهرة

۸۷ تنبیه المغترین، الباب الاول، ومنهاجرهم لأخیهم اذاخالط الأمراء وترددالی أبوابهم لغیر ضرورة شرعیة ولا لمصلحة، الصفحة ۷۲، المکتبة التوفیقیة القاهرة

۸۸ تنبیه المغترین، الباب الاول، ومنهاجرهم لأخیهم اذاخالط الأمراء وترددالی أبوابهم لغیر ضرورة شرعیة ولا لمصلحة، الصفحة ۷۲، المکتبة التوفیقیة القاهرة

لَا یَعْلَمُوْنَ بِذٰلِکَ، فَهُمْ یَفْرَحُوْنَ بِهَا لَیْلَةَ الزَّفَافِ وَهِیَ حَزِیْنَةٌ خَوْفِ الْفَضِیْحَةِ ۸۹

خدا کی قسم! میری اور تمہاری مثال ایسی ہے جیسے ایک لڑکی ہو جس کی بکارت ۹۰ بسبب بدکاری کے زائل ہوگئی ہو اور اس کے اہل کو معلوم نہ ہو تو زفاف کی رات کو اس کے اہل تو خوش ہوں گے اور وہ فضیحت کے خوف سے غمناک ہوگی کہ آج میرے کرتوت ظاہر ہو جائیں گے۔

☆ حضرت سفیان ثوری علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ اس زمانے میں ریا کی کثرت ہوگئی ہے۔ لوگ عبادت کو ظاہر کرتے ہیں اور ان کا باطن حسد و حقد، بغض و عداوت بخل وغیرہ میں مشغول ہے۔ اگر تمہیں ان عابدوں کے ساتھ کوئی حاجت پیش آئے تو کسی ایسے عابد یا عالم کو جو اس کے مثل ہو سفارش کے لئے نہ لے جانا کہ وہ اس سے ناراض ہوگا۔ البتہ کسی بڑے دولت مند کو سفارشی لے جائے گا تو تیرا کام ہو جائے گا۔ ۹۲

حاصل یہ کہ ان لوگوں کو دنیا داروں سے محبت ہوگی اور اپنی عبادت نمود ۹۳ و ریا کے لئے کرتے ہوں گے اس لئے دنیا داروں کا کہنا تو مان لیں گے لیکن اپنے سے

---

۸۹ تنبیه المغترین، الباب الاول، ومنهاهجرهم لأخیهم اذاخالط الأمراء وترددالی أبوابهم لغیر ضرورة شرعیة ولا لمصلحة، الصفحة ۴۳، المکتبة التوفیقیة القاهرة

۹۰ کنوارپن

۹۱ تنبیه المغترین، الباب الاول، ومنهاهجرهم لأخیهم اذاخالط الأمراء وترددالی أبوابهم لغیر ضرورة شرعیة ولا لمصلحة، الصفحة ۴۳، المکتبة التوفیقیة القاهرة

۹۲ تنبیه المغترین، الباب الاول، ومنهاهجرهم لأخیهم اذاخالط الأمراء وترددالی أبوابهم لغیر ضرورة شرعیة ولا لمصلحة، الصفحة ۴۴، المکتبة التوفیقیة القاهرة

۹۳ دکھاوا

عابدوں، زاہدوں سے دلی حسد اور بغض ہوگا اس لئے ان کا کہنا نہیں مانیں گے۔

فائدہ

یہ اُس زمانہ کا حال ہے جو زمانہ نبوت سے بہت قریب تھا تو اب یہاں سے بہت دور ہے آج کل کیا حال ہے۔ حدیث صحیح میں آیا ہے کہ جو دن آتا ہے اس کے بعد کا دن اس سے دور ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ زمانہ کے حوادث سے محفوظ رکھے۔

حکام کے ظلم پر صبر کرنا

اقوال و احوالِ اسلاف

سلف صالحین کی عادت مبارکہ میں سے یہ بھی تھا کہ وہ حاکموں کے ظلم پر نہایت صبر کرتے تھے اور بڑے اِستقلال [۹۴] سے ان کی تکالیف کو برداشت کرتے تھے اور کہتے تھے کہ یہ تکالیف ہمارے گناہوں کی بہ نسبت بہت کم ہیں۔

☆ عمر بن عبدالعزیز علیہ الرحمہ فرمایا کرتے تھے کہ حجاج ثقفی خدا کی طرف سے ایک آزمائش تھا جو بندوں پر گناہوں کے موافق آیا۔ [۹۵]

☆ سیّدنا امام ابوحنیفہ علیہ الرحمہ فرمایا کرتے تھے

اِذَا ابْتُلِيْتَ بِسُلْطَانٍ جَائِرٍ فَخَرَقْتَ دِيْنَكَ بِسَبَبِهِ فَرَقِّعْهُ بِكَثْرَةِ الْاِسْتِغْفَارَ لَكَ وَلَهُ أيضاً

کہ جب تجھے ظالم بادشاہ کے ساتھ اِبتلا [۹۶] واقع ہو جائے اور اس کے سبب سے

---

[۹۴] ثابت قدمی

[۹۵] تنبیہ المغترین، الباب الاول، ومنها كثرة الصبر على جور الحكام وشهودهم أن ذلك دون ما يستحقونه بذنوبهم، الصفحة ۵۸ المكتبة التوفيقية القاهرة

تیرے دین میں نقصان پیدا ہو جائے تو اس نقصان کا کثرت استغفار کے ساتھ تدارک ۹۷ کر اپنے لئے اور اس ظالم بادشاہ کے لئے۔ ۹۸

☆ ہارون رشید نے ایک شخص کو بے جا قید کیا تو اس شخص نے ہارون رشید کی طرف لکھا اے ہارون جو دن میری قید اور تنگی کا گزرتا ہے اسی کے مثل تیری عمر اور نعمت کا دن بھی گزر جاتا ہے۔ امر قریب ہے اور اللہ تعالیٰ میرے اور آپ کے درمیان ہے۔ جب ہارون نے یہ رُقعہ ۹۹ پڑھا اسے رہا کر دیا اس پر اور بہت احسان کیا۔ ۱۰۰

☆ حضرت ابراہیم ادہم علیہ الرحمہ کے پاس لوگ کچھ مال لے کر آئے اور کہا کہ بادشاہ نے یہ مال بھیجا ہے کہ آپ محتاجوں پر تقسیم کر دیں۔ آپ نے وہ سب مال واپس کر دیا اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ جب ظالم سے حساب لے گا کہ یہ مال کیسے حاصل کیا تو وہ کہہ دے گا کہ میں نے ابراہیم کو دے دیا تو میں خواہ مخواہ جواب دہ بن جاؤں گا اس لئے جس نے یہ مال جمع کیا ہے وہی تقسیم کرنے کے لئے اُولیٰ ہے۔ ۱۰۱

☆ حضرت مالک بن دینار علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ توریت شریف میں اللہ تعالیٰ نے

---

۹۶ آزمائش، امتحان ۹۷ بدلہ

۹۸ تنبیہ المغترین، الباب الاول، ومنها کثرۃ الصبر علی جور الحکام وشهودهم أن ذلك دون ما يستحقونه بذنوبهم، الصفحة ۷۸، المكتبة التوفيقية القاهرة

۹۹ خط

۱۰۰ تنبیہ المغترین، الباب الاول، ومنها كثرة الصبر على جور الحكام وشهودهم أن ذلك دون ما يستحقونه بذنوبهم، الصفحة ۷۸، المكتبة التوفيقية القاهرة

۱۰۱ تنبیہ المغترین، الباب الاول، ومنها كثرة الصبر على جور الحكام وشهودهم أن ذلك دون ما يستحقونه بذنوبهم، الصفحة ۷۸، المكتبة التوفيقية القاهرة

فرمایا ہے کہ بادشاہوں کے دل میرے قبضہ میں ہیں جو میری اطاعت کرے گا میں اس کے لئے بادشاہوں کو رحمت بناؤں گا اور جو میری مخالفت کرے گا اس کے لئے ان کو عذاب بناؤں گا پھر تم بادشاہوں کو برا کہنے میں مشغول نہ ہو بلکہ میری درگاہ میں توبہ کرو۔[102]

حدیث قدسی

فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ حق سبحانہ ارشاد فرماتا ہے

أَنَا اللّٰهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنَا مَالِكُ الْمُلْكِ وَمَالِكُ الْمُلُوْكِ قُلُوْبُ الْمُلُوْكِ بِيَدِيْ وَإِنَّ الْعِبَادَ إِذَا أَطَاعُوْنِيْ حَوَّلْتُ قُلُوْبَ مُلُوْكِهِمْ عَلَيْهِمْ بِالرَّأْفَةِ وَالرَّحْمَةِ وَإِنَّ الْعِبَادَ إِذَا عَصَوْنِيْ حَوَّلْتُ قُلُوْبَ مُلُوْكِهِمْ عَلَيْهِمْ بِالسَّخَطِ وَالنِّقْمَةِ فَسَامُوْهُمْ سُوْءَ الْعَذَابِ، إِذًا فَلَا تَشْغَلُوْا أَنْفُسَكُمْ بِالدُّعَاءِ عَلَى الْمُلُوْكِ وَلٰكِنِ اشْغَلُوْا أَنْفُسَكُمْ بِالذِّكْرِ وَالتَّفَرُّغِ إِلَى أَكْفِكُمْ مُلُوْكَكُمْ [103]

میں اللہ ہوں، میرے سوا کوئی معبود نہیں، میں بادشاہوں کا مالک اور بادشاہوں کا بادشاہ ہوں، بادشاہوں کے دل میرے ہاتھ میں ہیں۔ جب لوگ میری تابعداری کریں میں بادشاہوں کے دلوں میں رحمت نرمی ڈال دیتا ہوں اور جب میری مخالفت

---

[102] تنبيه المغترين، الباب الاول، ومنها كثرة الصبر على جور الحكام وشهودهم أن ذلك دون ما يستحقونه بذنوبهم، الصفحة ، المكتبة التوفيقية القاهرة

[103] حلية الأولياء وطبقات الأصفياء، مالك بن دينار، الجزء الثاني، الصفحة دار الفكر بيروت

کریں تو ان کے دلوں کو عذاب اور غضب کی طرف پھیر دیتا ہوں۔ پھر وہ ان کو سخت ایذائیں دیتے ہیں تو لوگوں کو چاہئے کہ بادشاہوں کو بُرا کہنے میں مشغول نہ ہوں بلکہ ذکر اور عاجزی اختیار کریں۔ پھر بادشاہوں کی طرف سے میں کافی ہو جاؤں گا یعنی وہ رعایا کے ساتھ سلوک و محبت سے پیش آئیں گے۔

فائدہ

اس حدیث میں ایسے موقعہ پر جو اللہ حق سبحانہ نے فرمایا ہے افسوس کہ لوگ اس پر عمل نہیں کرتے بلکہ اس کا خلاف کرتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ان کی چیخ و پکار میں کوئی اثر نہیں ہوتا۔

فائدہ

حضرات صوفیہ کثرہم اللہ نے اس حدیث پر عمل کیا اور حق سبحانہ کے فرمودہ علاج میں شب و روز مشغول ہیں۔ مسلمانوں کو اصلی معنوں میں مسلمان بنانے کی کوشش کر رہے ہیں تو یہی حضراتِ صوفیہ، لوگوں کو ذکر الٰہی میں مشغول رکھتے ہیں اور اسی کی ترغیب دیتے ہیں، تضرع و زاری کا سبق پڑھاتے ہیں، کامل مومن بناتے ہیں تاکہ حق سبحانہ تعالیٰ بادشاہوں کے دلوں میں ان کی محبت و رحمت ڈال دے۔ اس حدیث کا یہی مقصود ہے مگر افسوس کہ دورِ حاضرہ کے لیڈران قوم حضرات صوفیہ صافیہ کے خلاف پروپیگنڈہ پھیلا رہے ہیں اور لوگوں کے دلوں میں ان کی نسبت بدظنیاں ڈالتے ہیں کہ یہ لوگ خاموش بیٹھے ہیں میدان میں نہیں نکلتے حالانکہ یہی وہ لوگ ہیں جو اس مرض کی اصلیت کو معلوم کر کے اس کے علاج میں مشغول ہیں۔

☆ عبدالمطلب بن مروان اپنی رعیت کو فرمایا کرتے تھے لوگو! تم چاہتے ہو کہ ہم

تمہارے ساتھ ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما کی سیرت اختیار کریں لیکن تم اپنی سیرت ان کی رعیت کی سیرت وخصلت کی طرح نہیں بناتے تم ان کی سیرت کی طرح ہو جاؤ ہم بھی تمہارے ساتھ ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما سیرت اختیار کریں گے۔[104]

☆ سفیان ثوری علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ ہم نے ایسے عالموں کو پایا ہے جو اپنے گھروں میں بیٹھے رہنے کو افضل سمجھتے تھے۔ آج علماء امیروں کے وزیر اور ظالموں کے داروغے بن گئے ہیں۔[105]

☆ عطار بن ابی رباح رضی اللہ عنہ سے کسی نے پوچھا کہ کوئی شخص کسی ظالم کا منشی ہو تو کیا جائز ہے۔ فرمایا کہ بہتر ہے کہ ملازمت چھوڑ دے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کی تھی "فَلَنْ اَكُوْنَ ظَهِيْرًا لِّلْمُجْرِمِيْنَ"[106]

ہرگز میں مجرموں کا مددگار نہ ہوں گا۔[107]

☆ ابوذر رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آئے گا کہ والیوں اور حاکموں کی طرف ان کو عطیات ملیں گے ان کی قیمت ان کا دین ہو گا یعنی لوگ دین دے کر حکام کے عطیات حاصل کریں گے۔[108]

---

[104] تنبیه المغترین، الباب الاول، ومنها كثرة الصبر على جور الحكام وشهودهم أن ذلك دون ما يستحقونه بذنوبهم، الصفحة، المكتبة التوفيقية القاهرة

[105] تنبیه المغترین، الباب الاول، ومنها كثرة الصبر على جور الحكام وشهودهم أن ذلك دون ما يستحقونه بذنوبهم، الصفحة، المكتبة التوفيقية القاهرة

[106] القصص: ۲۸/۱۷

[107] تنبیه المغترین، الباب الاول، ومنها كثرة الصبر على جور الحكام وشهودهم أن ذلك دون ما يستحقونه بذنوبهم، الصفحة، المكتبة التوفيقية القاهرة

☆سفیان ثوری علیہ الرحمہ فرماتے ہیں ''جو شخص ظالم کے سامنے ہنسے یا اس کے لئے مجلس میں جگہ فراخ کرے یا اس کا عطیہ لے لے تو اس نے اسلام کی رسی کو توڑ ڈالا اور وہ ظالموں کے مددگاروں میں لکھا جاتا ہے۔''[109]

☆حضرت طاؤس علیہ الرحمہ اکثر گھر میں بیٹھے رہتے تھے۔لوگوں نے دریافت کیا تو فرمانے لگے کہ ''میں نے اس لئے گھر بیٹھے رہنے کو پسند کیا ہے کہ رعیت خراب ہوگئی ہے، سنت جاتی رہی، بادشاہوں اور امیروں میں ظلم کی عادت ہوگئی ہے جو شخص اپنی اولاد اور غلام میں اقامتِ حق میں فرق کرے وہ ظالم ہے''۔[110]

☆حضرت مالک بن دینار علیہ الرحمہ فرماتے ہیں ''جب امیر دبلا ہونے کے بعد موٹا ہوجائے تو جان لو کہ اس نے رعیت کی خیانت کی اور اپنے رب کی مخالفت کی۔''[111]

☆ابوالعالیہ علیہ الرحمہ ایک دن رشید کے پاس آئے فرمایا کہ ''مظلوم کی دعا سے بچتے رہنا کہ اللہ تعالیٰ مظلوم کی دعا رد نہیں کرتا اگرچہ وہ فاجر ہو۔'' ایک روایت میں ہے کہ

---

[108] تنبیہ المغترین، الباب الاول، ومنها کثرة الصبر علی جور الحکام وشهودهم أن ذلك دون ما یستحقونه بذنوبهم، الصفحة۷۰، المكتبة التوفيقية القاهرة

[109] تنبیہ المغترین، الباب الاول، ومنها کثرة الصبر علی جور الحکام وشهودهم أن ذلك دون ما یستحقونه بذنوبهم، الصفحة۷۰، المكتبة التوفيقية القاهرة

[110] تنبیہ المغترین، الباب الاول، ومنها کثرة الصبر علی جور الحکام وشهودهم أن ذلك دون ما یستحقونه بذنوبهم، الصفحة۷۰، المكتبة التوفيقية القاهرة

[111] تنبیہ المغترین، الباب الاول، ومنها کثرة الصبر علی جور الحکام وشهودهم أن ذلك دون ما یستحقونه بذنوبهم، الصفحة۷۰، المكتبة التوفيقية القاهرة

اگرچہ وہ کافر ہو یعنی مظلوم کوئی بھی ہو اس کی آہ سے بچنا چاہیے۔[112]

کم ہنسنا

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے

فَلْيَضْحَكُوْا قَلِيْلًا وَّلْيَبْكُوْا كَثِيْرًا۔[113]

تو انہیں چاہیے کہ تھوڑا ہنسیں اور بہت روئیں۔

طریقہ اسلاف

سلف صالحین کی عاداتِ مبارکہ میں سے قلتِ ضحک بھی تھا۔ وہ کم ہنستے تھے اور دنیا کی کسی شئے کے ملنے پر خوش نہیں ہوتے تھے از قسم لباس ہو یا سواری یا کوئی اور وہ ڈرتے تھے کہ ایسا نہ ہو کہ آخرت کی نعمتوں میں کوئی نعمت دنیا میں حاصل ہوگئی ہو۔ ان کی عادت دنیاداروں کے برخلاف تھی۔ دنیادار تو دنیا ملنے سے خوش ہوتے ہیں لیکن سلف صالحین دنیا ملنے سے خوش نہیں ہوتے تھے۔ فی الحقیقت جو شخص محبوس[114] ہو تو وہ کسی شئے سے کیسے خوش ہو سکتا ہے جس طرح قیدی قید میں مُکدّر[115] رہتا ہے اسی طرح اللہ کے مقبول بندے اس دنیا میں غمناک رہتے ہیں۔ ان کو یہی خیال رہتا ہے کہ اس دارِ دنیا سے جلدی خلاصی ہو اور حق سبحانہ کی بقاء سے شرف حاصل ہو۔

حدیث شریف

---

[112] تنبیہ المغترین، الباب الاول، ومنها کثرۃ الصبر علی جور الحکام وشھودھم أن ذلك دون ما یستحقونه بذنوبھم، الصفحۃ ۷۰، المکتبۃ التوفیقیۃ القاھرۃ

[113] پارہ ۱۰، سورۃ التوبۃ، آیت ۸۲

[114] قیدی [115] رنجیدہ، افسردہ

وَاللّٰهِ لَوْ تَعْلَمُوْنَ مَا أَعْلَمُ لَضَحِكْتُمْ قَلِيلًا وَلَبَكَيْتُمْ كَثِيرًا وَمَا تَلَذَّذْتُمْ بِالنِّسَاءِ عَلَى الْفُرُشِ وَلَخَرَجْتُمْ إِلَى الصُّعُدَاتِ تَجْأَرُوْنَ إِلَى اللّٰهِ [16]

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اس ذات کی قسم ہے جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے اگر تم جانتے ہو جو میں جانتا ہوں تو تم تھوڑا ہنستے اور بہت روتے اور عورتوں کے ساتھ فراشوں پر کبھی لذت نہ اُٹھاتے اور جنگلوں کی طرف نکل جاتے اور اللہ تعالیٰ کی جناب میں پناہ چاہتے۔[17]

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بہت ہنسنا اچھا نہیں ہے جہاں تک ہو سکے خدا کے خوف سے رونا لازم ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ سرورِ عالم ﷺ تمام مخلوقات سے اعلم ہیں آپ کا علم سب سے زیادہ ہے۔

اقوال واحوال اسلاف

☆ امام حسن بصری علیہ الرحمہ نے ایک شخص کو دیکھا کہ وہ ہنس رہا ہے۔ آپ نے فرمایا ''يَا فَتِى هَلْ مَرَرْتَ بِالصِّرَاطِ '' اے جوان کیا تو پل صراط سے گزر چکا ہے اس نے کہا نہیں پھر فرمایا ''فَهَلْ تَدْرِىْ إِلَى الْجَنَّةِ تَصِيْرُ أَمْ إِلَى النَّارِ '' کیا تو جانتا ہے کہ تو جنت میں جائے گا یا دوزخ میں۔ اس نے کہا کہ نہیں، فرمایا ''فَمَا هٰذَا الضَّحِكُ'' پھر یہ ہنسنا کیسا ہے۔ یعنی جب ایسے مشکلات تیرے سامنے ہیں اور تجھے

---

[16] سنن الترمذی، کتاب الزهد عن رسول الله، باب فی قول النبی صلی الله علیه وسلم لو تعلمون ما اعلم لضحکتم قلیلا، رقم الحدیث ۲۳۱۲ الصفحة ۵۲۸ مكتبة المعارف الرياض

[17] تنبيه المغترين، الباب الاول، ومنها قلة الضحك وعدم الفرح بشیء من الدنيا، الصفحة ۱۰۸، المكتبة التوفيقية القاهرة

اپنی نجات کا بھی علم نہیں تو پھر کس خوشی پر ہنس رہا ہے اس کے بعد وہ شخص کسی سے ہنستا ہوا نہیں دیکھا گیا۔[117]

فائدہ حدیث قدسی میں آیا ہے

عَجبًا لِمَنْ اَیقَنَ بِالمَوْتِ کَیفَ یفرَحُ [118]

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے تعجب ہے اس شخص پر جو موت کا یقین رکھتا ہے پھر کیسے ہنستا ہے۔

☆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کو پوچھا گیا کہ خائفین کون ہیں؟ فرمایا

قُلُوْبُهُمْ بِالْخَوْفِ قَرِحَةٍ وَ اَعْيُنِهِمْ بَاكِيَةٍ يَقُوْلُوْنَ كَيْفَ نَفْرَحُ وَالْمَوْتُ مِنْ وَرَائِنَا وَالْقَبْرُ اِمَامُنَا وَالْقِيَامَةُ مَوْعِدُنَا وَعَلَى جَهَنَّمْ طَرِيْقُنَا وَبَيْنَ يَدَيِ اللهِ مَوْقِفُنَا [119]

ان کے دل خوفِ خدا سے زخمی ہیں، ان کی آنکھیں روتی ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ ہم کیسے خوشی کریں جب کہ موت ہمارے پیچھے ہے اور قبر ہمارے سامنے ہے اور قیامت ہمارے وعدہ کی جگہ ہے، جہنم پر سے گزرنا ہے اور حق سبحانہ تعالیٰ کے سامنے کھڑا ہونا ہے۔

☆ حضرت حاتم اصم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ انسان عمدہ جگہ پر مغرور نہ ہو کیونکہ آدم علیہ السلام جو کہ جنت میں نہایت اعلیٰ اور عمدہ جگہ میں تھے ان کو اس جگہ سے باہر تشریف

---

[117] احیاء علوم الدین، کتاب الخوف والرجاء، بیان احوال الصحابة والتابعین والسلف والصالحین فی شدة الخوف، جلد۴، صفحہ۱۷۲، دار المعرفة بیروت

[118] شعب الایمان البیهقی، الخامس من شعب الایمان وهو باب فی أن القدر خیره وشره من الله عزوجل، رقم الحدیث ۲۰۴، الجزء الاول، الصفحة ۲۱۰، مکتبة الرشد الریاض

[119] احیاء علوم الدین، کتاب الخوف والرجاء، بیان احوال الصحابة والتابعین والسلف والصالحین فی شدة الخوف، جلد۴، صفحہ۱۶۷، دار المعرفة بیروت

لانا پڑا اور کثرت عبادت پر بھی مغرور نہ ہونا چاہیے کیونکہ ابلیس باوجودِ کثرت عبادت کے ملعون ہوا اور کثرتِ علم پر بھی مغرور نہ ہونا چاہیے کیونکہ بلعم باعورا جو کہ اسم اعظم کا عالم تھا آخر اس کے ساتھ کیا معاملہ ہوا اور صالحین کی کثرت زیارت کرنے پر بھی مغرور نہ ہونا چاہیے کیونکہ رسول کریم ﷺ کے اقارب جنہوں نے رسول کریم ﷺ کی بکثرت زیارت کی تھی جو مسلمان نہ ہوئے تو آپ کی زیارت نے ان کو کچھ نفع نہ پہنچایا۔ ۱۲۰

☆ حضرت حسن بصری علیہ الرحمہ یہاں تک افسردہ اور غمناک رہا کرتے تھے کہ یہی معلوم ہوتا تھا کہ گویا ابھی کوئی تازہ گناہ کر کے ڈر رہے ہیں۔ ۱۲۱

فضیل ابن عیاض فرماتے ہیں

تَضْحَكُ وَلَعَلَّ أَكْفَانُكَ قَدْ خَرَجَتْ مِنْ عِنْدَ الْقِصَارِ ۱۲۲

''بہت ہنسنے والے ہیں حالانکہ ان کے کفن کا کپڑا دھوبیوں کے یہاں سے دھویا ہوا آچکا ہے۔''

☆ ابن مرزوق فرماتے ہیں کہ ''جو شخص دعوی کرتا ہے کہ مجھے گناہوں کا غم ہے پھر وہ کھانے میں شہد اور گھی جمع کرتا ہے تو وہ اپنے دعوی میں جھوٹا ہے۔'' ۱۲۳

---

۱۲۰ احیاء علوم الدین، کتاب الخوف والرجاء، بیان احوال الصحابة والتابعین والسلف والصالحین فی شدة الخوف، جلد، صفحة، دار المعرفة بیروت

۱۲۱ تنبیه المغترین، الباب الاول، ومنها قلة الضحك وعدم الفرح بشیء من الدنیا، الصفحة، المکتبة التوفیقیة القاهرة

۱۲۲ تنبیه المغترین، الباب الاول، ومنها قلة الضحك وعدم الفرح بشیء من الدنیا، الصفحة، المکتبة التوفیقیة القاهرة

اوزاعی فرماتے ہیں کہ حق سبحانہ تعالیٰ نے جو آیت

لَا یُغَادِرُ صَغِیْرَۃً وَّلَا کَبِیْرَۃً اِلَّآ اَحْصٰھَا۔ ۱۲۴

نہ اس نے کوئی چھوٹا گناہ چھوڑا نہ بڑا

فرمایا ہے اس میں صغیر سے مراد تبسم اور کبیر سے مراد قہقہہ ہے میں کہتا ہوں تبسم سے وہ تبسم مراد ہے جو ضحک تک پہنچے یعنی ایسا آواز سے ہنسنا جس کو اہل مجلس سن لیں ورنہ صرف تبسم جس کا آواز نہ ہو۔ ۱۲۵

☆ ثابت بنانی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ مومن جب کہ موت سے غافل ہو تو ہنستا ہے یعنی موت یاد ہو تو اس کو ہنسی نہیں آتی۔ ۱۲۶

عامر بن قیس فرماتے ہیں جو شخص دنیا میں بہت ہنستا ہے وہ قیامت میں بہت روئے گا۔ ۱۲۷

☆ سعید بن عبد العزیز علیہ الرحمہ چالیس سال تک نہ ہنسے یہاں تک کہ آپ کو موت آ گئی۔ ۱۲۸

---

۱۲۳ تنبیہ المغترین، الباب الاول، ومنھا قلۃ الضحک وعدم الفرح بشیء من الدنیا، الصفحۃ ، المکتبۃ التوفیقیۃ القاھرۃ

۱۲۴ الکھف :۴۹/۱۸

۱۲۵ تنبیہ المغترین، الباب الاول، ومنھا قلۃ الضحک وعدم الفرح بشیء من الدنیا، الصفحۃ ، المکتبۃ التوفیقیۃ القاھرۃ

۱۲۶ تنبیہ المغترین، الباب الاول، ومنھا قلۃ الضحک وعدم الفرح بشیء من الدنیا، الصفحۃ ، المکتبۃ التوفیقیۃ القاھرۃ

۱۲۷ تنبیہ المغترین، الباب الاول، ومنھا قلۃ الضحک وعدم الفرح بشیء من الدنیا، الصفحۃ ، المکتبۃ التوفیقیۃ القاھرۃ

☆حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں

مَعَ ضَحَّاكٍ فِيْ مَجْلِسٍ شَيْطَانٌ ۱۲۹

مجلس میں ہر ہنسنے والے کے ساتھ شیطان ہوتا ہے۔

☆معاذہ عدویہ علیہ الرحمہ ایک دن ایسے نوجوان پر گزریں جو کہ ہنس رہے تھے اور ان کا لباس صوف کا تھا یعنی لباس صوفیانہ تھا تو آپ نے فرمایا

سُبْحَانَ اللّٰهِ لِبَاسُ الصَّالِحِيْنَ وَضَحْكُ الْغَافِلِيْنَ ۱۳۰

''سبحان اللہ لباس تو صالحین کا ہے اور ہنسنا غافلوں کا''

☆عون بن ابی زید فرماتے ہیں میں عطاء سلمی کے پاس پچاس سال رہا میں نے ان کو کبھی ہنستے ہوئے نہیں دیکھا۔ ۱۳۱

ذرا اپنے اپنے گریبانوں میں منہ ڈال کر دیکھیں کہ کیا ہم لوگوں میں سلف الصالحین کی عاداتِ مبارکہ میں کوئی عادت پائی جاتی ہے؟ کیا ہمیں غفلت نے تباہ نہیں کیا؟ کیا ہمیں نجات کی چھٹی مل چکی ہے؟ کیا ہم آنے والی گھاٹیوں کو طے کر چکے ہیں؟

---

۱۲۸ تنبیہ المغترین، الباب الاول، ومنها قلة الضحك وعدم الفرح بشیء من الدنیا، الصفحة ، المکتبة التوفیقیة القاهرة

۱۲۹ تنبیہ المغترین، الباب الاول، ومنها قلة الضحك وعدم الفرح بشیء من الدنیا، الصفحة ، المکتبة التوفیقیة القاهرة

۱۳۰ تنبیہ المغترین، الباب الاول، ومنها قلة الضحك وعدم الفرح بشیء من الدنیا، الصفحة ، المکتبة التوفیقیة القاهرة

۱۳۱ تنبیہ المغترین، الباب الاول، ومنها قلة الضحك وعدم الفرح بشیء من الدنیا، الصفحة ، المکتبة التوفیقیة القاهرة

پھر کیا وجہ ہے کہ ہم اپنی آخرت سے بے فکر ہیں۔اس وقت کو غنیمت سمجھو اور اپنے خالق و مالک کی رضا حاصل کرنے کی کوشش کرو۔اللہ تعالیٰ آپ کو اور مجھ کو بھی توفیق دے۔(آمین)

خوفِ الٰہی

طریقہ اسلاف

سلفِ صالحین کی عاداتِ مبارکہ میں سے یہ بھی تھا کہ وہ اپنے ابتدائی حال اور انتہائی حال میں اللہ تبارک وتعالیٰ سے بہت ڈرتے تھے۔ابتدا میں گناہوں میں اور انتہاء میں اللہ تعالیٰ کی جلالیت اور تعظیم کے خوف سے اور دونوں حالتوں میں حق سبحانہ تعالیٰ سے نادم رہتے تھے۔[۱۳۲]

اقوال و احوال اسلاف

☆ابو سعید خذری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں چار چیزیں ہیں جب کوئی آدمی اس میں افراط کرے وہ اس کو ہلاک کردیتی ہے۔کثرت جماع، کثرتِ شکار، کثرت جوابازی، کثرتِ گناہ۔[۱۳۳]

☆ابو تراب نخشی علیہ الرحمہ کہتے ہیں کہ جب آدمی گناہ ترک کرنے کا ارادہ کرلیتا ہے تو اللہ تعالیٰ کی امداد ہر طرف سے اس کی مدد کرتی ہے۔[۱۳۴]

۱۳۲؎ تنبیہ المغترین، الباب الاول،ومنها کثرة خوفهم من اللہ تعالٰی فی حال بدایتهم و حال نهایتم،الصفحة۶۲،المکتبة التوفیقیة القاهرة

۱۳۳؎ تنبیہ المغترین، الباب الاول،ومنها کثرة خوفهم من اللہ تعالٰی فی حال بدایتهم و حال نهایتم،الصفحة۶۳،المکتبة التوفیقیة القاهرة

☆ابو محمد مروزی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ ابلیس اس لئے مردود ہوا کہ اس نے اپنے گناہ کا اقرار نہ کیا، نہ اس پر ندامت کی نہ اپنے نفس کو ملامت کی، نہ توبہ کی طرف مبادرت کی اور اللہ تعالیٰ کی رحمت سے ناامید ہوگیا۔ حضرت آدم علیہ السلام نے اپنی لغزش کا اقرار کیا اور اس پر نادم ہوئے اور اپنے نفس پر ملامت کی اور توبہ کی طرف مبادرت فرمائی اور اللہ تعالیٰ کی رحمت سے مایوس نہ ہوئے تو اللہ تعالیٰ نے ان کو مقبول فرمایا۔ ۱۳۵؎

☆حضرت حاتم اصم علیہ الرحمہ فرماتے ہیں جب تو اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرے تو جلدی تائب ہوکر نادم ہو۔ ۱۳۶؎

☆حضرت ابراہیم بن ادہم فرماتے تھے کہ اگر میں مطیع ہوکر دوزخ میں جاؤں تو اس سے بہتر ہے کہ میں عاصی ہوکر جنت میں جاؤں۔ ۱۳۷؎

☆احمد بن حرب فرمایا کرتے تھے کیا گناہگار کے لئے وہ وقت نہیں آیا کہ وہ توبہ کرے جس کے سبب مبتلائے سختی ہوگا اور اسی گناہ کے سبب دوزخ میں ڈالا جائے گا۔ ۱۳۸؎

۱۳۴؎ تنبیہ المغترین، الباب الاول، ومنها کثرۃ خوفھم من اللّٰہ تعالٰی فی حال بدایتھم وحال نھایتم، الصفحۃ ۴۳، المکتبۃ التوفیقیۃ القاھرۃ

۱۳۵؎ تنبیہ المغترین، الباب الاول، ومنھا کثرۃ خوفھم من اللّٰہ تعالٰی فی حال بدایتھم وحال نھایتم، الصفحۃ ۴۴، المکتبۃ التوفیقیۃ القاھرۃ

۱۳۶؎ تنبیہ المغترین، الباب الاول، ومنھا کثرۃ خوفھم من اللّٰہ تعالٰی فی حال بدایتھم وحال نھایتم، الصفحۃ ۴۴، المکتبۃ التوفیقیۃ القاھرۃ

۱۳۷؎ تنبیہ المغترین، الباب الاول، ومنھا کثرۃ خوفھم من اللّٰہ تعالٰی فی حال بدایتھم وحال نھایتم، الصفحۃ ۴۴، المکتبۃ التوفیقیۃ القاھرۃ

☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے تھے کہ کسی عاقل کو مناسب نہیں کہ اپنے محبوب کو ایذا دے۔ لوگوں نے پوچھا کہ یہ کیسے ہوسکتا ہے۔ فرمایا اپنے خالق و مالک کی نافرمانی کرنے کے سبب انسان اپنے نفس کو ایذا دیتا ہے اور اس کا نفس اس کا محبوب ہے یعنی اپنی جان کو مبتلائے عذاب کرنا عقلمندی نہیں۔ ۱۳۹

☆ ایک عربی شاعر کہتا ہے

أَيَا عَامِلًا لِلنَّارِ جِسْمُكَ لَيِّنٌ

فَجَرِّبْهُ تَمْرِيْنًا بِحَرِّ الظَّهِيْرَةِ

وَدَرِّبْهُ فِي لَسْعِ الزَّنَابِيْرِ تَجْتَرِئ

عَلٰى نَهْشِ حَيَّاتٍ هُنَاكَ عَظِيْمَةِ

یعنی اے وہ شخص کہ تو دوزخ کے لئے تیاریاں کررہا ہے تیرا جسم تو بہت نازک ہے پھر وہ دوزخ میں کیسے برداشت کرے گا تو دوپہر کی سخت گرمی میں کھڑے ہو کر اپنے جسم کی آزمائش کر کہ وہ اس میں صبر و تحمل کرسکتا ہے۔ پھر تو زنبوروں ۱۴۰ کی چھتوں میں ان کے ڈنگوں کی برداشت نہیں کرسکتا تو دوزخ کے بڑے بڑے اژدہا پر کیوں جرأت کرتا ہے۔

☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں

---

۱۳۸ تنبیہ المغترین، الباب الاول، ومنها کثرۃ خوفھم من اللہ تعالٰی فی حال بدایتھم وحال نھایتم، الصفحۃ، المکتبۃ التوفیقیۃ القاھرۃ

۱۳۹ تنبیہ المغترین، الباب الاول، ومنها کثرۃ خوفھم من اللہ تعالٰی فی حال بدایتھم وحال نھایتم، الصفحۃ، المکتبۃ التوفیقیۃ القاھرۃ

۱۴۰ زنبور کی جمع، شہد کی مکھی

اَلْعَمَلُ الصَّالِحُ مَعَ قِلَّةِ الذُّنُوْبِ اَحَبُّ اِلَى اللّٰهِ مِنْ كَثِيْرَةِ الْعَمَلُ الصَّالِحُ مَعَ كَثْرَةِ الذُّنُوْبِ [141]

عمل صالح گناہوں کی کمی کے ساتھ اللہ تعالیٰ کو زیادہ پسند ہے۔ اس سے کہ اعمال کی کثرت کے ساتھ گناہوں کی بھی کثرت ہو۔

☆ محمد بن واسع علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ ہم گناہوں میں غرق ہو گئے اگر شخص میرے گناہوں کی بدبو سونگھے تو میرے پاس نہ بیٹھ سکے۔[142]

☆ حضرت حسن بصری علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ جن لوگوں نے امام حسین رضی اللہ عنہ کو شہید کیا ہے اگر وہ اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے بخشے بھی جائیں تو وہ رسول کریم ﷺ کو کیا منہ دکھائیں گے۔ خدا کی قسم اگر حسین رضی اللہ عنہ کے قتل میں میرا دخل ہوتا اور مجھے جنت اور دوزخ کا اختیار دیا جاتا تو میں دوزخ اختیار کرتا اس خوف کے سبب کے جنت میں رسول کریم ﷺ کے سامنے کس منہ سے جاؤں۔[143]

☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں جس شخص نے اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی اس نے اس کو یاد کیا اگرچہ اس کی نماز اور روزے اور تلاوتِ قرآن کم ہو اور جس نے اس کی نافرمانی کی اس نے اس کو بھلا دیا۔[144]

---

[141] تنبیہ المغترین، الباب الاول، ومنها كثرة خوفهم من الله تعالى فى حال بدايتهم وحال نهايتهم، الصفحة ۴۸، المكتبة التوفيقية القاهرة

[142] تنبیہ المغترین، الباب الاول، ومنها كثرة خوفهم من الله تعالى فى حال بدايتهم وحال نهايتهم، الصفحة ۴۸، المكتبة التوفيقية القاهرة

[143] تنبیہ المغترین، الباب الاول، ومنها كثرة خوفهم من الله تعالى فى حال بدايتهم وحال نهايتهم، الصفحة ۴۹، المكتبة التوفيقية القاهرة

☆سفیان بن عینیہ علیہ الرحمہ سے پوچھا گیا کہ ملائکہ بندہ کا ارادہ کس طرح لکھتے ہیں یعنی وہ فرشتے جو نیکی بدی لکھنے پر مامور ہیں۔ جب کسی بندہ نے نیکی یا بدی کا ارادہ کیا اور ابھی عمل نہیں کیا تو وہ ارادہ کو کس طرح معلوم کر لیتے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ جب بندہ نیکی کرنے کا ارادہ کرتا ہے تو اس سے کستوری کی سی خوشبو نکلتی ہے اور خوشبو سے معلوم کر لیتے ہیں کہ اس نے نیکی کا ارادہ کیا اور جب برائی کا ارادہ کرتا ہے تو اس سے بدبو نکلتی ہے تو ان کو معلوم ہو جاتا ہے کہ اس نے بدی کا ارادہ کیا ہے۔ میں کہتا ہوں یہاں ارادہ سے عزم مصمم مراد ہے جو عزمِ مصمم نہ ہو وہ لکھا نہیں جاتا۔ [۱۴۵]

☆حضرت بشر حافی علیہ الرحمہ فرمایا کرتے تھے کہ ہم نے ایسے لوگ دیکھے ہیں جن کے اعمال صالحہ پہاڑوں کے برابر تھے پھر بھی وہ دھوکے میں نہیں تھے لیکن اب تمہارا وہ حال ہے کہ عمل کچھ بھی نہیں اور اس پر دھوکہ میں ہو۔ خدا کی قسم ہماری باتیں تو زاہدوں کی سی ہیں اور ہمارے کام منافقوں کے کام ہیں۔ [۱۴۶]

☆حضرت حاتم اصم علیہ الرحمہ فرماتے ہیں جب تو اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرے تو اسی حالت میں صبح کرے کہ حق سبحانہ وتعالیٰ کی نعمتیں تجھ پر گھیرا ڈالنے والی ہوں تو ڈر جا کہ یہ اِستِدراج [۱۴۷] ہے یعنی حق سبحانہ وتعالیٰ کی طرف سے تجھے ڈھیل دی گئی ہے۔ اس پر

---

[۱۴۴] تنبیه المغترین، الباب الاول، ومنها کثرة خوفهم من الله تعالی فی حال بدایتهم وحال نهایتهم، الصفحة، المکتبة التوفیقیة القاهرة

[۱۴۵] تنبیه المغترین، الباب الاول، ومنها کثرة خوفهم من الله تعالی فی حال بدایتهم وحال نهایتهم، الصفحة، المکتبة التوفیقیة القاهرة

[۱۴۶] تنبیه المغترین، الباب الاول، ومنها کثرة خوفهم من الله تعالی فی حال بدایتهم وحال نهایتهم، الصفحة، المکتبة التوفیقیة القاهرة

مغرور نہ ہو اور جلد تائب ہو کہ اللہ تعالیٰ جب پکڑے گا سخت پکڑے گا۔ ۱۴۸

مولانا روم علیہ الرحمہ فرماتے ہیں

ہم مشو مغرور از حلم خدا

دیر گیرد سخت گیرد مر ترا

ہاں اللہ تعالیٰ کے حلم پر مغرور نہ ہو وہ گرفت کرتا ہے مگر دیر سے

☆ حضرت حاتم اصم علیہ الرحمہ فرماتے ہیں ہم نے ایسے لوگوں کو پایا جو کہ چھوٹے چھوٹے گناہوں کا بڑا خیال کرتے تھے اور تم بڑے بڑے گناہوں کو بالکل چھوٹا خیال کرتے ہو۔ ۱۴۹

☆ ربیع بن خیثم علیہ الرحمہ عید کی صبح کو فرمایا کرتے تھے مجھے تیری عزت اور جلالیت کی قسم ہے اگر میں معلوم کروں کہ تیری رضا میرے نفس کے ذبح کرنے میں ہے تو میں آج اپنا نفس تیرے لئے ذبح کردوں۔ ۱۵۰

☆ کہمش بن حسن علیہ الرحمہ چالیس سال روتے رہے صرف اتنی بات سے کہ اُنہوں نے ایک دن ہمسایہ کی مٹی سے اس کی اجازت کے بغیر ہاتھ دھوئے۔ ۱۵۱

---

۱۴۷ درجہ بدرجہ بڑھنا

۱۴۸ تنبیہ المغترین، الباب الاول، ومنها کثرة خوفهم من اللّٰه تعالیٰ فی حال بدایتهم وحال نهایتم، الصفحة ۴۵، المکتبة التوفیقیة القاهرة

۱۴۹ تنبیہ المغترین، الباب الاول، ومنها کثرة خوفهم من اللّٰه تعالیٰ فی حال بدایتهم وحال نهایتم، الصفحة ۴۵، المکتبة التوفیقیة القاهرة

۱۵۰ تنبیہ المغترین، الباب الاول، ومنها کثرة خوفهم من اللّٰه تعالیٰ فی حال بدایتهم وحال نهایتم، الصفحة ۴۵، المکتبة التوفیقیة القاهرة

☆ کہمش فرماتے ہیں کہ ہم کو یہ خبر پہنچی ہے کہ حق سبحانہ وتعالیٰ نے داؤد علیہ السلام پر وحی بھیجی کہ اے داؤد! بنی اسرائیل کو کہہ دیجئے کہ تم کو کس طریق سے یہ خبر پہونچی ہے کہ میں نے تمہارے گناہ بخش دیئے کہ تم نے گناہوں پر ندامت چھوڑ دی ہے۔ مجھے اپنی عزت وجلالیت کی قسم ہے کہ میں ہر گنہگار سے قیامت کے دن اس کے گناہ پر حساب لوں گا۔ ۱۵۲

☆ امام شعرانی فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم دکھائے گا تا کہ گنہگار اپنے گناہوں کو دیکھ کر نادم ہوں۔ پھر اللہ تعالیٰ کا فضل وکرم دیکھے۔ ۱۵۳

☆ عتبہ غلام ایک دن ایک مکان پر پہنچ کر کانپنے لگے اور پسینہ پسینہ ہو گئے۔ دریافت کیا گیا تو آپ نے فرمایا کہ اس مکان میں میں نے بچپن کی حالت میں اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی تھی آج وہ حالت یاد آ گئی ہے۔ ۱۵۴

☆ حضرت مالک بن دینار علیہ الرحمہ حج کے لئے بصرہ سے پیادہ نکلے۔ کسی نے عرض کی کہ آپ سوار کیوں نہیں ہوتے۔ آپ نے فرمایا کہ بھاگا ہوا غلام جب اپنے مولا

---

۱۵۱ تنبیہ المغترین، الباب الاول، ومنها کثرۃ خوفھم من اللّٰہ تعالٰی فی حال بدایتھم وحال نھایتم، الصفحۃ ۴۶، المکتبۃ التوفیقیۃ القاھرۃ

۱۵۲ تنبیہ المغترین، الباب الاول، ومنها کثرۃ خوفھم من اللّٰہ تعالٰی فی حال بدایتھم وحال نھایتم، الصفحۃ ۴۶، المکتبۃ التوفیقیۃ القاھرۃ

۱۵۳ تنبیہ المغترین، الباب الاول، ومنها کثرۃ خوفھم من اللّٰہ تعالٰی فی حال بدایتھم وحال نھایتم، الصفحۃ ۴۶، المکتبۃ التوفیقیۃ القاھرۃ

۱۵۴ تنبیہ المغترین، الباب الاول، ومنها کثرۃ خوفھم من اللّٰہ تعالٰی فی حال بدایتھم وحال نھایتم، الصفحۃ ۴۶، المکتبۃ التوفیقیۃ القاھرۃ

کے دربار میں صلح کے لئے حاضر ہو تو کیا اسے سوار ہو کر آنا چاہیے۔ خدا کی قسم! اگر میں مکہ معظمہ میں انگاروں پر چلتا ہوا آؤں تو بھی کم ہے۔ ۱۵۵؎

انتباہ اے بھائیو! غور کرو بزرگانِ دین کو کس قدر خشیت الٰہی غالب تھی۔ آپ صاحبان صرف اتنا ضرور خیال کیا کریں کہ وقوع معصیت تو ہم سے یقیناً ہے لیکن وقوع مغفرت مشکوک ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اپنی مغفرت کو مشیت پر موقوف رکھا ہے جس کا ہمیں علم نہیں اس لئے ہمیں رات دن استغفار میں مشغول رہنا چاہیے۔ ۱۵۶؎

حقوق العباد سے ڈرنا

طریقہ اسلاف سلف صالحین کی عاداتِ مبارکہ میں سے یہ بھی تھا کہ وہ حقوق العباد سے بہت ڈرتے تھے خواہ معمولی سی چیز مثلاً خلال سوزن ہی ہو تو اس سے بھی ڈرتے تھے خصوصاً جب کہ اپنے اعمال کو نہایت کم سمجھتے تھے اور ان کے خوف و کرب کی کوئی نہایت نہ ہوتی تھی۔ وہ سمجھتے تھے کہ ہمارے پاس کوئی نیکی نہیں کہ خَصم ۱۵۷؎ کو اس کے حق کے بدلے قیامت کے دن دے کر راضی کیا جائے۔ بسا اوقات کسی ایک ہی ظلم کے عوض میں ظالم کی تمام نیکیاں لے کر بھی مظلوم خوش نہ ہوگا۔

حدیث شریف رسول خدا ﷺ نے صحابہ کرام کو پوچھا

أَتَدْرُوْنَ مَا الْمُفْلِسُ؟

۱۵۵؎ تنبیہ المغترین، الباب الاول، ومنها کثرة خوفهم من اللہ تعالٰی فی حال بدایتهم وحال نهایتم، الصفحة ۴۴، المکتبة التوفیقیة القاهرة

۱۵۶؎ تنبیہ المغترین، الباب الاول، ومنها کثرة خوفهم من اللہ تعالٰی فی حال بدایتهم وحال نهایتم، الصفحة ۴۴، المکتبة التوفیقیة القاهرة

۱۵۷؎ مقابل، فریق ثانی

کیا تم جانتے ہو کہ مفلس کون ہے؟

صحابہ علیہم الرضوان نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ جس کے پاس درہم و دینار نہ ہو وہ مفلس ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا

إِنَّ الْمُفْلِسَ مِنْ أُمَّتِي يَأْتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِصَلَاةٍ، وَصِيَامٍ، وَزَكَاةٍ، وَيَأْتِي قَدْ شَتَمَ هَذَا، وَقَذَفَ هَذَا، وَأَكَلَ مَالَ هَذَا، وَسَفَكَ دَمَ هَذَا، وَضَرَبَ هَذَا، فَيُعْطَى هَذَا مِنْ حَسَنَاتِهِ، وَهَذَا مِنْ حَسَنَاتِهِ، فَإِنْ فَنِيَتْ حَسَنَاتُهُ قَبْلَ أَنْ يُقْضَى مَا عَلَيْهِ أُخِذَ مِنْ خَطَايَاهُمْ فَطُرِحَتْ عَلَيْهِ، ثُمَّ طُرِحَ فِي النَّارِ ١٥٨

یعنی مفلس وہ شخص ہے کہ قیامت کے دن نماز، روزہ، زکوۃ، حج لے کر آئے اور اس نے کسی کو گالی دی ہو، کسی کا مال کھایا ہو، کسی کا خون کیا ہو، کسی کو مارا ہو (تو مدعی آجائیں اور عرض کریں کہ پروردگار اس نے مجھے گالی دی، اس نے مجھے مارا، اس نے میرا مال کھایا، اس نے میرا خون کیا) تو حق سبحانہ وتعالیٰ اس کی نیکیاں اِن مدعیوں کو دے تو اگر نیکیاں ختم ہو جائیں کوئی نیکی باقی نہ رہے اور مدعی اگر باقی ہوں تو ان کے گناہ اس پر ڈالے جائیں گے۔ پھر اس کو دوزخ کا حکم دیا جائے گا اور وہ دوزخ میں ڈالا جائیگا۔ یعنی حقیقت میں مفلس وہ شخص ہے کہ قیامت کے روز باوجود نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ

---

١٥٨ صحیح مسلم، کتاب البر والصلة والآداب، باب تحریم الظلم، رقم الحدیث، الصفحة، دار الفکر بیروت
تنبیه المغترین، الباب الاول، ومنها کثرة خوفهم من اللّٰه تعالیٰ أن یعذبهم علی ما جنوه من مظالم نفوسهم ومظالم العباد، الصفحة، المکتبة التوفیقیة القاهرة

ہونے کے پھر وہ خالی کا خالی رہ جائے۔

اقوال و احوالِ اسلاف

☆حضرت عبداللہ بن انس علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ اللہ جل شانہ وعم نوالہ قیامت کے دن ارشاد فرمائے گا کہ کوئی دوزخی دوزخ میں اور کوئی جنتی جنت میں داخل نہ ہو جب تک وہ حقوق العباد کا بدلہ نہ ادا کرے۔ یعنی جو کسی کا حق کسی نے دبایا ہو اس کا فیصلہ ہونے تک کوئی دوزخ یا جنت میں داخل نہ ہوگا۔ ۱۵۹

☆وہب بن منبہ علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ بنی اسرائیل میں ایک شخص نوجوان نے ہر قسم کے گناہوں سے توبہ کی، پھر ستر سال عبادتِ الٰہی میں شب و روز لگا تارہا، دن کو روزہ رکھتا، رات کو جاگتا، کسی سایہ کے نیچے آرام نہ کرتا، نہ کوئی عمدہ غذا کھاتا۔ جب وہ مرگیا اس کے بعض بھائیوں نے اسے خواب میں دیکھا اور پوچھا کہ خدا نے تمہارے ساتھ کیا معاملہ کیا۔ اس نے فرمایا کہ خدا نے میرا حساب لیا پھر سب گناہ بخش دیئے مگر ایک لکڑی جو میں نے اس کے مالک کی اجازت کے بغیر دانتوں میں خلال کیا تھا اس کے سبب میں آج تک جنت سے محبوس ہوں یعنی روکا گیا ہوں۔ ۱۶۰

حدیث شریف اللہ تعالیٰ نے تین چیزوں کو تین چیزوں میں مخفی رکھا ہے۔ اپنی رضا کو اپنی اطاعت میں مخفی رکھا، اپنی ناراضگی کو نافرمانی میں اور اپنے اولیاء کو اپنے

---

۱۵۹ تنبیہ المغترین، الباب الاول، ومنها كثرة خوفهم من الله تعالٰى أن يعذبهم على ما جنوه من مظالم نفوسهم و مظالم العباد، الصفحة۴۶، المكتبة التوفيقية القاهرة

۱۶۰ تنبیہ المغترین، الباب الاول، ومنها كثرة خوفهم من الله تعالٰى أن يعذبهم على ما جنوه من مظالم نفوسهم و مظالم العباد، الصفحة۴۶، المكتبة التوفيقية القاهرة

بندوں میں تو ہر اطاعت اور ہر نیکی کو عمل میں لانا چاہیے کہ معلوم نہیں کس نیکی پر وہ راضی ہو جائے گا اور ہر بدی سے بچنا چاہیے کیونکہ معلوم نہیں وہ کس بدی پر ناراض ہے خواہ وہ بدی کیسی ہی صغیر ہو مثلاً کسی کی لکڑی کا خلال کرنا ایک معمولی سی بات ہے یا کسی ہمسایہ کی مٹی اس کی اجازت کے بغیر ہاتھ دھونا گویا ایک چھوٹی سی بات ہے مگر چونکہ ہمیں معلوم نہیں اس لئے ممکن ہے کہ اس برائی میں حق تعالیٰ کی ناراضگی مخفی ہو تو ایسی چھوٹی چھوٹی باتوں سے بھی بچنا چاہیے۔ [۱۶۱]

☆ حضرت حارث محاسبی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص گیال [۱۶۲] جو کہ غلہ جات کا ماپنے والا تھا اس نے اس کام سے توبہ کی اور عبادت الٰہی میں مشغول ہوا۔ جب وہ مر گیا تو اس کے بعض احباب نے اس کو خواب میں دیکھا اور پوچھا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ کیا۔ اس نے کہا کہ میرے ماپ میں (یعنی اس ٹوپہ میں جس سے میں غلہ ماپتا تھا) کچھ مٹی سے بیٹھ گئی تھی۔ جس کا میں نے کچھ نہ کیا تو ہر ٹوپہ ماپنے کے وقت بقدر اس مٹی کے کم ہو جاتا تھا تو میں اس قصور کے سبب عتاب میں گرفتار ہوں۔ [۱۶۳]

حکایت ایک شخص اپنی ترازو کو مٹی وغیرہ سے صاف نہیں کرتا تھا اسی طرح چیز تول دیتا تھا۔ جب وہ مر گیا تو اس کو قبر میں عذاب شروع ہو گیا۔ یہاں تک کہ لوگوں

---

[۱۶۱] تنبیہ المغترین، الباب الاول، ومنها کثرة خوفهم من الله تعالیٰ أن یعذبهم علی ما جنوه من مظالم نفوسهم و مظالم العباد، الصفحة ۶۸، المکتبة التوفیقیة القاهرة

[۱۶۲] تولنے یا ناپنے والا شخص

[۱۶۳] تنبیہ المغترین، الباب الاول، ومنها کثرة خوفهم من الله تعالیٰ أن یعذبهم علی ما جنوه من مظالم نفوسهم و مظالم العباد، الصفحة ۶۸، المکتبة التوفیقیة القاهرة

نے اس کی قبر میں سے چیخنے چلانے کی آواز سنی تو بعض صالحین نے اس کے لئے دعائے مغفرت کی تو اس کی برکت سے اللہ تعالیٰ نے اس کے عذاب کو دفع کیا۔[164]

☆ ابو میسرہ فرماتے ہیں کہ ایک میت کو قبر میں عذاب ہو رہا تھا اور اس سے آگ کے شعلے ظاہر ہوئے تو مردہ نے پوچھا مجھے کیوں مارتے ہو۔ فرشتوں نے کہا کہ تو ایک مظلوم پر گزرا اس نے تجھ سے اِستغاثہ[165] کیا مگر تو نے اس کی فریاد رسی نہ کی اور ایک دن تو نے بے وضو نماز پڑھی۔[166]

☆ شریح قاضی علیہ الرحمہ فرمایا کرتے تھے

اِیَّاکُمْ وَالرِّشْوَۃُ فَاِنَّھَا تَعْمَی عَیْنَ الْحَکِیْمِ [167]

تم رشوت سے بچا کرو کہ رشوت حکیم کی آنکھ کو اندھا کر دیتی ہے۔

☆ امام حسن بصری علیہ الرحمہ جب کسی حاکم کو دیکھتے کہ وہ مساکین پر کچھ تصدق کرتا ہے تو آپ فرماتے اے صدقہ دینے والے تو نے جس پر ظلم کیا ہو اس پر رحم کر اور اس کی داد رسی کر کہ یہ کام صدقات سے بہت بہتر ہے۔[168]

---

[164] تنبیہ المغترین، الباب الاول، ومنها کثرۃ خوفھم من اللّٰہ تعالٰی أن یعذبھم علی ما جنوہ من مظالم نفوسھم و مظالم العباد، الصفحۃ ۶۳، المکتبۃ التوفیقیۃ القاھرۃ

[165] فریاد

[166] تنبیہ المغترین، الباب الاول، ومنھا کثرۃ خوفھم من اللّٰہ تعالٰی أن یعذبھم علی ما جنوہ من مظالم نفوسھم و مظالم العباد، الصفحۃ ۶۳، المکتبۃ التوفیقیۃ القاھرۃ

[167] تنبیہ المغترین، الباب الاول، ومنھا کثرۃ خوفھم من اللّٰہ تعالٰی أن یعذبھم علی ما جنوہ من مظالم نفوسھم و مظالم العباد، الصفحۃ ۶۳، المکتبۃ التوفیقیۃ القاھرۃ

☆ میمون بن مہران فرماتے ہیں کہ جو شخص کسی پر ظلم کرے پھر اس گناہ سے نجات حاصل کرنا چاہے تو اللہ تعالیٰ اس کے گناہ معاف کر دیگا۔ ۱۶۹

فائدہ ﴿ یہ اُس صورت میں ہے کہ وہ مظلوم فوت ہو جائے اور اگر زندہ ہو تو اس سے معاف کرائے۔

☆ میمون بن مہران فرماتے ہیں کہ بعض اوقات نمازی نماز میں اپنے آپ پر لعنت کہتا ہے اور وہ جانتا نہیں۔ لوگوں نے پوچھا کہ یہ کیسے ہوسکتا ہے فرمایا کہ وہ پڑھتا ہے "اَلَا لَعۡنَةُ اللّٰهِ عَلَى الظّٰلِمِيۡنَ" کہ ظالموں پر اللہ کی لعنت اور وہ خود ظالم ہوتا ہے کہ اس نے اپنے نفس پر بسبب گناہوں کے ظلم کیا ہوتا ہے اور لوگوں کے اموال ظلماً اس نے لئے ہوتے ہیں اور کسی کی بے عزتی کی ہوتی ہے تو "لَعۡنَةُ اللّٰهِ عَلَى الظّٰلِمِيۡنَ" اس کو بھی شامل ہوتی ہے۔ ۱۷۰

☆ حضرت کعب بن احبار رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو دیکھا کہ وہ جمعہ کے دن لوگوں پر ظلم کرتا ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تو ڈرتا نہیں ایسے دن میں ظلم کرتا ہے جس دن قیامت قائم ہوگی اور جس دن تیرا باپ آدم علیہ السلام پیدا ہوا۔ ۱۷۱

---

۱۶۸ تنبیہ المغترین، الباب الاول، ومنها كثرة خوفهم من الله تعالى أن يعذبهم على ما جنوه من مظالم نفوسهم و مظالم العباد، الصفحة ۶۲ المكتبة التوفيقية القاهرة

۱۶۹ تنبیہ المغترین، الباب الاول، ومنها كثرة خوفهم من الله تعالى أن يعذبهم على ما جنوه من مظالم نفوسهم و مظالم العباد، الصفحة ۶۳ المكتبة التوفيقية القاهرة

۱۷۰ تنبیہ المغترین، الباب الاول، ومنها كثرة خوفهم من الله تعالى أن يعذبهم على ما جنوه من مظالم نفوسهم و مظالم العباد، الصفحة ۶۲ المكتبة التوفيقية القاهرة

☆احمد بن حرب فرماتے ہیں کہ دنیا سے کئی قومیں کثرت حسنات کے ساتھ غنی نکلیں گی اور قیامت میں مفلس ہوں گی کہ حقوق العباد میں سب حسنات کھو بیٹھیں گے۔۱۷۲

☆سفیان ثوری فرماتے ہیں اگر تو ستر گناہ اپنے خالق کے لئے ہوئے خالق کے دربار میں پیش ہو تو اس سے بہتر ہے کہ تو ایک مخلوق کا ایک گناہ لے کر جائے یعنی حقوق العباد میں سے ایک گناہ خدا تعالیٰ کے ستر گناہ سے بہت بڑا ہے۔۱۷۳

انتباہ

غور فرمائیں کہ بزرگانِ دین کو حقوق العباد کا کس قدر خوف تھا تو ہمیں بھی چاہیے کہ ان بزرگوں کے اتباع میں حقوق العباد سے بچتے رہیں اور حتی الوسع اپنی حیاتی میں حقوق العباد کی نسبت اپنا معاملہ صاف کر لینا چاہیے۔۱۷۴

قیامت کا خوف

طریقہ اسلاف سلف صالحین کی عاداتِ مبارکہ میں سے تھا کہ وہ جب قیامت کے ہولناک حالات سنتے تھے تو بہت ڈرتے تھے اور جب قرآن شریف سنتے تھے تو ان پر غشی بہت زیادہ ظاہر ہوتا تھا۔

---

۱۷۱ تنبیہ المغترین، الباب الاول، ومنها کثرة خوفهم من اللّٰہ تعالٰی أن یعذبهم علی ما جنوه من مظالم نفوسهم ومظالم العباد، الصفحة ۶۲، المکتبة التوفیقیة القاهرة

۱۷۲ تنبیہ المغترین، الباب الاول، ومنها کثرة خوفهم من اللّٰہ تعالٰی أن یعذبهم علی ما جنوه من مظالم نفوسهم ومظالم العباد، الصفحة ۶۲، المکتبة التوفیقیة القاهرة

۱۷۳ تنبیہ المغترین، الباب الاول، ومنها کثرة خوفهم من اللّٰہ تعالٰی أن یعذبهم علی ما جنوه من مظالم نفوسهم ومظالم العباد، الصفحة ۶۲، المکتبة التوفیقیة القاهرة

۱۷۴ تنبیہ المغترین، الباب الاول، ومنها کثرة خوفهم من اللّٰہ تعالٰی أن یعذبهم علی ما جنوه من مظالم نفوسهم ومظالم العباد، الصفحة ۶۲، المکتبة التوفیقیة القاهرة

حدیث شریف

رسول کریم ﷺ نے ایک روز یہ آیت پڑھی

اِنَّ لَدَیۡنَاۤ اَنۡکَالًا وَّ جَحِیۡمًا ۙ﴿۱۲﴾ وَّ طَعَامًا ذَا غُصَّۃٍ وَّ عَذَابًا اَلِیۡمًا ﴿٭۱۳﴾ ۱۷۵

بیشک ہمارے پاس بھاری بیڑیاں ہیں اور بھڑکتی آگ اور گلے میں پھنستا کھانا اور دردناک عذاب۔

حمران بن اعین رضی اللہ عنہ سن رہے تھے یہ آیت سنتے ہی غش کھا کر گرے اور وفات پا گئے۔ ۱۷۶

☆ ایک دفعہ یزید رقاشی حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہما کے پاس گئے تو عمر بن عبدالعزیز نے فرمایا کہ اے یزید مجھے کوئی نصیحت کر۔ یزید نے فرمایا اے امیر المؤمنین تو وہ پہلا خلیفہ نہیں جو مرے گا یعنی تجھ سے پہلے خلفاء بھی فوت ہو گئے اور تو بھی فوت ہو جائے گا۔ خلیفہ عمر نے رونا شروع کیا اور فرمایا کہ کچھ اور فرمائیے۔ یزید نے کہا کہ تیرے اور آدم علیہ السلام کے درمیان تیرے آباء میں سے کوئی زندہ نہیں ہے۔ پھر خلیفہ روئے اور بہت روئے اور فرمایا کہ اور فرمائیے اُنہوں نے فرمایا کہ جنت اور دوزخ کے درمیان کوئی تیسرا مقام نہیں۔ اس پر حضرت عمر بن عبدالعزیز روئے اور غش کھا کر گر پڑے۔ ۱۷۷

---

۱۷۵ المزمل: ۷۳/۱۲و۱۳

۱۷۶ تنبیه المغترین، الباب الاول، ومنها کثرة الخوف من الله تعالیٰ اذا ذکروا أهوال یوم القیامة وکثرة الغشیان اذا سمعوا القرآن والذکر، الصفحة ۶۶، المکتبة التوفیقیة القاهرة

☆حسن بن صالح علیہ الرحمہ ایک بار اذان دیتے ہوئے جب آپ نے اشھد ان لاالہ الااللہ کہا تو غش کھا کر گر پڑے۔لوگوں نے ان کو منارہ سے اتارا ان کے بھائی نے اذان دی اور نماز پڑھائی اور حسن بے ہوش تھے۔ابو سلیمان دارانی فرماتے ہیں کہ میں نے حسن بن صالح سے بڑھ کر خشوع وخضوع والا کوئی آدمی نہیں دیکھا۔ایک رات صبح تک سورہ عم یتساء لون کا ہی تکرار کرتے رہے سورہ مذکور پڑھتے تو غش ہو جاتا جب افاقہ ہوتا تو پھر وضو کرتے پھر پڑھتے پھر غش ہو جاتا۔اسی طرح کرتے کرتے آپ نے صبح کر دی۔[178]

☆داؤد طائی علیہ الرحمہ نے ایک عورت کو دیکھا کہ وہ اپنے کسی عزیز کی قبر پر رو رہی تھی اور کہتی تھی

لَيْتَ شِعْرِىْ بِأَيِّ خَدَّيْكَ بَدَأَ الْبِدود؟ [179]

کاش مجھے معلوم ہوتا کہ قبر کے کیڑے نے تیرے کس رخسار کے کاٹنے میں ابتدا کی؟ داؤد یہ الفاظ سن کر بے ہوش ہو کر گر پڑے۔

☆امیر المؤمنین حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ایک دفعہ سورہ "اِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ" کو پڑھنا شروع کیا جب "وَاِذَا الصُّحُفُ نُشِرَتْ" پر پہنچے تو غش کھا کر

---

177 تنبیه المغترین، الباب الاول،ومنها كثرة الخوف من الله تعالى اذا ذكروا أهوال يوم القيامة و كثرة الغشيان اذا سمعوا القرآن والذكر، الصفحة٤٣،المكتبة التوفيقية القاهرة

178 تنبیه المغترین، الباب الاول،ومنها كثرة الخوف من الله تعالى اذا ذكروا أهوال يوم القيامة و كثرة الغشيان اذا سمعوا القرآن والذكر، الصفحة٤٣،المكتبة التوفيقية القاهرة

179 تنبیه المغترین، الباب الاول،ومنها كثرة الخوف من الله تعالى اذا ذكروا أهوال يوم القيامة و كثرة الغشيان اذا سمعوا القرآن والذكر، الصفحة٤٣،المكتبة التوفيقية القاهرة

گر پڑے اور زمین پر بہت دیر تک لیٹے رہے۔ ۱۸۰

فائدہ جو لوگ حضراتِ صوفیہ کے وجد و حال پر استہزاء کرتے ہیں وہ ان روایات پر غور کریں اور شیطان وسوسوں سے باز آئیں۔ تفصیل دیکھئے فقیر کا رسالہ ''صوفیانہ وجد کا ثبوت''

☆ ربیع بن خثیم نے ایک قاری کو سنا وہ پڑھ رہا تھا

اِذَا رَاَتۡهُمۡ مِّنۡ مَّكَانٍۭ بَعِيۡدٍ سَمِعُوۡا لَهَا تَغَيُّظًا وَّ زَفِيۡرًا ١٨١

جب وہ انہیں دور جگہ سے دیکھے گی تو سنیں گے اس کا جوش مارنا اور چنگھاڑنا

آپ سنتے ہی بے ہوش ہو کر گرے۔ لوگ ان کو اُٹھا کر ان کے گھر لے گئے آپ کی نماز ظہر، عصر، مغرب، عشاء فوت ہوگئی کیونکہ آپ بے ہوش تھے اور آپ ہی اپنے محلّہ کے امام تھے۔ ایک روایت میں ہے کہ پڑھنے والے حضرت عبداللہ بن مسعود ﷺ تھے۔ ۱۸۲

☆ حضرت وہب بن منبہ کہتے ہیں کہ ابراہیم علیہ السلام جب اپنی لغزش یاد کرتے تو آپ کو غشی ہو جاتی اور آپ کے دل کی آواز ایک میل تک سنائی دیتی۔ ایک دن جبرئیل علیہ السلام نازل ہوئے اور عرض کی کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

''تفعل ذلك وأنت خليل الرحمن''

---

۱۸۰ تنبیه المغترین، الباب الاول، ومنها كثرة الخوف من اللّٰه تعالىٰ اذا ذكروا أهوال يوم القيامة وكثرة الغشيان اذا سمعوا القرآن والذكر، الصفحة ٤٤، المكتبة التوفيقية القاهرة

۱۸۱ الفرقان: ۱۲/۲۵

۱۸۲ تنبیه المغترین، الباب الاول، ومنها كثرة الخوف من اللّٰه تعالىٰ اذا ذكروا أهوال يوم القيامة وكثرة الغشيان اذا سمعوا القرآن والذكر، الصفحة ٤٤، المكتبة التوفيقية القاهرة

کیا تو نے کوئی دوست دیکھا ہے جو اپنے دوست سے ڈرتا ہو۔

ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا

"إِذَا ذَكَرْتُ خَطِيئَتِي نَسِيتُ خُلَّتِي" ۱۸۳

جب مجھے اپنی لغزش یاد آتی ہے تو میں خلیل ہونا جاتا ہوں۔

☆ حضرت فضیل بن عیاض علیہ الرحمہ نے ایک دن نماز پڑھائی تو آپ نے سورۃ یاسین کی تلاوت کی۔ جب آپ اس آیت پر پہنچے

إِنْ كَانَتْ إِلَّا صَيْحَةً وَّاحِدَةً فَإِذَا هُمْ جَمِيعٌ لَّدَيْنَا مُحْضَرُونَ ۝ ۱۸۴

وہ تو نہ ہوگی مگر ایک چنگھاڑ جبھی وہ سب کے سب ہمارے حضور حاضر ہو جائیں گے۔

تو ان کا لڑکا علی بے ہوش ہو کر گرا اور سورج چڑھنے تک اس کو افاقہ نہ ہوا۔ ۱۸۵

☆ علی بن فضیل جب کوئی سورت پڑھنے لگتے تو اسے ختم نہ کر سکتے اور سورۃ "إِذَا زُلْزِلَتِ الْأَرْضُ" اور سورۃ القارعہ کبھی بھی سن نہیں سکتے تھے۔

جب حضرت علی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فوت ہوئے تو ان کے والد حضرت فضیل رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ہنس پڑے لوگوں نے پوچھا تو فرمایا اللہ نے اس کی موت کو پسند کیا تو اللہ کے پسند کرنے کی وجہ سے میں نے پسند کیا۔ ۱۸۶

---

۱۸۳ تنبيه المغترين، الباب الاول، ومنها كثرة الخوف من الله تعالى اذا ذكروا أهوال يوم القيامة و كثرة الغشيان اذا سمعوا القرآن و الذكر، الصفحة ۶۳، المكتبة التوفيقية القاهرة

۱۸۴ یٰسٓ: ۳۶/۵۳

۱۸۵ تنبيه المغترين، الباب الاول، ومنها كثرة الخوف من الله تعالى اذا ذكروا أهوال يوم القيامة و كثرة الغشيان اذا سمعوا القرآن و الذكر، الصفحة ۶۳، المكتبة التوفيقية القاهرة

☆ میمون بن مہران فرماتے ہیں کہ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو سنا کہ وہ پڑھ رہا تھا "وَ اِنَّ جَهَنَّمَ لَمَوْعِدُهُمْ اَجْمَعِيْنَ" ۱۸۷

"اور بیشک جہنم ان سب کا وعدہ ہے"

یہ سن کر آپ رضی اللہ عنہ نے چیخ ماری اور سر پر ہاتھ رکھ کر جنگل کی طرف نکل گئے۔ ۱۸۸

☆ سری سقطی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ میں ہر روز اپنی ناک کو کئی بار دیکھتا ہوں اس خوف سے کہ میرا منہ سیاہ نہ ہو گیا ہو۔ ۱۸۹

☆ زرارہ بن ابی اوفی نے فجر کی نماز پڑھی اور جب یہ آیت پڑھی

"فَاِذَا نُقِرَ فِي النَّاقُوْرِ" ۱۹۰

تو بے ہوش ہو کر گرے۔ جب آپ کو اُٹھایا گیا تو انتقال کر چکے تھے۔ ۱۹۱

بعض سلف جب آگ دیکھتے یا چراغ جلاتے تو جہنم کو یاد کر کے صبح تک روتے رہے۔

☆ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ایک پرندے کو دیکھ کر فرمایا

---

۱۸۶ تنبیہ المغترین، الباب الاول، ومنها کثرة الخوف من الله تعالی اذا ذکروا أهوال یوم القیامة و کثرة الغشیان اذا سمعوا القرآن والذکر، الصفحة ۶۴، المکتبة التوفیقیة القاهرة

۱۸۷ الحجر: ۱۵/ ۴۳

۱۸۸ تنبیه المغترین، الباب الاول، ومنها کثرة الخوف من الله تعالی اذا ذکروا أهوال یوم القیامة و کثرة الغشیان اذا سمعوا القرآن والذکر، الصفحة ۶۴، المکتبة التوفیقیة القاهرة

۱۸۹ احیاء علوم الدین، کتاب الخوف والرجاء، بیان احوال الصحابة والتابعین والسلف والصالحین فی شدة الخوف، الجزء الرابع، الصفحة ۲۲۹، دار المعرفة بیروت

۱۹۰ المدثر: ۷۴/ ۸

۱۹۱ احیاء علوم الدین، کتاب الخوف والرجاء، بیان احوال الصحابة والتابعین والسلف والصالحین فی شدة الخوف، الجزء الرابع، الصفحة ۲۳۰، دار المعرفة بیروت

یَا لَیْتَنِیْ مِثْلُکَ یَا طَائِرًا وَّلَمْ اَخْلُقْ بَشَرًا ۱۹۲

کاش میں پرندہ ہوتا (عذاب سے مامون ہوتا) اور بشر نہ ہوتا۔

☆ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے تھے کہ میں دوست رکھتا ہوں کہ میں درخت ہوتا جو کاٹا جاتا۔۱۹۳

پند سود مند

سلف صالحین کی طرف خیال کرو۔ وہ کس قدر خوفِ الٰہی کرتے تھے اب تم اپنے خیال پر غور کرو کیا تمہیں کبھی آیاتِ عذاب سن کر رونا آیا ہے، کبھی خوفِ الٰہی سے غش ہوا ہے، کبھی کلامِ الٰہی سن کر تمہارے بدن کے رونگٹے کھڑے ہوئے ہیں، اگر نہیں تو شہادتِ قلبی کا علاج کرو اور کسی اللہ کے مقبول کی غلامی اختیار کر کے اس سے اپنے امراض باطنیہ کا علاج کراؤ۔ اللہ تعالیٰ اپنے شفا خانہ حقیقی سے تجھے شفا عنایت کرے گا اور ضرور کریگا کہ اس کا وعدہ سچا ہے۔

صحابہ کا جذبہ عشق رسول

---

۱۹۲ احیاء علوم الدین، کتاب الخوف والرجاء، بیان احوال الصحابة والتابعین والسلف والصالحین فی شدة الخوف، الجزء الرابع، الصفحة ۱۸۱، دار المعرفة بیروت

۱۹۳ احیاء علوم الدین، کتاب الخوف والرجاء، بیان احوال الصحابة والتابعین والسلف والصالحین فی شدة الخوف، الجزء الرابع، الصفحة ۱۸۱، دار المعرفة بیروت

کائناتِ عالم میں عشق و محبت کی نہ جانے کتنی داستانیں بکھری پڑی ہیں۔ تاریخ اپنی آغوش میں ہزاروں اربابِ محبت سمیٹے ہوئے ہے۔ شعبۂ محبت میں عشاق کی ایک طویل فہرست نظر آئے گی مگر اس میں سے عاشقانِ مصطفیٰ ﷺ کی محبت اپنے اندر ایک انفرادی شان، نمایاں حیثیت اور جداگانہ انداز لئے ہوئے ہے۔ اصحابِ رسول کی زندگی سے محبت کی صحیح تعمیر ہوتی ہے ان کی لافانی محبت آج بھی تاریخ کے زریں صفحات پر سنہرے حرفوں میں ثبت ہے اور اس کی تابناک حقیقت کو غیر بھی سراہتے ہیں ان کی زندگی عشقِ رسول کا ایک ایسا مُرقّع ۱۹۴ ہے جس کے سامنے غیروں کی گردنیں بھی عقیدت مندانہ انداز سے خم ہیں۔ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ ہوں یا فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ، عثمان ذی النورین رضی اللہ عنہ ہوں یا علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ، عشرہ مبشرہ ہوں یا دیگر صحابہ ہر ایک کے دل سے محبت رسول کر سوتے پھوٹتے ہیں محبت کرنے والوں کی اس مقدس جماعت نے عشق و محبت کی صحیح صورت کائنات کے سامنے پیش کر کے کتابِ محبت میں اربابِ محبت کے لئے ایک نئے باب کا اضافہ کیا ہے۔ اس اجمال کی مختصر تفصیل ان کی زندگی کے آئینہ میں دیکھی جائے تو استعارہ کنایہ کے حجابات اُٹھ جائیں گے اور ان کے جذبہ عشق رسول کی مقدس داستان اُبھر کر سامنے آجائے گی۔

فرزند صدیق اکبر رضی اللہ عنہ حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ جنگ بدر میں مشرکینِ مکہ کے ہمراہ کفارِ قریش کی طرف سے لشکر اسلام سے زور آزمائی میں مصروف تھے۔ مشرف با اسلام ہونے کے بعد ایک روز شفیق باپ کی خدمت میں عرض کرتے ہیں، پدر بزرگوار! جنگِ بدر میں ایک ساعت ایسی بھی آئی کہ آپ میری تلوار کی زد میں آگئے تھے

---

۱۹۴ خاکہ

اگر میں چاہتا تو بڑی آسانی سے آپ کو تہ تیغ کر سکتا تھا لیکن رشتہ ابوت نے میری کلائی تھام لی اور میں نے آپ کی طرف سے صَرفِ نظر کر لیا۔ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے جذبہ عشق نے انگڑائی لی۔ محبت رسول ﷺ نے تیور بدلا اور عشق رسول ﷺ میں ڈوبی ہوئی ایک پر جلال آواز اُبھری وہ تمہارا کفر تھا جس نے تمہیں پدری رشتہ کی یاد دلائی اور تمہارے جذبہ مبارَزت[195] پر خونی رشتہ غالب ہو گیا۔ واللہ اگر میرے ساتھ یہی معاملہ پیش آتا اور تم میری تلوار کی زد میں آجاتے تو محبت رسول غالب آتی اور تلوار اپنا کام کر جاتی، چشم فلک بھی دیکھ لیتی کہ رسول کی خاطر ایک شفیق باپ نے اپنے چہیتے بیٹے کی گردن اُڑا دی۔[196]

قابل صد احترام ہے جذبہ صدیقی کہ دل کی گہرائیوں سے اُبھرتا ہے اور کائنات کو انگشت بدنداں کر دیتا ہے۔ صدیقی عشق رسول ﷺ کی عظمت نرالی شان رکھتا ہے مال اپنا ہوتا ہے مگر محبت کہتی ہے اسے اپنا نہ کہو اپنا تو صرف محبوب ہے بقیہ سب کچھ محبوب کا ہے۔ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے اس جذبے کی ترجمانی حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی ایک روایت کرتی ہے۔ ان کی روایت کے مطابق سیّد کائنات ﷺ نے ایک روز ارشاد فرمایا

جتنا فائدہ مجھے ابو بکر کے مال نے پہنچایا ہے اتنا فائدہ کبھی کسی کے مال نے نہیں پہنچایا

سرکار کے اس فرمان سے آتش محبت کو ہوا لگی اور دبی ہوئی چنگاری شعلہ جوالہ بن گئی۔

---

[195] چڑھائی، حملہ، جنگ

[196] تاریخ الخلفاء، الخلفاء الراشدون، فصل فی صحبته و مشاهده، الصفحة ۲۹، دار ابن حزم بیروت

عشق صدیقی میں ہیجان برپا ہوا اور دریائے محبت بشکل آنسو آنکھوں سے نکل پڑا۔
گریہ سامانی کرتے ہوئے عرض کیا اے میرے آقا ﷺ! محبوب و محبّ میں، میرا اور تیرا
کیسا، میں بھی آپ ﷺ کا اور میرا سب کچھ آپ ﷺ کا، بہت پہلے ابو بکر کا تن من دھن
سب آپ ﷺ پر قربان ہو چکا ہے۔ اب ابو بکر کا حال کیسا؟ ۱۹۷

اللہ! اللہ! یہ ہے محبت صدیقی کہ مال اپنا ہے مگر محبت کہتی ہے کہ اسے میرا نہ کہا
جائے اگر محبوب بھی اس کو ابو بکر کا مال کہیں گے تو صدیق کا آبگینہ دل ٹوٹ جائے گا۔
حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کی زندگی کا ایک ایک لمحہ رضائے رسول ﷺ اور عشق مصطفیٰ ﷺ میں
گزرتا تھا آپ ﷺ کی پسند و ناپسند سے بھی ہم آہنگ ہوئی تھی۔ اس کا اندازہ ہم کو اس
سے ہوتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے چچا ابو طالب کا ایمان قبول کرنا، رسول ﷺ کے لئے
آنکھوں کی ٹھنڈک اور دل کا سرور تھا اور دائرہ اسلام میں ان کا داخلہ رسول ﷺ کی
مسرت و شادمانی کا سبب اور اِنبساط ۱۹۸ وخوشی کا باعث تھا۔ سرکار ﷺ آرزو فرماتے
تھے کہ کاش چچا ابو طالب دولت ایمان سے ہمکنار ہو جائیں۔ حضرت صدیق رضی اللہ عنہ پر
جب یہ حقیقت منکشف ہوئی تو بارگاہ رسالت میں عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! قسم ہے
اس ذات وحدہ لاشریک کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے ابو طالب کا
شرف ایمان سے مشرف ہونا میرے لئے میرے والد ابو قحافہ کے دائرہ اسلام میں
آنے اور غلامی رسول قبول کرنے سے زیادہ عزیز و محبوب ہے کیونکہ مجھے وہی محبوب

---

۱۹۷ مسند احمد بن حنبل، باقی مسند المکثرین، مسند ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ، رقم الحدیث ، الجزء الرابع، الصفحۃ ، دار الکتب العلمیۃ بیروت

۱۹۸ سرور

ہے جو سرکار ﷺ کو محبوب ہے، مجھے وہی پسند ہے جو سرکار کو پسند ہے۔ میری ساری مسرت و شادمانی سرکار ﷺ کی رضا سے وابستہ ہے جب ابو طالب کا ایمان قبول کرنا سرکار ﷺ کو عزیز ہے تو بھلا میں اسے ناپسند کرنے کی جسارت کیسے کرسکتا ہوں۔ ۱۹۹

یہ تو تھا حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا جذبہ عشق رسول ﷺ۔ اب بالاختصار حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی محبت تاریخ کے آئینہ میں ملاحظہ فرمایئے آپ رضی اللہ عنہ کے جذبہ عشق رسول ﷺ کی شگفتگی ایسی ہے کہ عقل انسانی دنگ رہ جاتی ہے، ہوشمندی سر پٹک دیتی ہے، خرد کی توانائی دم توڑ دیتی ہے کہ عشق و محبت کی ایسی دیوانگی تو کہیں نظر نہیں آتی۔ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ بارگاہ رسالت میں حاضر ہیں اور عرض کررہے ہیں یارسول اللہ ﷺ! آپ مجھے میری عزیز جان کے علاوہ کائنات کی ہر نعمت سے زیادہ عزیز ہیں، ارشاد ہوا

لَا یُؤْمِنُ اَحَدُکُمْ حَتّٰی اَکُوْنَ اَحَبَّ اِلَیْہِ مِنْ نَفْسِہٖ

تم میں کوئی مومن کامل ہو ہی نہیں سکتا جب تک کہ میں اسے اس کی جان سے بھی زیادہ محبوب نہ ہو جاؤں۔

عمر ابھی تمہاری محبت نامکمل ہے اس میں کمال پیدا کرو ارشادِ نبی ﷺ نے گردنِ فاروقی خم کردی۔ اب عرض کرتے ہیں یارسول اللہ ﷺ! اب تو آپ مجھے میری عزیز جان سے بھی زیادہ عزیز ہیں۔ ۲۰۰

---

۱۹۹ الشفاء بتعریف حقوق المصطفٰی، الباب الثانی فی لزوم محبته صلی اللّٰه تعالٰی علیه و آله وسلم، فصل فیمارویٰ عن السلف والائمة من محبتهم للنبی صلی اللّٰه تعالٰی علیه وسلم وشوقهم له، الجزء الثانی، الصفحة، دار الکتب العلمیة بیروت

انسان کو ماں، باپ، اولاد، عزیز واقارب اور خونی رشتوں سے بڑی محبت ہوتی ہے اور اپنی جان تو ہر ایک کو عزیز ہوتی ہے۔ دنیا میں جان سے زیادہ کوئی شے پیاری نہیں ہوتی مگر جذبہ فاروقی رضی اللہ عنہ نے رسول ﷺ کے لئے والدین سے منہ پھیرلیا، اولاد کو ٹھوکر ماردی، عزیز واقارب اور خونی رشتوں سے ناتا توڑلیا حتی کہ جان جیسی عزیز شے بھی محبوب ﷺ کے قدموں میں ڈھیر کردی۔ یہ تمام چیزیں تو سرکار ﷺ کے قدموں کی خاک ہیں اور یارسول اللہ ﷺ! میرے لئے عزیز ومحبوب تو صرف آپ ﷺ ہیں، ہے کوئی دشت محبت کا شہسوار! جو اس کی نظیر پیش کرسکے، مجنوں اور فرہاد جیسے عشق ومحبت میں مارے ہوئے آزمودہ کار بھی محبت فاروقی رضی اللہ عنہ کے آگے زانوئے تلمذ تہہ کریں۔

عشق فاروقی رضی اللہ عنہ کا ایک اور منظر بھی قابل دید ہے آپ رضی اللہ عنہ حجراسود کے سامنے ہیں اور جوشِ محبت میں اس کو مخاطب کرکے فرمارہے ہیں تو ایک پتھر ہے تجھ میں نفع و ضرر کی صلاحیت نہیں تیری ذات سے میری لئے کوئی منفعت ومضرت نہیں۔ میں تجھے ہرگز بوسہ نہ دیتا اگر میری آنکھوں نے رسول خدا ﷺ کو تجھے چومتے ہوئے نہ دیکھا ہوتا میں تجھے اس لئے چومتا ہوں کہ تجھے محبوب کے لب ہائے مقدس مس ہوئے ہیں۔

نسبت رسول ﷺ کی وجہ سے تجھے چوم رہا ہوں۔ ۲۰۱

محبت فاروقی رضی اللہ عنہ کی جلوہ سامانی کا ایک اور دل کش پہلو بھی قابل دید ہے

---

۲۰۰ الشفاء بتعریف حقوق المصطفٰی، الباب الثانی فی لزوم محبته صلی اللہ تعالٰی علیه وآله وسلم،، الجزء الثانی، الصفحة۲۰ دار الکتب العلمیة بیروت

۲۰۱ الشفاء بتعریف حق المصطفٰی، القسم الثانی فیما یجب علی الانام من حقوقه صلی اللہ تعالٰی علیه وآله وسلم، الباب الاول فی فرض الایمان به ووجوب طاعته واتباع سنته، الجزء الثانی، الصفحة۲ دار الکتب العلمیة بیروت

آپ رضی اللہ عنہ نے مقام ذوالحلیفہ میں دو رکعت نماز ادا کر کے فرمایا میری نگاہوں نے آقا ﷺ کو جو کرتے ہوئے دیکھا میں نے بھی وہی کیا۔ آقا ﷺ نے یہاں دو رکعت نماز ادا فرمائی تھی۔ عشق نے مجبور کیا کہ عمر تم بھی یہاں اپنا سجدہ لٹاؤ اس لئے اس دو رکعت کی ادائیگی ہوئی ہے۔[۲۰۲]

مختصر یہ کہ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی محبتِ رسول ﷺ بھی راہ محبت میں سنگ میل کی حیثیت رکھتی ہے۔

اب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے جذبہ عشق رسول ﷺ کے کچھ تراشتے پیش ناظرین ہیں۔

صلح حدیبیہ کے موقع پر قریش نے حضرت عثمان ذی النورین رضی اللہ عنہ کو طواف کعبہ کی اجازت دے دی۔ عثمان! اگر تم چاہو تو صرف تمہارے لئے اجازت ہے تم کعبہ کا طواف کر سکتے ہو مگر تمہارے رسول اور رفقاء اجازت سے مستثنیٰ ہیں۔ طوافِ کعبہ ایک عظیم عبادت ہے نصیب والوں کو یہ سعادت نصیب ہوتی ہے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی یہ خوش بختی ہے کہ انہیں طواف کی اجازت مل رہی ہے انہیں طواف کر لینا چاہیے مگر محبت کہتی ہے کہ محبوب نے ابھی طواف نہیں کیا ہے تم طواف کرو گے؟ نہیں نہیں بغیر محبوب ﷺ کے طواف کرنے کا قصد بھی نہ کرنا۔ محبت کی اس آواز پر انہوں نے قریش کو جواب دیا میری غیرتِ ایمانی یہ گوارا نہیں کر سکتی کہ رسول اللہ ﷺ سے پہلے میں طواف

---

۲۰۲ الشفاء بتعریف حق المصطفیٰ، القسم الثانی فیما یجب علی الانام من حقوقه صلی اللہ تعالیٰ علیه و آله وسلم، الباب الاول فی فرض الایمان به و وجوب طاعته و اتباع سنته، الجزء الثانی، الصفحة ۴۱، دار الکتب العلمیة بیروت

کرلوں۔ میں اُس وقت تک ہرگز طواف نہیں کرسکتا جب تک کہ سرکار ﷺ طواف نہ فرمالیں۔۲۰۳

عثمانی عشق ومحبت کی ایک اور روایت سے کائناتِ دل کو معمور کرلیجئے آپ کے آزاد کردہ غلام حضرت ابوسہلہ کا بیان ہے کہ ایک بار ہم نے دیکھا کہ سرکار ﷺ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے سرگوشی فرمارہے ہیں۔آپ رضی اللہ عنہ کے گوش اقدس میں کچھ ایسی باتیں آئیں جس سے آپ رضی اللہ عنہ کے چہرے کا رنگ متغیر ہوگیا، شگفتہ چہرہ پژمُردہ۲۰۴ ہوگیا۔ پھر ایک زمانہ کے بعد وہ مہیب (خطرناک) ساعت آئی کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو بلوائیوں نے ان کے کاشانہ اقدس میں محصور۲۰۵ کردیا۔ہم نے آپ رضی اللہ عنہ سے عرض کیا اب پانی سر سے اونچا ہوچکا ہے، پیمانہ صبر لبریز ہوگیا ہے، اب ان کی گوشمالی۲۰۶ کی اجازت دیجئے۔آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا مجھ سے یہ نہیں ہوسکتا کیونکہ میرے آقا ﷺ نے مجھے مقابلہ کی نہیں بلکہ صبر وشکر کی وصیت فرمائی ہے۔۲۰۷

قابل توجہ ہے یہ امر کہ جان خطرے میں ہے۔کھانا پانی بند ہے، گھر سے باہر

---

۲۰۳ الشفاء بتعریف حق المصطفیٰ، الباب الثالث فی تعظیم أمرہ ووجوب توقیرہ وبرہ،فصل فی عادۃ الصحابۃ فی تعظیمہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وتوقیرہ واجلالہ،الجزء الثانی، الصفحۃ۲۴،دار الکتب العلمیۃ بیروت

۲۰۴ مرجھایا ہوا　　۲۰۵ گھرا ہوا　　۲۰۶ سزا دینا

۲۰۷ دلائل النبوۃ للبیھقی،جماع أبواب اخبار النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم بالکوائن بعدہ الخ، باب ماجاء فی اخبار النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم بالبلوی التی اصابت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ علیہ الخ،السفر السادس،الصفحۃ۳۹۱،دار الریان للتراث القاھرۃ

قدم نہیں نکال سکتے، جان کو عظیم خطرہ لاحق ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ کو حکم دے دینا چاہیے تھا کہ ہاں! ہاں! ان بلوائیوں کو روند ڈالو، صفحۂ ہستی سے نیست و نابود کردو مگر آپ رضی اللہ عنہ ایسا کرنے سے گریز کرتے ہیں۔ کیونکہ محبت کہتی ہے کہ چاہے جان چلی جائے مگر محبوب ﷺ کی وصیت پر آنچ نہ آنے پائے۔

آپ رضی اللہ عنہ کا جذبہ عشق ہی تھا کہ رسول ﷺ کے ایک اشارہ پر آپ رضی اللہ عنہ نے اُونٹوں کی ایک کثیر جماعت، دیناروں کے کھنکتے ہوئے ہزاروں سکے، مسجد نبوی کی تعمیر کے لئے زمین اور بیر رومہ خرید کر قدمِ مصطفیٰ ﷺ میں بچھا دیا۔ ۲۰۸

غرضیکہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی زندگی بھی عشق رسول کا گلدستہ ہے۔

مولائے کائنات حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی حیاتِ طیبہ بھی عشق رسول ﷺ سے معمور ہے ان کا ایک ہی فرمان اتنی جامعیت کا حامل ہے کہ محبت کے تمام شعبے اس میں سمٹ آتے ہیں۔ آپ رضی اللہ عنہ سے کسی نے سوال کیا کہ آپ حضرات رسول خدا ﷺ سے کس انداز کی محبت کرتے تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ کے جذبہ عشق کے کیا تیور ہوئے تھے؟ ارشاد فرمایا لوگوں کو اپنا مال بہت عزیز ہوتا ہے مگر ہم رسول اللہ ﷺ کے سامنے مال کو ٹھوکر مارتے تھے، اپنی اولاد سے سب کو بے پناہ پیار ہوتا ہے مگر ہماری اولاد رسول اللہ ﷺ کی محبت کی بھینٹ چڑھتی تھی، والدین سے یک گونہ محبت ہوتی ہے مگر محبت رسول ﷺ کے سامنے والدین کی محبت بھی دم توڑتی نظر آتی۔ سخت پیاس کے وقت ٹھنڈا پانی جتنا محبوب ہوتا ہے اس کا اندازہ ایک پیاسا ہی کرسکتا ہے مگر شدت تشنگی میں ہم سے پوچھا

---

۲۰۸ مشکاۃ المصابیح، کتاب المناقب، باب مناقب قریش و ذکر القبائل، مناقب عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ، الفصل الثانی، الصفحۃ ۵۶۱، المکتب الاسلامی بیروت

جائے کہ رسول ﷺ کو اختیار کرتے ہو یا فرحت بخش ٹھنڈے پانی کو، توقسم ہے خدائے وحدہ لاشریک کی! ہم سکون بخش ٹھنڈے پانی کو ٹھوکر مار کر اپنی جان قربان کر دیں گے مگر ہم یہ کبھی گوارا نہیں کر سکتے کہ رسول ﷺ کو چھوڑ کر سرد پانی کی طرف نگاہ اُٹھا دیں۔۲۰۹

خلفائے راشدین کے بعد دیگر صحابہ کی داستانِ عشق بھی ذہن نشین کرتے چلیے

حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما گروہ صحابہ میں ایک نمایاں حیثیت رکھتے ہیں آپ رضی اللہ عنہ کا پیر سُن ہوگیا ہے آپ رضی اللہ عنہ سے کہا گیا کہ کائنات میں جو سب سے زیادہ آپ کو محبوب ہو اس کو پکاریئے مرض سے نجات مل جائے گی۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فوراً پکارا یا محمداہ! پکارتے ہی پیر درست ہوگیا۔۲۱۰

حاضرین کے ذہن میں خونی رشتوں کی ایک طویل فہرست اُبھر آئی ہوگی لیکن آپ رضی اللہ عنہ نے سب کو پس پشت ڈال دیا اور صرف رسول ﷺ کو پکار کر یہ اعلان کر دیا کہ پوری کائنات میں آپ رضی اللہ عنہ کو سب سے زیادہ محبوب سرورِ کائنات ﷺ ہیں۔

ایک مقام پر آپ رضی اللہ عنہ کی محبت دیوانگی کے روپ میں نظر آتی ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں اُونٹ کی مہار ہے اور اُونٹ کو کبھی اس گلی میں لے جاتے ہیں اور کبھی اس گلی

---

۲۰۹ الشفاء بتعریف حق المصطفیٰ، الباب الثانی، فصل فیما روی عن السلف والائمة من محبتهم للنبی صلی اللہ علیه وآله وسلم وشوقهم له، الجزء الثانی، الصفحة، دار الکتب العلمیة بیروت

۲۱۰ الشفاء بتعریف حق المصطفیٰ، الباب الثانی، فصل فیما روی عن السلف والائمة من محبتهم للنبی صلی اللہ علیه وآله وسلم وشوقهم له، الجزء الثانی، الصفحة، دار الکتب العلمیة بیروت

میں لے جاتے ہیں، کبھی اس گلی کو گزرگاہ بناتے ہیں، کبھی ادھر کا رُخ کرتے ہیں، کبھی اُدھر کا۔ان سے سوال کیا گیا حضور والا! یہ کیا ہو رہا ہے؟ ارشاد فرمایا یہ تو مجھے بھی نہیں معلوم میں تو اتنا جانتا ہوں کہ ایک روز میں نے اپنے آقا ﷺ کو اسی انداز میں دیکھا تھا۔ محبت نے مجبور کیا کہ عبداللہ! محبوب کی اداؤں کو دھراؤ اور میں سرکار ﷺ کی اداؤں کی نقل کرنے لگا۔ ۲۱۱

جولوگ آدابِ محبت سے بیگانہ ہیں، عشق کے تقاضوں سے ناآشنا ہیں۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی زندگی کا ایک ایک گوشہ انہیں دعوتِ فکر دیتا ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ اکثر وبیشتر منبر رسول ﷺ کے پاس کھڑے ہوتے اور منبر رسول ﷺ پر رسول ﷺ کے تشریف فرما ہونے کی جگہ ادب سے ہاتھ رکھتے اور پھر اسے اپنے چہرے پر مل لیتے تھے۔ ۲۱۲

عقل کہتی ہے کہ ایک منبر کی کیا حیثیت ہے لکڑی کا ڈھانچہ ہے ادنیٰ حقیقت رکھتا ہے جب وہ خود مقدس نہیں تو اس سے تقدس کیسے حاصل ہوگا مگر محبتِ عبداللہ کہتی ہے کہ اسے رسول ﷺ کے مقدس جسم سے نسبت ہے۔ مقدس سے نسبت رکھنے والا بھی مقدس ہوتا ہے لہٰذا ایسی چیزوں سے تقدس حاصل کرو۔ محبت رسول ﷺ میں آپ رضی اللہ عنہ کی وارفتگی کا یہ عالم تھا کہ آپ رضی اللہ عنہ ہمیشہ دَباغت شدہ اور زرد رنگ کا جوتا پہنتے تھے

---

۲۱۱ الشفاء بتعریف حق المصطفیٰ، الباب الاول فی فرض الایمان بہ ووجوب طاعتہ واتباع سنتہ، الجزء الثانی، الصفحۃ ۳۵، دار الکتب العلمیۃ بیروت

۲۱۲ الشفاء بتعریف حق المصطفیٰ، الباب الثالث فی تعظیم أمرہ ووجوب توقیرہ وبرہ، الجزء الثانی، الصفحۃ ۷۱، دار الکتب العلمیۃ بیروت

کیونکہ آپ رضی اللہ عنہ نے سرکار کو ہمیشہ ایسے ہی نعلین میں دیکھا تھا۔۲۱۳

محبت کا تقاضہ بھی یہی ہے کہ چلتی پھرتی چیزوں میں بھی محبوب کی پسند کو مدنظر ہونا چاہیے۔

حضرت ایوب انصاری رضی اللہ عنہ کا جذبہ عشق بھی کسی سے پیچھے نہیں ہے۔ ان کی دیوانگی کا اندازہ اس سے ہوتا ہے کہ ان کے کاشانۂ اقدس پر سرکار ﷺ کے قیام کے دوران میں گھر کے اندر جو کچھ پکتا سب رسول ﷺ کی بارگاہ میں پیش ہو جاتا۔ سرکار ﷺ اس میں حسبِ اشتہا تناول فرما لیتے تھے جب بچا ہوا کھانا گھر پہنچتا تو رسول ﷺ کے متوالوں کا حال قابلِ دید ہوتا تھا۔ عشق رسول ﷺ میں سرشار خاندان کھانے میں رسول ﷺ کے نشان انگشت تلاش کر کے وہیں سے لقمہ لینے کی کوشش کرتا تھا۔ ایک روز بارگاہ رسالت سے کھانا واپس آیا۔ نشانِ انگشت کی تلاشی ہوئی مگر ایک نشان بھی نہ ملا حضرت ایوب انصاری رضی اللہ عنہ نے بارگاہ رسالت میں مضطربانہ عرض کی یارسول اللہ ﷺ! آج آپ ﷺ نے کھانا تناول نہیں فرمایا خدانخواستہ طبیعت تو ناساز نہیں ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کھانا نہ کھانے کا سبب یہ ہے کہ آج کھانے میں کچا لہسن پڑا ہوا ہے اور کچا لہسن مجھے پسند نہیں عرض کیا یارسول اللہ ﷺ! جب آپ ﷺ کو کچا لہسن پسند نہیں تو میں بھی آج سے کبھی کچا لہسن استعمال نہیں کروں گا اور پھر انہوں نے زندگی کے آخیر لمحہ تک کچے لہسن کو ہاتھ بھی نہیں لگایا۔۲۱۴

---

۲۱۳ الشفاء بتعریف حق المصطفی، الباب الثانی فی لزوم محبتہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم، فصل فی علامۃ محبتہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم، الجزء الثانی، الصفحۃ ۲۰، دار الکتب العلمیۃ بیروت

عشق و محبت کی یہی وہ منزل ہے جہاں کھری کھوٹی محبت بے نقاب ہو جاتی ہے۔ عقل کہتی ہے کہ یہ ضروری نہیں کہ کھانے پینے کے معاملہ میں اپنی پسند کو رسول ﷺ کی پسند کا پابند کیا جائے اور محبت کہتی ہے کہ وہ عقل والوں کا شیوہ ہوگا۔ اہل محبت کا اندازِ فکر تو یہ ہے کہ محبوب کی ناپسند کی طرف نگاہ اُٹھانا بھی توہین محبت ہے۔ لہسن حرام نہیں، ناجائز نہیں۔ اس کے استعمال میں کوئی شرعی قباحت نہیں مگر جب محبوب نے اسے ناپسند فرمادیا تو محب کے لئے اس کا استعمال نازیبا ہے۔

حضرت زید ابن دشنہ رضی اللہ عنہ کی والہانہ محبت بھی تاریخ کے سینے میں ایک تابناک حیثیت رکھتی ہے۔ جب شہید کرنے کے لئے ان کو حدودِ حرم سے باہر نکالا گیا اور وہ مقتل میں پہونچے تو ابوسفیان ابن حرب نے کہا زید اس وقت تو تمہارے دل میں یہ خواہش کروٹ لے رہی ہوگی کہ محمد (ﷺ) تمہاری جگہ ہوتے، ان کی گردن زنی ہوتی اور تم اپنے اہل وعیال میں مصروف عیش ہوتے۔ محبت رسول ﷺ کا متوالا تڑپ اُٹھا حضرت زید رضی اللہ عنہ مضطرب ہو گئے اُرشاد فرمایا ابوسفیان اپنے پیشواؤں سے متعلق تمہارا یہ طریقہ فکر ہوسکتا ہے مگر میں تو یہ تصور بھی نہیں کرسکتا کہ رسول ﷺ کسی ایسی جگہ تشریف رکھیں جہاں آپ ﷺ کے پائے مبارک میں ایک کانٹا بھی چبھ جائے اور میں اپنے خاندان میں آرام پذیر رہوں۔ قسم ہے خدائے ذوالجلال کی! ہمیں سر کٹا دینا محبوب ہے مگر یہ گوارا نہیں کہ آقا ﷺ کے قدم میں ایک کانٹا بھی چبھے۔ اس ناقابل تردید حقیقت کو دیکھ کر ابوسفیان نے بھی بے ساختہ کہہ دیا۔ اصحابِ محمد (ﷺ) جس انداز کی

---

۲۱۴ صحیح مسلم، کتاب الاطعمة، باب اباحة أكل الثوم وأنه ينبغي لمن أراد خطاب الكبار تركه، رقم الحديث ۲۰۵۳ الصفحة ۹۴۲، دار الفكر بيروت

محبت محمد (ﷺ) سے کرتے ہیں ہم نے کسی کو بھی کسی سے اس انداز محبت سے کرتے نہیں دیکھا۔215

بروایت شفاء شریف حضرت عمر ابن العاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ ﷺ سے زیادہ کائنات کی کوئی نعمت عزیز و محبوب نہیں۔216

سیّد کائنات ﷺ کے آزاد کردہ غلام حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ کی محبت بھی اپنے اندر اپنے نُدرَت 217 لئے ہوئے ہے۔ رسول ﷺ سے جدائی آپ رضی اللہ عنہ کے لئے ناقابل برداشت ہوتی تھی۔ اگر کبھی رسول ﷺ کو نہ دیکھتے تو بے قرار ہو جاتے تھے۔ ایک روز بارگاہِ مصطفیٰ ﷺ میں عجیب انداز سے حاضری دیتے ہیں، چہرے کا رنگ اُڑا ہوا ہے، حالت خستہ ہے، چہرے سے حزن وملال پھوٹ رہا ہے۔ سرکار ﷺ نے فرمایا ثوبان! آج تمہارا انداز کیوں بدلا ہوا ہے، خیریت تو ہے، چہرہ اُترا ہوا کیوں نظر آرہا ہے۔ عرض کیا یارسول اللہ ﷺ مجھے کوئی شکایت نہیں ہے، میں کسی مرض کا شکار نہیں ہوں، مجھے کوئی تکلیف نہیں ہے۔ صرف یہ درد مجھے ستا رہا ہے کہ آقا ﷺ کی زیارت نہیں ہو پاتی جب دیدار کی تڑپ رہتی ہے دل بے قرار ہوتا ہے تو مضطربانہ حاضری کا شرف

---

215 الشفاء بتعريف حق المصطفىٰ، الباب الثاني في لزوم محبته صلى الله تعالىٰ عليه وسلم، فصل فيما روى عن السلف والأئمة من محبتهم للنبي صلى الله تعالىٰ عليه وسلم وشوقهم له، الجزء الثاني، الصفحة ٢١، دار الكتب العلمية بيروت

216 الشفاء بتعريف حق المصطفىٰ، الباب الثاني في لزوم محبته صلى الله تعالىٰ عليه وسلم، فصل فيما روى عن السلف والأئمة من محبتهم للنبي صلى الله تعالىٰ عليه وسلم وشوقهم له، الجزء الثاني، الصفحة ٢٣، دار الكتب العلمية بيروت

217 انوکھاپن، عمدگی

حاصل کرتا ہوں مگر اے میرے آقا ﷺ یہاں تو زیارت کی کوئی نہ کوئی صورت نکل آتی ہے۔ آخرت کا خوف دامن گیر ہے کہ وہاں سرکار ﷺ انبیاء کرام کے ساتھ مقام رفیع میں جلوہ فرما ہوں گے اور خوش نصیبی سے اگر جنت میرے حصہ میں آئی تو ادنیٰ مقام پر میں محدود رہوں گا اور اگر خدانخواستہ جنت ہی سے محروم ہو گیا تو پھر آقا ﷺ کی زیارت کے شرف کی کیا صورت ہوگی؟ دونوں صورتوں میں آپ ﷺ کی زیارت سے ہمیشہ محرومی ہوگی۔ یہی فکر مجھے مبتلائے وحشت کیے ہوئے ہے اس فکر میں دبلا ہوتا جا رہا ہوں۔ محبت کے ماروں کی آرزو پوری نہ ہو یہ کیسے ہو سکتا ہے، عشق و محبت کی یہ آہ باب اجابت تک پہنچ گئی اور وہاں سے فوراً پیامِ مسرت بھی آ گیا

وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَآءِ وَالصّٰلِحِيْنَ ج وَحَسُنَ اُولٰٓئِكَ رَفِيْقًا ۲۱۸

اور جو اللہ اور اس کے رسول کا حکم مانے تو اُسے ان کا ساتھ ملے گا جن پر اللہ نے فضل کیا یعنی انبیاء اور صدیق اور شہید اور نیک لوگ یہ کیا ہی اچھے ساتھی ہیں۔

سرکار ﷺ نے حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ کو خدا کا یہ پیغام سنا دیا، گھبرانے کی ضرورت نہیں۔ یہاں ساتھ ہو تو تمہاری محبت بھی وہاں تمہیں میری ہمراہی میں رکھے گی۔ ۲۱۹

جس صحابی پر نظر ڈالو وہ رسول کا جاں نثار نظر آتا ہے۔ ہمیں کوئی بھی ایسا نہیں ملتا جس کے اندر جذبہ محبت کی کارفرمائی نہ ہو۔

---

۲۱۸ النساء: ۴/۶۹

۲۱۹ تفسیر البغوی معالم التنزیل، سورة النساء، آیت ۶۹، الجزء الثانی، الصفحة ۲۵۵، دار طيبة الرياض

حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کا جذبہ عشق ملاحظہ ہو۔ آپ رضی اللہ عنہ اپنی ٹوپی میں سرکار ﷺ کے موئے مبارک عقیدت ومحبت سے رکھتے تھے ایک موقع پر عین جنگ میں ٹوپی سر سے گر گئی عقیدت بھرا دل تڑپ اُٹھا۔ ٹوپی میں سرکار ﷺ کے موئے مبارک ہیں کہیں اس پر کسی کا پیر نہ پڑ جائے، اگر ایسا ہو گیا تو پھر عقیدت کی بڑی رسوائی ہو جائے گی۔ فوراً کسی خطرے کی پرواہ کئے بغیر جنگ کی طرف سے توجہ ہٹا کر باز کی طرح ٹوپی سے جھپٹے اور عقیدت سے ٹوپی کو سر پر رکھ لیا۔ صحابہ کرام نے ان کے اس فعل کو ناپسندیدگی کی نظر سے دیکھا اور تنقیداً کہہ بھی دیا خالد یہ کہاں کی ہوش مندی ہے کہ ایک معمولی سی ٹوپی کے لئے اپنے آپ کو خطرات کے حوالے کر دیا جائے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا ٹوپی کی وجہ سے یہ فعل مجھ سے سرزد نہیں ہوا بلکہ یہ محبت بھری حرکت تعظیم رسول ﷺ سے وجہ سے ہوئی ہے۔ میری معمولی ٹوپی میں رسول ﷺ کے گرانقدر موئے مبارک تھے میں نے سوچا موئے مبارک کی کہیں بے حرمتی نہ ہو جائے اور کہیں اس کی برکت مجھ سے سلب نہ ہو جائے اس لئے جذبہ محبت نے اس حرکت پر مجبور کیا لہٰذا موئے مبارک کی حرمت کے تحفظ کے لئے میں ٹوپی پر جھپٹ پڑا۔ [۲۲۰]

محبت بلالی آواز دیتی ہے۔ اب ذرا اس کی طرف اپنی توجہ مبذول کیجئے حضرت بلال رضی اللہ عنہ سخت بیمار ہیں بچنے کے آثار مفقود ہو چکے ہیں قریب مرگ ہیں۔ عالم جانکنی کو دیکھ کر ان کی بیوی تڑپ اُٹھیں اور ان کی غم میں ڈوبی ہوئی آواز اُبھری "وَاحُزْنَاہُ" ہائے حزن وملال کہ رفیقِ زندگی ساتھ چھوڑ رہا ہے، میری کائنات اُجڑ رہی ہے، گوشِ

---

۲۲۰ الشفاء بتعریف حق المصطفٰی، الباب الثالث فی تعظیم أمره و وجوب توقيره وبره، الجزء الثانی، الصفحة ۳۴، دار الكتب العلمية بيروت

بلال میں یہ دردبھری آواز پہونچی تو آپ رضی اللہ عنہ نے فوراً اس کی تردید کی غم کی کیا بات ہے "وَاطَرَبَاہُ" وائے خوشیوں کا ہجوم کہ کل میں اپنے محبوب، رسول خدا ﷺ اور ان کی محبوب جماعت کی زیارت کا شرف حاصل کروں گا یہ تو مقامِ خوشی ہے نہ کہ غم۔ ۲۲۱؎

صحابہ کرام کا جذبہ عشق کبھی کبھی ایسی نرالی صورت اختیار کرلیتا تھا کہ دیکھنے والے عش عش کر کے رہ جاتے تھے۔ حضرت ابومحذورہ رضی اللہ عنہ کے سر میں پیشانی کے اُوپر بالوں کا ایک گچھا رہتا تھا۔ جب وہ اسے کھول کر اس میں کنگھا کرتے تو بالوں کی لٹ زمین بوس ہوجاتی تھی ان سے دریافت کیا گیا کہ اسے کٹا کیوں نہیں دیتے کیا اس کی بقاء میں کوئی حکمت پوشیدہ ہے؟ اُنہوں نے کہا سبحان اللہ! انہیں کٹانے کا مشورہ دیا جارہا ہے ان بالوں سے میرے آقا ﷺ کے دستِ مبارک مس ہوئے ہیں۔ یہی تو میرے لئے سرمایہ آخرت ہیں میں انہیں کٹانے کی جسارت کیسے کرسکتا ہوں۔ ۲۲۲؎

صحابہ کرام کے جذبہ عشق رسول ﷺ کے چند اور تراشے پیش قارئین ہیں

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ دیکھا کہ سرکار پیالے میں کدو تلاش کررہے ہیں اور ڈھونڈ ڈھونڈ کر کدو تناول فرمارہے ہیں۔ سمجھ گئے کہ آقا ﷺ کو کدو غایت درجہ مرغوب ہے۔ اسی دن سے وہ بھی کدو کو پسند فرمانے لگے اور ان کے لئے کدو جیسی محبوب ومرغوب غذا کوئی نہ رہی۔ ۲۲۳؎

۲۲۱؎ الشفاء بتعریف حق المصطفیٰ، الباب الثانی فی لزوم محبته صلی اللہ علیه وآله وسلم، فصل فیما روی عن السلف والأئمة من محبتهم للنبی صلی اللہ علیه وآله وسلم وشوقهم له، الجزء الثانی، الصفحة ۲۲، دار الکتب العلمیة بیروت

۲۲۲؎ الشفاء بتعریف حق المصطفیٰ، الباب الثالث فی تعظیم أمره ووجوب توقیره وبره، الجزء الثانی، الصفحة ۴۶، دار الکتب العلمیة بیروت

حضرت امام حسن بن علی، حضرت عبداللہ ابن عباس اور ابن جعفر رضی اللہ عنہم پر مشتمل ایک مقدس جماعت حضرت سلمیٰ رضی اللہ عنہا کے حضور حاضر ہوئی اور اس خواہش کا اظہار کیا کہ آج آپ ایسا کھانا بنائیے جو سرکار کو مرغوب تھا تاکہ ہم بھی اسے اپنی مرغوب غذا بنالیں۔ ۲۲۴

یہ تو انفرادی انداز سے صحابہ کرام کا جذبہ محبت پیش ہوا۔ اب اجتماعی روپ میں ان کی دیوانگی کا سوز و گداز ملاحظہ فرمائیے۔

حضرت اسحاق تجیبی ﷛ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے وصال کے بعد اصحابِ رسول ﷺ انتہائی خشوع کے ساتھ ذکر رسول ﷺ کرتے تھے اور بوقت ذکر ہیبت سے ان کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے تھے اور وہ محبت رسول ﷺ میں اکثر گریہ سامانی کرتے تھے۔ ۲۲۵

یہ بھی محبت کا ایک انداز ہے کہ محبوب کا ذکر تعظیم و توقیر سے کیا جائے اور توقیر رسول کو ایمانی جزو سمجھا جائے۔

---

۲۲۳ الشفاء بتعریف حق المصطفیٰ، الباب الثانی فی لزوم محبتہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم، فصل فی علامۃ محبتہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم، الجزء الثانی، الصفحۃ، دار الکتب العلمیۃ بیروت

۲۲۴ الشفاء بتعریف حق المصطفیٰ، الباب الثانی فی لزوم محبتہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم، فصل فی علامۃ محبتہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم، الجزء الثانی، الصفحۃ، دار الکتب العلمیۃ بیروت

۲۲۵ الشفاء بتعریف حق المصطفیٰ، الباب الثانی فی لزوم محبتہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم، فصل فی علامۃ محبتہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم، الجزء الثانی، الصفحۃ، دار الکتب العلمیۃ بیروت

حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اصحابِ رسول ﷺ احترام محبوب میں، بابِ رسول ﷺ پر اپنے ناخنوں سے دستک دیتے تھے تا کہ سماعت محبوب پر گراں نہ گرے۔٢٢٦

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنی نگاہوں سے دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ اپنے موئے مبارک اتروا رہے ہیں اور عاشقانِ رسول ﷺ موئے مبارک کے حصول کے لئے پروانہ وار آپ ﷺ کا طواف کررہے ہیں۔ سرکار ﷺ کے سر سے اگر ایک موئے مبارک جدا ہوتا ہے کسی نہ کسی کے ہاتھ میں پڑتا ہے ایک بھی بال زمین پر گرنے نہیں پاتا۔٢٢٧

حضرت عروہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ قریش کے نمائندہ کی حیثیت سے جب سرکار ﷺ کی بارگاہ میں پہونچے تو دیکھا کہ رسول خدا ﷺ وضو فرما رہے ہیں اور اصحابِ رسول ﷺ ان کا احاطہ کئے ہوئے ہیں۔ رسول ﷺ کے پروانے چاروں طرف شمع رسالت ﷺ کا طواف کررہے ہیں۔ جسم اقدس سے وضو کا پانی جدا بھی ہونے نہیں پاتا کہ پروانے اسے اپنے ہاتھوں میں روک لیتے ہیں، کسی نے شوق محبت میں اپنا دامن پھیلا دیا ہے تا کہ وضو کا غسالہ نصیب ہو جائے۔ وارفتگی کا یہ عالم ہے کہ ایسا محسوس ہوتا ہے کہ پانی

---

٢٢٦ الشفاء بتعريف حق المصطفى، الباب الثالث فى تعظيم أمره ووجوب توقيره وبره، فصل فى علامة محبته صلى الله عليه وآله وسلم، الجزء الثاني، الصفحة ٣٤، دار الكتب العلمية بيروت

٢٢٧ الشفاء بتعريف حق المصطفى، الباب الثالث فى تعظيم أمره ووجوب توقيره وبره، فصل فى علامة محبته صلى الله عليه وآله وسلم، الجزء الثاني، الصفحة ٣٤، دار الكتب العلمية بيروت

کے حصول کے لئے آپس میں لڑ پڑیں گے۔ رسول اللہ ﷺ لعابِ دہن زمین پر ڈالتے ہیں، ناک صاف کرتے ہیں مگر یہ جاں نثار اسے بھی زمین تک پہونچنے نہیں دیتے بلکہ درمیان ہی سے اسے اچک لیتے ہیں اور اس کو کوئی اپنے چہرے پر مل رہا ہے، کوئی سینے پر مل رہا ہے، کوئی جسم کے دیگر حصوں کو فیض پہونچا رہا ہے۔ آپ ﷺ کا کوئی موئے مبارک اگر ٹوٹتا ہے تو یہ دیوانے اس کے حصول کے لئے آپس مین متصادم ہو جاتے ہیں۔ رسول ﷺ انہیں کوئی حکم دیتے ہیں تو اس کی تعمیل کے لئے ہر شخص پیش قدمی کرتا ہے اور ہر شخص کی یہ خواہش ہوتی ہے کہ میرے ہی ہاتھوں یہ کام انجام پذیر ہو۔ جب وہ اپنے رسول ﷺ کے حضور گفتگو کرتے ہیں تو آواز پست رکھتے ہیں، رسول ﷺ کی تعظیم و توقیر بجالانے کا انداز یہ ہوتا ہے کہ رسول ﷺ سے آنکھیں نہیں ملاتے بلکہ نگاہیں نیچی رکھتے ہیں۔ حضرت عروہ ابن مسعود دیوانگان رسول ﷺ کی یہ دیوانگی دیکھتے جاتے تھے اور حیرت سے ان کی آنکھیں پھیلتی جاتی تھیں اور پھر جب وہاں سے لوٹے تو بارگاہِ رسالت ﷺ کے عقیدت کیشوں کے والہانہ عشق و محبت کی چھاپ ان کے دل و دماغ پر کچھ ایسی پڑی کہ قریش کے سامنے اپنی دلی تاثرات کا اظہار ان الفاظ میں کئے بغیر نہ رہ سکے۔ اے جماعت قریش! قیصر و کسریٰ کے درباروں کو میں نے دیکھا ہے، نجاشی کے دربار کی عظمت سے میں خوف واقف ہوں، سلاطین عالم کے درباروں کی نخوت سے میری آنکھیں آشنا ہیں۔ مگر قسم ہے خدائے ذوالجلال کی بارگاہِ مصطفیٰ ﷺ کی عظمت ہی نرالی ہے۔ کسی شہنشاہ کے حواری اس کی تعظیم و توقیر ویسی نہیں کرسکتے جیسی اصحابِ محمد (ﷺ) اپنے رسول کی کرتے ہیں۔ ۲۲۸

صحابہ کرام کا یہی جذبہ عشق رسول ﷺ ہے کہ تاریخ جس کی نظیر پیش کرنے سے قاصر ہے غیر بھی ان کے جذبہ محبت کی بالاتری کو تسلیم کرتے ہیں۔ دشمنوں کے قلب و روح بھی ان کی دیوانگی سے متاثر ہیں۔ اسی جذبہ کو لے کر وہ اُٹھے تو کائنات عالم پر چھا گئے۔ عظمت کائنات ان کی ٹھوکروں میں آگئی، دنیاوی فیروز مندی ان کے قدموں تلے بچھ گئی۔

ہمارے دور میں بہت علماء و پیر کہلوانے کوشش فرماتے ہیں کہ انہیں قربِ شاہی مل جائے اس سے بعض حضرات کی نیت تو نیک ہوتی ہے مگر دورِ حاضرہ کی شاہی دربار کا ان پر غلبہ ہو جاتا ہے اسی لئے حکومت کے قریب جانے سے اجتناب کرنا چاہیے کیونکہ یہاں کا نظامِ حکومت انگریزی طرز پر ہے۔ حاکم و محکوم کا سلسلہ دورِ غلامی کے نظام ہی کی طرح ہے۔ چند دین دار افسروں کے علاوہ اکثر افسر اپنے کو آقا اور لوگوں کو رعیت سمجھتے ہیں اور اسی انداز کے مطابق پھر ان سے ملتے ہیں۔ افسر تو بڑے لوگ ہیں جو چھوٹے ملازم ان افسران بالا کے پاس ہوتے ہیں ان کی اکڑ تو افسران سے بھی زیادہ ہوتی ہے۔ خدا کی پناہ! یہ جو عام لوگوں کے ساتھ رویہ اختیار کرتے ہیں۔ حضورِ اکرم ﷺ نے ایسے افسروں اور حاکموں کے متعلق بددعا فرمائی ہے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے حضور ﷺ نے فرمایا

اے میرے پروردگار جس کسی شخص کو میری اُمت میں صاحب اختیار بنایا گیا اور اُس نے لوگوں پر سختی کی تو اُس پر سختی فرما اور جس کو اختیار دیا گیا اور اس نے لوگوں کے ساتھ

---

۲۲۸ صحیح البخاری، کتاب الشروط، باب الشروط فی الجهاد و المصالحة مع اهل الحرب و کتابة الشروط، رقم الحدیث [illegible]، الصفحة [illegible]، دار ابن کثیر دمشق بیروت

شفقت کا برتاؤ کیا تو اس پر رحم فرما۔‘‘ ۲۲۹

اکثر افسروں کو دیکھا جاتا ہے کہ وہ اس بددعا کی زد میں ہیں۔ کم ہی ایسے ہیں جو لوگوں کے ساتھ ہمدردی وخلوص کا رویہ اختیار کر کے دعائیں حاصل کرتے ہیں۔

کرسی واقتدار بڑے فتنے کی چیز ہے، انسان کے حواس خراب کر دیتی ہے۔ صاحبِ منصب شخص پھر اپنے آپ کو مخلوق خدا سے الگ کوئی چیز سمجھنے لگتا ہے اور یہی اس کی بربادی کا سبب بنتا ہے۔ دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی۔

ایک روایت میں حضور ﷺ نے اس طرح فرمایا ہے

عَنْ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ وَیْلٌ لِلْاُمَرَاءِ وَیْلٌ لِلْعُرَفَاءِ وَیْلٌ لِلْاُمَنَاءِ لَیَتَمَنَّیَنَّ اَقْوَامٌ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ اَنَّ ذَوَائِبَھُمْ کَانَتْ مُعَلَّقَۃً بِالثُّرَیَّا یَتَذَبْذَبُوْنَ بَیْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ وَلَمْ یَکُوْنُوْا عَمِلُوْا عَلٰی شَیْءٍ ۲۳۰

فرمایا حضور ﷺ نے ہلاکت ہو امراء کے لئے، ہلاکت ہو چوہدریوں کے لئے، ہلاکت ہو حکومتی اہلکاروں کے لئے۔ البتہ تمنا کریں گے یہ لوگ قیامت کے دن کہ کاش! ان کے ماتھے ثریا کے ساتھ معلق کر دیئے جاتے اور آسمان وزمین کے درمیان لڑھکتے رہتے لیکن یہ کسی افسری اور ذمہ داری کو قبول نہ کرتے۔

دونوں جہانوں کے سردار کو یہ بتا دیا گیا تھا کہ لوگ صاحبِ اختیار ہونے کے بعد مخلوق

---

۲۲۹ صحیح مسلم، کتاب الامارۃ، باب فضیلۃ الامام العادل و عقوبۃ الجائر والحث علی الرفق بالرعیۃ الخ، رقم الحدیث، الصفحۃ ، دار الفکر بیروت

۲۳۰ مسند احمد بن حنبل، باقی مسند المکثرین، مسند ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، رقم الحدیث ، الجزء الرابع، الصفحۃ، دار الکتب العلمیۃ بیروت

خدا کے ساتھ کیسا رویہ اختیار کریں گے۔ اسی لئے حضور ﷺ نے حضرت ابوذر غفاری ؓ کی درخواست نامنظور کرتے ہوئے فرمایا

عَنْ أَبِی ذَرٍّ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَلاَ تَسْتَعْمِلُنِی؟ قَالَ فَضَرَبَ بِيَدِهِ عَلَى مَنْكِبِی ثُمَّ قَالَ يَا أَبَا ذَرٍّ إِنَّكَ ضَعِيفٌ وَإِنَّهَا أَمَانَةٌ، وَإِنَّهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ خِزْیٌ وَنَدَامَةٌ، إِلَّا مَنْ أَخَذَهَا بِحَقِّهَا، وَأَدَّى الَّذِی عَلَيْهِ فِيهَا ۲۳۱

حضرت ابوذر غفاری ؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں عرض کی مجھے کوئی ذمہ داری سونپیں۔ حضور ﷺ نے میرے کندھے پر ہاتھ سے ضرب دے کر فرمایا اے ابا ذر تم ضعیف ہو اور یہ ایک امانت ہے اور یہ روزِ قیامت شرمندگی اور ندامت ہوگی مگر اس کے لئے نہیں ہوگی جس نے اس کو صحیح طریقے سے لیا اور اس کا حق ادا کیا۔

علماء و صلحاء کو حاکموں سے دور رہنا چاہیے

علماء اور صلحاء کو ویسے بھی دنیا داروں اور خاص کر حاکموں سے دور رہنا چاہیے اسی میں ان کی دنیا و آخرت کی فلاح مُضمر ۲۳۲ ہے۔ بالضرورت ان دونوں طبقوں کے قرب کی وجہ سے دنیا کی محبت دل میں زیادہ ہوتی ہے اور آخرت سے انسان غافل ہو جاتا ہے۔ ان کی کروفر اور شاہانہ انداز کو دیکھ کر فطری طور پر انسان کے دل میں ان اشیاء کی طرف خواہش پیدا ہوتی ہے کیونکہ دنیا تو بظاہر بہت ہی خوشنما چیز ہے۔ انسان

---

۲۳۱ صحیح مسلم، کتاب الامارۃ، باب کراھۃ الامارۃ بغیر ضرورۃ، رقم الحدیث، الصفحۃ، دار الفکر بیروت

۲۳۲ چھپا ہوا

کو اپنی طرف کھینچتی ہے۔ اس لئے اہل اللہ اس سے دور رہنے کی کوشش کرتے ہیں اور دنیا سے محبت ان دو طبقوں کی وجہ سے پیدا ہوتی ہے اور بسا اُوقات انسان لالچ اور ان افراد کے دباؤ میں آ کر خلاف شریعت اُمور میں ان کی حمایت کر کے آخرت کو برباد کرنے کے جرم کا مرتکب ہو جاتا ہے۔

حضور ﷺ نے ایک روز حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا

عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُعِيذُكَ بِاللّٰهِ يَا كَعْبَ بْنَ عُجْرَةَ مِنْ أُمَرَاءَ يَكُونُونَ مِنْ بَعْدِي فَمَنْ غَشِيَ أَبْوَابَهُمْ فَصَدَّقَهُمْ فِي كَذِبِهِمْ وَأَعَانَهُمْ عَلَى ظُلْمِهِمْ فَلَيْسَ مِنِّي وَلَسْتُ مِنْهُ وَلَا يَرِدُ عَلَيَّ الْحَوْضَ وَمَنْ غَشِيَ أَبْوَابَهُمْ أَوْ لَمْ يَغْشَ فَلَمْ يُصَدِّقْهُمْ فِي كَذِبِهِمْ وَلَمْ يُعِنْهُمْ عَلَى ظُلْمِهِمْ فَهُوَ مِنِّي وَأَنَا مِنْهُ وَسَيَرِدُ عَلَيَّ الْحَوْضَ [۲۳۳]

اے کعب میں پناہ مانگتا ہوں تیرے لئے خدائے پاک کی نادانوں کی امارت سے۔ میں نے عرض کی یارسول اللہ ﷺ یہ کس لئے؟ فرمایا اُمراء ہوں گے عنقریب میرے بعد ایسے جو ان کے پاس داخل ہوا اور ان کے جھوٹ کی تصدیق کی اور ان کے ظلم پر ان کی مدد کی یہ لوگ مجھ سے نہیں ہوں گے اور نہ میں ان سے اور یہ لوگ حوض کوثر پر میرے پاس نہیں لائے جائیں گے۔

اور جو لوگ ان حاکموں کے پاس نہ گئے اور نہ ان کے جھوٹ کی تصدیق کی اور نہ ان

---

۲۳۳ سنن الترمذی، کتاب الجمعة عن رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیه وسلم. باب ما ذکر فی فضل الصلاة، رقم الحدیث، الصفحة، مکتبة المعارف الریاض

کے ظلم میں ان کے ساتھ معاونت کی۔ یہ مجھ سے ہیں اور میں ان سے اور یہ لوگ حوض، کوثر پر میرے پاس آئینگے۔

فائدہ ثابت ہوا کہ علماء سے جتنا ہو سکے ان لوگوں کے قرب سے حتی الامکان دور رہنا چاہیے۔

خیرالقرون کی حکومتیں

حضور سرورِ عالم ﷺ کے بعد خلفائے راشدین اور پھر سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہم تک کی حکومتوں پر ہمیں اور ان کے سربراہوں سے کسی قسم کی بدگمانی ہو سکتی نہیں اس کے باوجود ان ادوار میں بھی بعض صحابہ و تابعین رضی اللہ عنہم حکومت کے معاملات سے دور رہنے کی کوشش فرماتے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اسلاف کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق بخشے (آمین)

فقط والسلام

مدینے کا بھکاری

الفقیر القادری محمد فیض احمد اُویسی رضوی غفرلہٗ

۵ ذوالحجہ ۱۴۳۰ھ